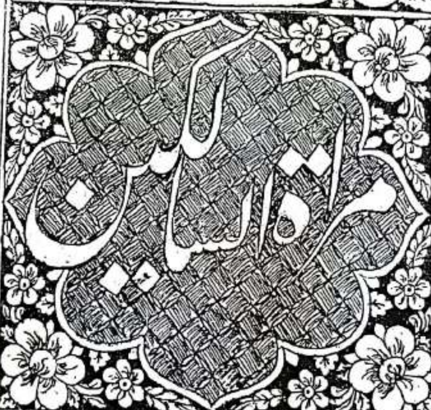
من تصنیفات جناب مولینا مولوی محمد امام الدین صاحب
صوفی حنفی چشتی ساکن لکھسوال ضلع گجرات پنجاب



حسب فرمایش حضرت مولینا مولوی محمد امین صاحب
چشتی چکوڑوی و جناب سید معصوم شاہ حکیم حوازمی گجراتی کے

گوجرانوالہ مولا بخش منیجر و بابو سپرنٹنڈنٹ
میں منشی شاہ دین و مالک بابو احمد الدین کے اہتمام سے طبع ہوئی





کی سوانح حیات مبارکہ کی کتب ہمارے پاس

PDF فائل میں دستیاب ہیں  

جس بھائی کو چاہیئے وہ ہمارے واٹس ایپ پر مفت حاصل کرسکتا ہے

اس کے علاوہ دیگر تونسوی خواجگان کی سیرت پر کتب اور اسلامی کتب بھی طلب کرسکتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے ہمارے YouTube یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کریں

Sulemania Chishtia Library

خلیفہ مدنی تونسوی +92 332 1717717 

فہرست کتاب مستطاب مراۃ السالکین فی حالات الکاملین

نقشہ مزیل اغلاط کتاب مراۃ السالکین فی حالات الکاملین

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۲	۴	فیض الحق والدین شیخ شجری	معین الحق والدین حسن سنجری	۱۲	۱۰	فرماتے رہے	فرماتے ہوئے
۲	۱۹	بنطاعت	بضاعت	۱۴	۷	باطنی	باطنی سے
۵	۱	سنہ ۱۸۸۳ع	سنہ ۸۸۳ع	۱۶	۱۴	حضرت	حضرت کے
۱[illegible]	۶	محتارہ	مختارہ	۱۸	۱۳	عمر	عمر میں
۱[illegible]	۳	مدارج السوب	مدارج الع[illegible]				

سلب	سب سے	۴۳	۱۵	مسعود کرتے	صعود کرے
امام شافعی رح	امام شافعی رح	۴۳	۲۰	رحم جاکر	رحم میں جاکر
بغداد	بغداد میں	۴۷	۴	شگاف آسمان	شگاف سے آسمان
امام محمد تقی	امام علی نقی	۴۷	۵۰	اعتراض	اِعراض
وجہہ کا	وجہہ کے	۴۷	۹	خوالبواسحاق	خواجہ ابواسحاق
مشکل	مثل	۵۰	۱۴	کپناہی	کتناہی
جس	حسن	۵۰	۱۸	مکہ میں	عکہ میں
اللہ اور	اللہ فرمایا اور	۵۲	۴	رمعذات	رموزات
حارج	خارج	۵۲	۱۰	اسحاق	اسحاق کو
تاثیریں	دو تاثیریں	۵۵	۵	مار آگ	مار کر آگ
تشریف لاتیں	تشریف نہ لاتیں	۶۳	۹	زمانہ زاد	زمانہ نہ زاد
وہ خاندان	دو خاندانوں	۶۴	۱۹	منافقین نے فقین	منافقین نے
اس حیلہ سے منانش	اس حیلے سے حانث	۶۶	۷	سرمایہ دانے	سرمائیدوانی
محالست	مجالست	۶۷	۱۵	بجناب	بجنات
عرض نیں	عرض کی کہ میں	۶۷	۱۷	پیشونامی	پیشوائے نامی
گزین	خلوت گزین	۶۸	۷	قیامت	قیامت میں
حدلیفہ	حذلیفہ	۷۰	۳	دینار	دُنیادار
ہوخودپرست	خودپرست	۷۲	۱۵	بدستو	بدستور
خلفاسے	خُلفائے	۷۶	۱۲	جب بزرگ	جب خواجہ بزرگ

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱	خط خلقہ	خطِ حلقہ	۱۲۲	۴	باطنی	باطنی میں
۷۹	۱۶	اوڑاٹی	اوئڑی	۱۲۳	۶	ستر سال	ستر حال
۷۹	۱۸	اسلام پایا	اسلام لایا	۱۲۵	۱۶	غاری الاسخان	غازی الدیخان
۸۰	۴	قیام	قیام کیا	۱۲۵	۱۷	قحر الحسن	فخر الحسن
۸۴	۷	ابوحفص وشی	ابوحفص اوشی	۱۲۵	۲۰	اولاد فرزند سے	اولاد سے
۸۸	۲	جب اقوال	جب قوّال	۱۲۷	۱۷	اورنگ سے	اورنگ آباد سے
۸۹	۲	قصبہ	قصبہ قصور	۱۲۷	۱۲	جمادی الثانی	ربیع الثانی
۹۰	۱۱	تناول فرمایا	تناول فرماؤ	۱۲۷	۱۹	لائیت	ولائیت
۹۰	۲۰	دراری	درازی	۱۳۵	۹	غلام محمد جان	غلام محمد خان
۹۱	۶	آور	آؤ	۱۳۶	۱۴	باروے	بازوئے
۹۲	۳	خیرائت کرکے	خیرائت کرے	۱۴۱	۱۶	سرکابیہ	سترلابیہ
۹۲	۴	چالیس درمر	چالیس درہم	۱۴۲	۶	خلعت	خلقت
۹۴	۵	کے مرید	کی عمر میں	۱۴۲	۸	ہوتے	ہوئے
۹۹	۴	طیار نہیں	تیار ہیں	۱۴۳	۶	ہنجالی	پنجابی
۱۰۱	۱۶	یہہ قوال	یہہ قول	۱۴۴	۵	روحی	روحی فرمایا
۱۱۱	۸	جابانیرنے پر	جاپانیر	۱۴۵	۶	رمارت سے	زیارت
۱۱۵	۱۰	خواجہ محمد	خواجہ شیخ محمد	۱۴۵	۸	کندن	کیمن
۱۱۷	۷	فیوزی	فیروز نے	۱۴۷	۱۳	سجاب	سحاب
۱۱۸	۱۴	خدا	خدا میں	۱۴۸	۱۱	شکر السد	شکراللہ
۱۲۱	۱۲	اوکارہیں	اذکار ہیں	۱۵۰	۶	ختم	

نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	غلط	صحیح
١٥١	٣	اغراض	اعراض	١٥٥	١٠	تزولی	نزولی
١٥٤	٦	ازبرباد	ازبرباد	١٦٢	.	٦٣	٦٣٣
١٥٥	١	انجاد	اتحاد				

قطعہ تاریخ از جناب سید مبارک شاہ جہان آبادی خلیفہ خواجہ سیالوی

طرفہ بہتر این کتاب را دیدم — حسن الفاظ و خوبی معنے

حضرتِ مولوی امام الدین — شکر اللہ سعیہ ابدا

مراۃ السالکین عجب بنوشت — ذکر پیرانِ چشت صلے علے ١٣٠٠

زسرِ طلب سال تصنیفش — گفتم اوصافِ دوستان خدا

سنہ ١٣١٢ھ

از فقیر مبارک شاہ جہان آبادی

واہ و لادر مطبع سولا بخش نیکو خصال — طبع شد این نسخہ نایاب وبیمثل وجمیل

بس زفیض حضرتِ معبود از روئے طرب — شد رقم تاریخ طبعش بنظیر و بیعدیل ١٣٠٠

راقم محمد شمیر علیخان ساکن سینولی

از ہمتِ فیاض زمان عالم دوران — تصنیف شد این نسخہ چو از رحمت یزدان

ہاتف زسنِ طبع چنین گفت بفاضل — گو باب مقامات و حکایات بزرگان ١٣ ١٣

از مولوی محمد فاضل صاحب مدرس مدرسہ بگا لگنگ ضلع گجرات

پریس گوجرانوالہ - ہمارا کارخانہ لبفضلہ تعالیٰ عرصہ دراز سے نہایت عمدہ طرح سے پبلک کی خدمات کو سرانجام دے رہا ہے - اور آجتک بلکہ ہزاروں کتابیں بڑی آب و تاب سے چھپکر کارخانہ ہذا سے نکل چکی ہیں خط کی عمدگی چھاپہ کی صفائی میں حتی المقدور بہت کوشش ہے مزید براں نرخ بہ نسبت دیگر کارخانوں کے نہایت ہی واجبی لیا جاتا ہے - عربی - فارسی - گورمکھی - ناگری - فرمایش شائقین مختلف رنگوں میں بھی چھاپ دیا جاسکتا ہے - شائقین صاحبان ایک دفعہ کوئی کام بھیجکر خود اندازہ کریں کسقدر سچے ہیں - یہ کارخانہ محض ملکی ہمدردی اور پبلک کے فایدہ کو مد نظر رکھکر جاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس اُس خالق دو جہان مالک کون و مکان کو سزاوار ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے جس نے ایک لفظ کُن سے زمین و آسمان کو پیدا کیا محض اپنی قدرت کاملہ سے انسان و حیوان کو پیدا کیا۔ کہیں شجر و ثمر کو پیدا کیا کہیں گل پر بلبل کو شیدا کیا کہیں قُمری کو سرو کے عشق کا طوق پہنایا۔ کہیں پروانہ کے دل میں شعلہ شوق شمع کا بھڑکایا کہیں بہار کہیں خزان کا ظہور ہے کہیں ظلمت ہے کہیں نور ہے مہتاب اوسکے نور کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے آفتاب اوسی کے پرتو سے عشق و خوبی میں دونا ہے ارض و فلک جن و ملک حور و غلمان دوزخ و جنان اُسی کا ہے اوسی نے بنایا ہر شے میں اوسیکا جلوہ قدرت نظر آیا۔ صفحہ آسمان کو طرح طرح کے نقش انجم سے چمکایا تختہ زمین پر رنگ برنگ گل و گلزار کا کھلایا۔ ایک سے ایک کا مرتبہ دو بالا کیا۔ کسی کو ادنیٰ کسی کو اعلیٰ کیا۔ کسی کو حیات جاودانی بخشی موت کا پیمانہ کیا کسی کو چشم زدن میں تیر قضاء کا نشانہ کیا۔ آدم کو وہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ ممکنات میں اشرف المخلوقات کہلایا۔ اُس میں بھی اپنی قدرت کاملہ دکھائی ہر ایک کو اوسکی حکمت و صنعت آئینہ ظہور میں مطلق نظر آئی۔ ہاں اسقدر فرق ہے کہ کسی کا دل نور ایمان سے منور ہے اور کوئی دریائے کفر میں غرق ہے۔ کسی کے سینہ پر کینہ پر مہر ضلالت لگائی گمراہ ہوا۔ کسی کو راہ ہدایت دکھائی خاص بندہ درگاہ ہوا انسان خلاق اکو خلق الانسان علمہ البیان سے نطق دل آویز بخشا تیرہ دلوں کی ہدایت کے واسطے انبیاء اور اولیاء کے ہاتھ میں چراغ شمع کا دیا مد شمع جمال محمدی سے جمیع موجودات کو روشن کیا۔ اگر آفرینش اُس سرور عالم کی منظور نہ ہوتی تو عالم کو عالم ظہور میں نہ لاتا العبد وہ درود نا محدود اوس مسعود کائنات پر نثار کرنا چاہیے جسکا نام پاک محمد احمد حامد محمود ہے کیسا شہنشاہ عالم پناہ محبوب آلہ مقبول بارگاہ شمع شبستان لی مع اللہ سلطان والا جاہ۔ اُمت عاصی کو دوزخ سے بچانیوالا ہم سیاہکاروں کے لئے رایات شفاعت اوٹھانیوالا۔ آئینہ جمال پاک اوسکا مظہر انوار رب جلیل ہے من رانی فقد رأی الحق جسپر دلیل ہے۔ انیس خلوت شب زندہ داران قرار بخش دل بیقراران۔ بادشاہ گدا پرور معجز نمائے اقتربت الساعت وانشق القمر گوہر دریائے انا اعطیناک الکوثر۔ صدر آرائے سدرۃ المنتہیٰ مراحل پیمائے سبحان الذی اسریٰ بدا آسمان قاب قوسین او ادنیٰ صدر دیوان دنیٰ فتدلیٰ مکحل بکحل الجواہر مازاغ البصر وما طغیٰ بلبل نغمہ سرائے کنت نبیا و آدم بین الماء والطین مصدر انعامہائے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

امام الہدیٰ کھف الوریٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحیات زاکیات و سلام اعلیٰ و آلہ و اولاد و اہل بیت
اصحاب عظام اور اہلبیت کرام پر نازل ہووے جنہوں نے شریعت احمدی اور سنت محمدی کو روز بروز ترقی بخشی جنکا ڈنکا ابتدا او دنیا سے
بجتا آیا اور تا قیام قیامت بجتا جائیگا علی الخصوص شیخ السموات والارضین ابو محمد محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پر جنکا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ خواجہ خواجگان خواجہ نصیر الحق والدین شیخ سنجری
ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اما بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر ضعیف گنہگار اپنے گناہوں سے شرمسار المتمسک بحبل اللہ المتین حسام الدین
امام الدین نبیرہ حضرت بابا پیر بخش چشتی ساکن لکھن وال ضلع گجرات پنجاب عفی اللہ ذنوبہ برادران دینی کی خدمت بابرکت میں
گذارش کرتا ہے کہ کمال عروج اور صلاحیت و فلاحیت حضرت انسان کی بحکم قد افلح من زکیہا تزکیہ روح اور فنائے نفس پر
موقوف ہے اور تزکیہ روح کا اور فنا ہونا نفس کا بغیر صحبت پیر و مرشد کامل کے متعذر اور محال ہے اور بسبب ناپائیداری حیات مستعار
کے ہمیشہ میسر ہونے صحبت پیر و مرشد کامل کی دشوار بلکہ ممتنعات سے ہے اس لئے حضرات سالکین رحمہم نے تذکرۃ احوال کاملین
اور تبصرہ خصائل واصلین کو دائمی صحبت بابرکت کے قائم مقام اور نائب مناب مقرر کیا ہے کیونکہ اکثر حضرات نے فرمایا ہے کہ احوال
مشائخ کے مطالعہ کرنے سے طالب کے روح کو کمال مدد اور قوت پہنچتی ہے اور کلمات طیبات اولیاء اللہ کے مخنثوں کو مرد
اور مردوں کو شیر مرد اور شیر مردوں کو فرد اور فردوں کو عین درد بنا دیتے ہیں اسیواسطے اللہ جل شانہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ہے۔ وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک۔ نظر برآن اس ذرہ بیمقدار
کو مدت سے یہ خیال تھا کہ کوئی ایسی کتاب اردو زبان میں تالیف کرنی چاہیئے جس میں حضرت رسالتمآب صلعم سے لیکر خواجہ
خواجگان مرشدے و مولائی حضرت محمد شمس الحق الدین سیالکوی رحمۃ تک حالات درج ہوں اور ہر ایک کامل کے ذکر میں اونکا
مولد اور مدفن اور تاریخ ولادت اور وفات کا پورا حال لکھا جاوے اور ہر ایک کے خلفائے مشہورین کے نام بھی مرقوم ہوں
اور اسی بات کی تائید میں جناب مولانا مولوی محمد امین صاحب چکوڑوے خلیفہ حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ نے کئی مرتبہ ارشاد
فرمایا اور مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب مدرس اول ہوگلی کالج نے تاکید اکید فرمائے اور جناب حضرت سید حکیم
معصوم شاہ صاحب گجراتی نے بھی فرمایا کہ حضرات چشت کے حالات کو بہت جلد اردو زبان میں لکھو لہذا احقر عباد نے
اکثر کتب تواریخ مثل تذکرۃ المذاہب اور نفحات الانس اور اخبار الاخیار اور جواہر فریدی اور فتح المبین
اور وسیلۃ الوصول اور سیر الاقطاب اور سیر الاولیاء اور نافع السالکین اور مناقب سلیمانی اور مناقب المحبوبین

اور مراۃ العاشقین اور خزینۃ اولیاء وغیرہ سے انتخاب کر کے یہ رسالہ تالیف لیا اور اسکا نام مراۃ السالکین مع حالات بزرگان
رکھا بایں ہمہ عاصی ہیچمدان اپنی کم استعدادی اور قلت بضاعت کا معترف ہو کر اقرار کرتا ہے کہ نہ میں ناظم ہوں نہ نثار
نہ مقرر نہ فصیح گفتار مگر اپنی سر دردے اور جانفشانی کی داد منصفوں سے چاہتا ہوں اور نیز گذارش ہے کہ میری اس تحریر کو
میری نالیاقتی اور بےعلمی اور عدم مزلست و سیادی کی وجہ سے بحکم انظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال بے وزن
خیال نہ فرمادیں شروع سے آخر تک اسکا مطالعہ کریں اور سہو و خطا سے اغماض اور اغلاط کی اصلاح میں سعی کریں شعر
سے بہ پوش گر بخطائے رسی و طعنہ مزن - کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود - اب یہ عاجز امیدوار ہے کہ اللہ تعالیٰ
اسکو قبول فرمادے اور طالبان آخرت کو اس سے دارین میں نفع عنایت فرماوے اور جس جگہ اس ہیچمدان سے کسی قسم
کی لغزش عمداً یا خطاءً ہوئی ہو - اسکو اپنے فضل عمیم سے معاف فرماوے وہو حسبی ونعم الوکیل وصلی اللہ علی سیدنا
ومولانا محمد والہ واصحابہ واتباعہ دائماً ابداً اجمعین "

بحوالہ کتاب روضۃ العالمین معروف تنبیہ الغافلین مؤلفہ امام حضرت ابو اللیث
سمرقندی مترجم مولینا محفوظ الحق صاحب مطبوعہ مکتبہ ادب اسلامی لاہور
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے زبان پر نہایت آسان عمل کی ترازو میں بہت وزنی اور اللہ کو بہت محبوب ہیں
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۲۲۲

تہلب کا علاج
حضرت عبداللہ [illegible] علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تہلب کا علاج پانچ چیزوں میں ہے
نمبر ۱ بزرگوں کی صحبت نمبر ۲ تلاوت قرآن مجید نمبر ۳ حرام مال سے پرہیز نمبر ۴ آخری رات میں اٹھ کر تہجد پڑھنا نمبر ۵ صبح صادق کے وقت [illegible]
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (مسلم شریف) اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ہدایت کا تقویٰ کا پاکدامنی [illegible]
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ:
ترجمہ اے اللہ مجھے صحت، عفت، امانت، حسن خلق اور تقدیر پر رضامندی عطا فرما ۔

آغاز ذکر سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محدثان باخبر اور واقفان کتب احادیث درست لکھتے ہیں کہ ازل الازل میں حق تعالیٰ کے جو تجلی آپ پر کی بصورت ذات بحت
اور نور محض اور وجود مطلق کے تھا جامع جمیع صفات اور کمال اور نعوت جلال و جمال کا شعر جمال مطلق از قید مظاہر - ز نور خویش
ہم بر خویش ظاہر پھر جب چاہا کہ پردہ غیب سے ظہور میں آوے - اور جمال جہان آرا اپنا عالم کو دکھاوے - تو کئی ہزار برس پہلے پیدا
کرنے لوح و قلم عرش و کرسی آسمان و زمین و ما فیہما کے اپنے نور کامل السرور سے نورِ محمدی پیدا کر کے اپنے کو آپ پر شیدا کیا اور
پھر اُس حقیقت محمدی کو خلعت لولاک لما خلقت الافلاک کا پہنا کر اپنا خلیفہ مطلق بنا کر معدن جمیع اوصاف کمال جلال و جمال
اور تمام اقسام کے کمالات میں طاق اور افضل من افضل علے الاطلاق بنایا اور اُسی سے نور احمدی سے تمام مخلوقات کو وجود میں لایا
تب جناب سرورِ کائنات بمنزلۂ عنصر اور اصل تمام موجودات اور تخم وجود جمیع مخلوقات اور اصل اصول سب کلیات اور خزائنِ
انعامات تمام جزئیات کے اور روح اعظم اور آدم اکبر اور نواب خدا اور خلیفہ اکبر اللہ کے ہوئے اور تمام انبیاء و رسل وغیرہ
اجزا اور فرع اور نواب اور خلیفہ حضرت خاتم الرسالت کے ہوئے - بقول سعدی - تو اصلِ وجود آمدی از نخست -
دگر ہر چہ موجود شد فرع تُست - اور ازل سے ابد تک جو نعمت اور برکت کہ وجود میں آئی ہے یا آویگی وہ آپ ہی کے سبب سے ہوئی
اور سب انبیاء اپنی اپنی اُمت کے نبی آپکی نیابت سے تھے اور آپ ساری مخلوقات اور تمام انبیاء کے نبی تھے بالاصالۃ پھر حضرت
آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء اور علماء آئے وہ اپنے اپنے رتبہ اور مادہ قابلہ کے موافق جس قسم کی خیر و برکت
ظاہری اور باطنی دینی یا دُنیاوی تھوڑی یا بہت آپ ہی کے دست حق پرست سے پا کر فائز المرام ہوئے پس حقتعالیٰ نے ایک
ایک ستارہ نبوت کو حضرت سرورِ کائنات کا نائب اور خلیفہ بنا کر آسمان ہدایت پر چمکایا بعد اُسکے خود اُس آفتاب نے مطلع کرامت
سے طلوع اجلال فرمایا اس لئے کہ اگر آپ قبل تمام انبیاء کے دُنیا میں تشریف لاتے تو تمام انبیاء دولت نبوت سے محروم رہتے ⁂

یہ ہیں شاہ کے حسن و ادا کیسے کیسے ⁂ ہوئے دلربا شیفتہ کیسے کیسے ⁂ تیری مدح داؤد گاتے تھے اکثر ⁂ زبور و نکے ڈنکے بجا کیسے کیسے
تیرا ذکر موسیٰ کی توراۃ میں ہے ⁂ بھپتے دے رہا ہے خدا کیسے کیسے ⁂ بشارت تیری ابن مریم نے دی ہے ⁂ پتے دے گئے انبیا کیسے کیسے
لب لعل نے تیرے جانِ مسیحا ⁂ دئیے دم میں مُردے جلا کیسے کیسے ⁂ محبت جو تیری بھری تھی دلوں میں ⁂ ہوئے آکے تجھ پر فدا کیسے کیسے

ولادت باسعادت حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۲ بارھویں ربیع الاول دوشنبہ کے دن فصل بہار میں قصبہ

اصحاب فیل کے سال نوشیروان عادل کے زمانے میں مطابق بیسویں ماہ روم ۱۸۸۳ء سکندری موافق ۶۰۰ء عیسوی وقت صبح صادق کے مکہ معظمہ میں ہوئی کہتے ہیں اوسوقت داؤد علیہ السلام سے ایکہزار آٹھ سو برس اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار آٹھ سو برس اور حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام سے تین ہزار سات سو برس اور حضرت نوح علیہ السلام سے چار ہزار ایکسو نو برس اور حضرت آدم علیہ السلام سے علی اختلاف الروایات چھہزار ایکسو تریسٹھ برس گذرے تھے کذا فی تذکرۃ المذہب المولوی عبدالقادر رہوگاوی صفحہ ۲۰۰ سبحان اللہ ایسے آفتاب عالمتاب نے مطلع نور کرامت ظہور سے اطراف کائنات میں طلوع اجلال فرمایا جسکے جمال نے عرش سے فرش تک جلوۂ اسلام چمکایا کفر کا نام دُنیا سے مٹایا ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ شجر و حجر اور تمام ملائک ایکدوسرے کو مژدہ سُناتے اور مبارکباد دیتے تھے ٭

نعت احمد میں لکھوں کیا میرا رتبہ کیا ہے
وصف خالق ہے جو فرمائے تو بندہ کیا ہے

آ گئے خورشید جہانتاب کے ذرہ کیا ہے
حُسن یوسف کو تیرے سامنے رتبہ کیا ہے

بندۂ حق ہوں غلام شہ لولاک ہوں میں
او پچھو تو مجھکو نکیرین نے سمجھا کیا ہے

جھانک کر جالیوں کو پوچھو لگا ہنگام سلام
اے دل و دیدہ کہو اور تمنا کیا ہے

لب پہ چمٹ جاتے ہیں کہتا ہے محمدؐ جو کوئی
اور اس نام سے بڑھکر کوئی میٹھا کیا ہے

شب معراج میں خالق نے یہہ حضرت سے کہا
آ میرے سامنے محبوب سے پردہ کیا ہے

طور پر حضرت موسیٰ جو گرے غش کھا کر
جلوۂ یار پکارا ابھی دیکھا کیا ہے

میں تو اس جذبۂ الفت کا اثر جب جانوں
خود نبی مجھ سے کہیں تیری تمنا کیا ہے

جلوۂ نور نبی سے میرے سیری ہو جائے
ملک الموت سے کہدو کہ تقاضا کیا ہے

چمن نعت میں کچھ نغمہ سرائی کر لو
ہمصیر و دم فانی کا بھروسا کیا ہے

ہمکو واعظ نہ سناؤ کرو بہشت و دوزخ
ہم غلامان نبی ہیں ہمیں کہنا کیا ہے

کبھی کہتا ہے دل خستہ تسکین ہر دم
اُٹھ چل اب سوئے عرب ہند میں بیٹھا کیا ہے

حلیہ شریف

قد حضرت کا آپکا میانہ اور بے مثال سر مبارک بزرگ بحد اعتدال موئے سر گھونگر والے گاہے تا بدوش اور گاہے تا نرمۂ گوش رہتے روئے شریف مرآتِ جمال الٰہی اور آئینۂ انوار نامتناہی جبین نور آگین واضح اور کشادہ ابروے باریک مانند تیغ عریان قریب بہ پیوستگی مثل کمان چشم سرمگین بہت سرمگین بادہ حسن سے سرشار اور سرخ سرخ ڈورے اوسمیں خوشنما نمودار مژگان دراز و زیبا گوش مبارک دور و نزدیک سے یکساں شنوا بینی پُر انوار بلند تھی اور اوسپر نور کا ابھار تھا رخسارے نرم نرم برنگ گل احمر لب ہائے نازک مانند برگ گلتر دندان نور افشان جب تبسم فرماتے تو دانتوں کی چمک سے در و دیوار تک منور ہو جاتے صورت احسن میں جسقدر فصاحت اور بلاغت تھی اور کسیکو خدا تعالیٰ نے نہیں دی تھی ریش مقدس کمال زیبا اور خوب گھنی ہوئی خوشنما گردن شریف برنگ مینائی بہشت بہت مصفا شانے اونچے اونچے اور انپر بال اور دونوں کچھ جدائی تھی بغل شریف صاف جس سے بوئے پیدا سینہ مبارک چوڑا اور فی الجملہ ابھرا ہوا تھا شکم مبارک نہایت ہموار اور صاف تھا مگر ایک خط موئے باریک سینے سے ناف تک ہویدا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے وبین کتفیہ خاتم النبوۃ وہو خاتم النبیین دست مبارک دراز اور کلائیاں چوڑی اور پُر گوشت اونگلیاں دراز موافق اعتدال ناخن شریف بغیرت ہلال پنڈلیاں بہت مصفا اور باریک کم گوشت نہ چنداں دراز نہ چنداں عریض بدرجہ اعتدال قدم شریف کبھی خاک راہ سے آلودہ نہ ہوا جسم مبارک حضرت کا کمال خوبصورت اور نورانی تھا اور اعضاء اقدس بنہایت دلکش اور دلربا پسینہ مبارک نہایت خوشبودار تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کوچہ سے نکلتے لوگ خوشبو سے پہچان لیتے کہ آپ اس راہ سے تشریف لیگئے ہیں ۔

غزل

نظارہ ٹھہرتا نہیں چہرے پہ نظر بھی ۔۔۔ آئینہ بھی حیران ہے سورج بھی قمر بھی

کیا شان خدائی تیری صورت میں عیاں ہے ۔۔۔ ہیں فریفتہ حوریں بھی ملائک بھی بشر بھی

ای ماہِ عرب دیکھکے تیرے لب و دنداں ۔۔۔ شرمندہ ہوا لعل بھی مرجان بھی گہر بھی

جیساکہ بنانا تیرا خالق کو تھا منظور ۔۔۔ رخسار بھی ویساہی دیا قد بھی کمر بھی

کونین کی ہستی ہے تیرے نام سے آباد ۔۔۔ بستی تیرا دم بھرتی ہے ویرانہ بھی گھر بھی

جب سے کہ مدینہ میں تجلی تیری پھیلی	ہر گھر بھی منور ہوا دیوار بھی در بھی

مشتاق ہیں تیری دید کے اے صاحب محشر
طائر بھی وحوشات بھی جنات و بشر بھی

نسب نامہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسپر عام محدثوں اور محققونکا اتفاق ہے اور اسمیں کسی کو کلام نہیں سو یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب جنکا نام شیبۃ الحمد تھا ابن ہاشم جنکا نام عمر تھا بن عبد مناف جنکو مغیرہ کہتے تھے بن قصی جنکا نام مجمع بھی تھا بن کلاب جنکا نام حکیم بھی تھا بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر جنکا نام قریش تھا بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد ابن عدنان یہانتک اتفاق میں الجمہور ہے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپنے عدنان تک بیان فرمایا ہے اور اسکے آگے کذب النسابون ارشاد کیا ہے لیکن بعض اہل تواریخ نے اسطرح لکھا ہے عدنان بن اُدبن اُد وبن الیسع بن ھمیع بن سلامان بن حمل بن قیدار بن حضرت اسماعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام بن آذر جنکا نام تارخ تھا بن ناحور بن ساروغ بن راعو بن قالغ بن عامر بن شالخ بن ارفخشاد بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام بن مالک بن متوشلخ بن اخنوخ جنکا نام ادریس علیہ السلام ہے بن یارد بن مہائیل بن قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بن حضرت آدم علیہ السلام کذا فی تذکرۃ المذاہب -

محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے	شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
خدا اور مصطفےٰ کے کنہ میں ادراک عاجز ہے	محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفےٰ جانے
احد نے صورت احمد میں اپنا جلوہ دکھلایا	بھلا پھر کسطرح سے کوئی انکا مرتبہ جانے
ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن	اوسی کو ابتدا جانے اوسی کو انتہا جانے
وہی ہے ایک دریا اور دو عالم اسکی موجیں ہیں	غریق بحر عرفان ہو تو پھر یہ ماجرا جانے

محمد فی الحقیقت آفتاب لایزالی ہے
اوسی کے نور کا دونوں جہاں پر پرتو جانے

اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ آپکے بیشمار ہیں اوسکے دریافت سے عقل و قیاس دونوں بیکار ہیں اور صاحب

جمال کے اخلاق پر آیت اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم دال ہے ادنیٰ یہ ہے کہ آپ ہر ایک سے بخندہ پیشانی پیش آتے علی العموم
سب پر لطف و مہربانی فرماتے تمام عمر کسی خادم پر غصہ نہ فرمایا اپنے آرام کے لئے کسی کو دکھ نہ پہنچایا ہر چند جنگ احداور
دوسرے موقعوں میں کافروں نے آپکو سخت سخت ایذائیں پہنچائیں مگر آپنے اونکے حق میں دعائے ہدایت فرمائی تواضع شریف کا
یہ حال ہے کہ جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سر مبارک جھکا دیتے جب تک اُسکا عرض حال نہ سن لیتے سر نہ اُٹھاتے ہر بیوہ
اور مسکین آزاد و غلام کے ساتھ جس جگہ وہ لیجاتے آپ چلے جاتے جود و سخا میں آپ یکتا چنانچہ خود آپنے ارشاد فرمایا ہے
اللہ اَجْوَدُ جود اً ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بنی آدم ہر حال ہر امر میں اپنی ذات اقدس پر تکلیف اور رنج اوٹھاتے اور غیر و نکو راحت
و آرام پہنچاتے دلاوری اور مردانگی آپکی اندازہ تحریر اور احاطہ تقریر سے باہر ہے اکثر لڑائیوں میں آپ دلیرانہ تشریف لیجاتے
زور بازو اور قوت میں بے ہمتا ہمت اور جرأت میں یکتا چنانچہ کشتی گیران عالم اور پہلوانان نبی آدم آپکے سامنے مگس و مور سے
بھی کم تھے شرم و حیا آپکو مثل دوشیزگان پردہ نشین اور خاتونان عفت گزین کی تھی نگاہ شرمگین اکثر مائل بزمین رکھتے
کسیکو کلام سخت زبان مبارک سے نہ فرماتے اگر کوئی بدزبانی سے پیش آتا تو آپ درگذر فرماتے رحمت اور شفقت آپکی امت کے
حال پر بیکراں بلکہ خارج از حد بیان تھی اسلئے کہ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ آپکی رحمت پر ایک دلیل نمایاں ہے وجود باجود
آپکا باعث تخلیق ہیژدہ ہزار عالم ہے آدم مطیع آپکے وم کا ادریس امیدوار آپکے کرم کا نوح کشتیبان آپکے دریائے خیال و حشم کا
ابراہیم ولدہ ربا آپکے خوان ہمم کا اسمٰعیل ذبیح آپکے ابروئے پرخم کا اسحاق مشتاق آپکے دیدار مغتنم کا یعقوب معتکف بیت الاحزان
عشق اتم کا یوسف زندانی دام زلف بہم و برہم کا خضر تشنہ لب آپکے سرچشمہ فیض و نعم کا سلیمان حامل آپکے علم کا کلیم شیدا
آپکے کلام کا روح اللہ منتظر آپکے قدم مقدم کا جبرئیل محافظ آپکے حرم محترم کا میکائیل عافیت خواہ آپکے مزاج اکرم کا
اسرافیل مرتبہ دان آپکے قدر و قیم کا عزرائیل رضا جو آپکے خاطر معظم کا صدیق آپکا محرم فاروق آپکا ہمدم عثمان آپکا رفیق
معظم علی آپکا برادر مکرم بس جاننا چاہئیے کہ جو جو کمالات اور خوبیاں آپکے ذریعہ سے جدا جدا اور انبیاؤں کو ملی تھیں سو وہ سب مجمعاً
جناب سرور کائنات کو بدرجہ اتم روز میثاق سے عنایت ہو چکی تھیں اور سوائے اِسکے ہر طرح کے کمالات جو روز ازل سے
مختص بذات جامع الصفات تھے اور کسی نبی مرسل کو نہ ملے تھے حضرت کو عطا ہوئے جیسے ولایت جامع محبوبیت مطلقہ
اصطفا مطلق قرب حق عرفان اتم جوامع کلم شفاعت عظمیٰ خلافت کبریٰ منصب قضا مرتبہ فنا خلق عظیم فیض عمیم عقل کامل
علم شامل ہجرت و جہاد ۔ احتساب وغیرہ ذالک جب آپکی عمر شریف پچیس ۲۵ برس کی ہوئی تو دوشنبہ کے دن بی بی خدیجۃ الکبریٰ

سے آپ نے نکاح کیا جب آپ چالیس برس کے ہوئے تو دوشنبہ ہی کے دن آپکو نبوت عطا ہوئی اور دوشنبہ ہی کے دن اکیاون سال نو مہینے کے سن میں مکہ معظمہ میں آپکو معراج ہوئی اور اُسی دن ۵۳ سال کی عمر میں مکہ معظمہ سے آپنے ہجرت فرمائی اور اُسی دن مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے صل علیٰ کیا مدینے کی زمین ہے جہاں فرشتے زیارت کو آتے ہیں سبحان اللہ کیا مدینہ طیبہ کی پاک زمین ہے جہاں حضرت سرور کائنات رونق افزا ہوئے اور اب بھی حضور وہیں تشریف رکھتے ہیں +

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہانپر رات دن مولا تیری رحمت برستی ہے

بہار شوق دیکھو کیسے کیسے گل کھلاتی ہے
یہ دل کی بیکلی کس کس طرح رنگ لاتی ہے
میں رو دیتا ہوں جب بلبل کوئی نغمہ سناتی ہے
نہ جی لگتا ہے گلشن میں نہ بوئے گل خوش آتی ہے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہانپر رات دن مولا تیری رحمت برستی ہے

کبھی صحرا کی خواہش ہے کبھی مرغوب ویرانہ
کبھی بستی خوش آتی ہے کبھی اک گوشۂ خانہ
اوڑائی پھرتی ہے ہر سو ہوائے شوق جانانہ
ولی امید رکھتا ہے یہ تجھسے تیرا دیوانہ

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہانپر رات دن مولا تیری رحمت برستی ہے

نہ ہے تقدیر ہی یاور نہ تدبیر اب بن آتی ہے
پہونچتا ہوں نہ میں واں تک نہ بیتابی ہی جاتی ہے
غرض خونِ جگر ہر دم یہ مجبوری پلاتی ہے
کسی صورت طبیعت یاں نہیں کل اپنی پاتی ہے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہانپر رات دن مولا تیری رحمت برستی ہے

نزول اسمیں رہا ہر وقت وحی آسمانی کا
بندھا شیرازہ اوسمیں آکے اوراق قرانی کا
مٹایا جس نے نام آکر کتب ہائے سپاہانی کا
سنکے ہے مینے یوں کہنا فرشتونکی زبانی کا

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

جہاں پر رات مولا تیری رحمت برستی ہے

یہ کیا اچھا مدینہ کی بزرگی کا قرینہ ہے	نبی نائب خدا کا نائب اُسکا خود مدینہ ہے
ہوا خواہو نکو دیکھو اُنکا کیسا پاک سینہ ہے	نہ کاوش ہے کسی سے اور حسد ہے اور نہ کینہ ہے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں پر رات دن مولا تیری رحمت برستی ہے

ازواج طاہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروایات مختارہ محدثین گیارہ ہیں اول حضرت خدیجۃ الکبریٰ تو پچیس برس کی عمر میں حضرت نے اونکے ساتھ نکاح کیا اوسوقت بی بی خدیجۃ الکبریٰ کی چالیس برس کی عمر تھی جبتک بی بی صاحبہ زندہ رہیں دوسرا نکاح آپنے نہیں کیا تمام اولاد حضرت کی بی بی خدیجۃ الکبریٰ سے ہوئی سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے بی بی صاحبہ کو حضرت کے ساتھ پچیس برس معاشرت رہی ماہ رمضان میں دسویں سال بعثت کے اُنکا انتقال ہوا اور مقبرہ حجون میں مدفون ہوئے۔ دوئم حضرت سودہ بنت زمعہ جو بعد وفات بی بی خدیجۃ الکبریٰ حضرت کے نکاح میں آئیں اور حضرت عمر فاروق کی خلافت میں اُنکا انتقال ہوا۔ سیوم حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابابکر صدیق رضا بی بی صدیقہ کی چھ برس کی عمر تھی کہ سرور کائنات نے اُن سے مکہ معظمہ میں نکاح کیا سترا ماہ رمضان منگل کی رات ۵۸ھ ہجری ۶۶ سال کی عمر میں امیر معاویہ کی خلافت میں اونکا انتقال ہوا اور جنت البقیع مدینہ طیبہ میں دفن ہوئے چہارم حفصہ بنت عمر خطاب اونکا انتقال ۴۵ھ ہجری کو ۶۰ ساٹھ برس کی عمر میں ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ پنجم زینب بنت خزیمہ سنہ چہارم ہجری کو حضرت کی حیات میں اونکا انتقال ہوا اور بقیعہ میں مدفون ہوئے ششم ام سلیمہ رضا جو بیاسی سال کی عمر میں بعد شہادت حضرت امام حسین رضا کے فوت ہوئیں اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں ہفتم زینب بنت جحش سنہ پانچ ہجری کو حضرت نے اُن سے نکاح کیا اکیس ہجری اونکی وفات ہوئی ہشتم جویریہ بنت حارث ماہ شعبان میں پانچویں سال ہجرت کے حضرت نے جویریہ رضا سے نکاح کیا مدینہ طیبہ میں ۵۶ھ ہجری کو اُن کا انتقال ہوا۔ نہم ام حبیبہ بنت سفیان ہمشیرہ معاویہ رضا ساتویں سال ہجرت کی حضرت نے اولسے نکاح کیا اور امیر معاویہ کی خلافت میں ۴۴ھ ہجری کو اُنکا انتقال ہوا۔ دہم بی بی صفیہ جو حضرت [illegible] ہارون علیہ السلام کی اولاد سے تھیں بعد فتح خیبر کے حضرت نے اون سے نکاح کیا وفات اونکی ۵۰ھ ہجری کو ہوئی۔ یازدہم میمونہ بنت حارث جنکی وفات ۵۱ھ ہجری کو

ہوئی اور مقام سرف میں جو مدینہ طیبہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے دفن ہوئیں پہلے بڑا روضہ بنا ہوا تھا لیکن اب منہدم
ہو گیا ہے اور بعض مورخوں نے تعداد ازواج مطاہرات کی اٹھاراں یا اوس تک معہ نیود نام و تاریخ و وفات وغیرہ تحریر
کی ہے لیکن مولف نے متفق علیہ روایات لکھے ہیں ہکذا فی مدارج النبوت و تذکرۃ المذاہب و وسیلۃ الوصول شرح درود
کبریت احمر ملخصاً ۔

اولاد امجاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین فرزند اور چار صاحبزادیاں تھیں فرزند حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ جن کا
لقب طیب اور طاہر تھا اور حضرت ابراہیم اور صاحبزادیاں بی بی زینب بی بی رقیہ بی بی ام کلثوم بی بی فاطمہ زہرا
حضرت طیب اور طاہر بعثت سے پہلے مکہ معظمہ میں فوت ہو گئے اور صاحبزادیاں بعثت کے زمانہ میں حیات تھیں اور
حضرت ابراہیم مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور دو مہینے کے بعد فوت ہوئے سوا حضرت بی بی جنت خاتون کی تمام اولاد
حضرت سرور کائنات کی آپکے سامنے فوت ہوئی صاحبزادیوں کا مختصر حال یہ ہے کہ بی بی زینب کا نکاح ابوالعاص کے
ساتھ ہوا اون سے علی نام فرزند اور بی بی امامہ صاحبزادی تولد ہوئے علی قبل بلوغت فوت ہو گئے اور بی بی امامہ
کا نکاح بعد وفات سیدۃ النساء فاطمہ زہرا کے حضرت مرتضی شیر خدا سے ہوا موجب وصیت حضرت خیر النساء کی وفات
بی بی زینب کی آٹھویں سال ہجرت کے ہوئی اور بی بی رقیہ ۳۳ سال واقعہ فیل سے پیدا ہوئے اور جاہلیت میں عتبہ بن ابی لہب
سے منسوب ہوئیں اور زفاف سے پہلے جب سورہ تبت یدا نازل ہوئی عتبہ نے بی بی صاحبہ کو طلاق دیدیا تب بی بی
صاحبہ کا نکاح حضرت رسالتماب نے حضرت عثمان غنی کے ساتھ کر دیا ان سے ایک فرزند تولد ہوا جنکا نام عبداللہ تھا یہی وجہ ہے
کہ حضرت عثمان کو ابو عبداللہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ جب دو سال کے ہوئے تو ایک مرغ نے آنکی آنکھ میں چونچ ماری وہ
زخمی ہو کر فوت ہوئے وفات بی بی رقیہ کے دوسرے سال ہجرت کے ہوئی اور بی بی ام کلثوم جنکو آمنہ بھی کہا کرتے تھے
اونکا نکاح عتیبہ بن ابی لہب سے بعثت سے پہلے ہوا تھا بنابر قصہ گذشتہ کے عتیبہ نے انکو طلاق دیدیا اور تیسرے سال ہجرت کے
حضرت سرور کائنات نے اونکا نکاح بھی حضرت عثمان غنی کے ساتھ کر دیا اسلئے حضرت عثمان کو ذی النورین کہتے ہیں
اونسے اولاد نہیں ہوئی وفات ام کلثوم کی ناںویں سال ہجرت کے ہوئی اور بی بی فاطمہ زہرا جنکا لقب طاہرہ زاکیہ و
مبارکہ راضیہ و مرضیہ ہے پینتیسویں سال واقعہ فیل [illegible] تولد ہوئیں دوسرے سال ہجرت کے اونکا نکاح حضرت شاہ ولایت
امیر علی علیہ السلام کے ساتھ ہوا اوسوقت عمر خاتون جنت کے پندرہ برس چھ مہینے کی تھی اور عمر مولا مشکلکشا کی

اکیس برس پانچ مہینے کی تھی خیر النساء فاطمہ زہرا کی اولاد امجاد کا ذکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ذکر میں لکھا جاویگا وفات حضرت بتول کی تیسری رمضان شریف ۱۱ سنہ گیارہ ہجری کو اٹھائیس برس کی عمر میں ہوئے بعد وفات جناب رسالتماب کی بی بی صاحبہ پورے چھ مہینے زندہ رہیں کذا فی مواہب اللدنیہ وبستان فقیہ ابو اللیث۔ اور کتاب مدارج و دار قطنی میں بہت روایات مختلف دیکھیں بخوف درازی کتاب اونکو نہیں لکھا گیا ؂

بعد نبوت علی اختلاف الروایات ۲۰ یا ۲۱ یا ۲۲ سال تک آیات قرانی بالوحی نازل ہوتی رہیں جب شریعت آپ کے بمضمون آئہ واقعہ سورہ مائدہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ کمالیت کو پہونچی تب بمشیت ایزدی بارھویں ربیع الاول دوشنبہ کے دن ۱۰ یا گیارہ ہجری کو بخطاب یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً مخاطب ہو کر شاداں و فرحاں وصل حق سبحان کو جلو داں اختیار کیا۔ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارھویں ربیع الاول ۱۱ سنہ ہجری دوپہر ڈھلی حضرت رضہ کے سینے کے ساتھ تکیہ لگایا اور آسمان کیطرف نظر اٹھائی اور اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی فرماتے رہے ترسیٹھ ۶۳ برس کے سن میں اس خاکدان دنیا سے عالم بالا کیطرف رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اول کلام حضرت کا حلیمہ سعدیہ کی گود میں اللہ اکبر اور آخر کلام آپ کا حضرت عائیشہ صدیقہ کی آغوش میں اَلرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی تھا بدہ کی رات چودہویں ربیع الاول کو مدینہ طیبہ میں حضرت عائیشہ صدیقہ کے حجرے کے اندر جہاں آپ نے وفات پائی تھی مدفون ہوئے جہاں آپکے مزار گوہر بار ہے وہ جگہ عرش و کرسی اور کعبہ سے بھی بلند رتبت ہے ؂

ہے تمنا یہ خدا سے کہیں ایسا ہووے
ہند سے سوئے مدینہ میرا جانا ہووے

اور جو جانا ہو تو اس شکل سے جانا ہووے
سوئے محبوب رواں جوں کوئی شیدا ہووے

سر کے ہوں بال کھلے پاؤں برہنہ ہووے
گیروا رنگ گلے میں میرے کرتا ہووے

دل بسمل تیرے کوچہ میں تڑپتا ہووے
تو ہو سرگرم تماشا یہ تماشا ہووے

خاک صحرائے مدینہ کی ملے منھ پر میرے
جاری آنکھوں سے میرے اشک کا دریا ہووے

میں ہوں مشتاق زیارت ہے تمنا دل میں
ذکر [illegible] پر میرے یہ صلّ علیٰ کا ہووے

ہوں میں مشتاق زیارت ہے تمنا ایضاً ہ
یا محمد کا زبان پر میرے نعرا ہووے

جوڑکر ہاتھ کروں عرض کہ یا ختم رسُل | جان خستہ پہ نظر میرے خدارا ہووے
روضۂ پاک کے جوگرد پھروں میں ایسا
جیسے پروانہ سر شمع پہ پھرتا ہووے

عُمرَ النبی ۶۳ سنج وفی المکۃ ۵۳ نج وفی المدینہ ۱۰ نج

اللھم صل وسلم علیہ وعلی الہ عدد نعماء اللہ تعالے وافضال خلفاء نامدار حضرت احمد مختار کے بیشمار تھے بلکہ ہر اصحاب بموجب حدیث صحیح کے آپکا خلیفہ ہے قال علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم لیکن بحکم شریعت احمدی کے آپ کے چار خلیفے تھے چونکہ بقائے رسوم شرعیہ وشیوع دین محمدیہ ذات باریتعالیٰ شانہُ کو منظور تھا بعد رحلت حضرت خاتم الرسالت کے چار خلفائے راشدین نے وسادہ خلافت کو یکے بعد دیگرے اپنے جلوس سے روشن اور متجلی کر کے اشاعت دین اور احیائے مراسم شرع متین سے عالم کو منور اور مزین فرمایا۔

پہلے خلیفے سرور کائنات کے امیر المومنین حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکے والد ماجد کا نام قہافہ ہے ساتویں جد سرور کائنات جنکا نام مرّہ ہے اونکے ساتھ نسب حضرت ابا بکر صدیق کی ملتی ہے حضرت صدیق اکبر دو برس چار مہینے کے بعد واقعہ اصحاب فیل سے دوشنبہ کے دن مکہ معظمہ میں تولد ہوئے اور اُسی دن مکہ معظمہ سے ہمراہ سرور کائنات کے ہجرت کر کے چلے اور اُسی دن مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے اور اُسی دن ۱۲ ربیع الاول کو بروز وفات حضرت رسالتمآب کے سنہ گیارہ ہجری کو حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے آپنے دو سال تین مہینے دس دن مسند خلافت کو رونق بخشی جب اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم جہاد میں شہید ہونے لگے تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے خلیفہ رسول اللہ کے صحابہ کی شہادت سے قرآن شریف کی مفقودی کا خوف ہے اِس لئے حضرت عمر فاروق کے اصرار سے صدیق اکبر نے منتشرہ آیات قرانی کو جمع کرایا وسیلۃ الوصول الی دیار المحبوب میں لکھا ہے کہ صدیق اکبر بے مشاہدہ معجزہ اور دلیل کے حضرت سرور کائنات پر ایمان لائے اور آپکی خدمت اقدس میں اوقات عزیز کو صرف کیا اور حضرت کی رفاقت میں تحمل ایذائے کفار اشرار اور ایثار درہم و دینار اور دوام ملازمت سید مختار کو لازم جانکر ہمیشہ اطاعت اور فرمانبرداری رسول خدا میں مصروف رہے تیس ۳۰ نفر اصحاب کرام سے آپکے وسیلہ جمیلہ سے تشریف اسلام سے مشرف ہوئے ازانجملہ عثمان ابن عفان اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص ہیں اور آخر عمر میں بامر سرور کائنات کے امامت جماعہ سے سرفراز ہوئے آٹھویں جمادی الثانی کو دوشنبہ کے دن

صدیق اکبر بیمار ہو کر مسجد شریف میں جانے سے لاچار ہوئے سب حضرت عمر فاروق اور دوسرے اصحابوں کو بلایا اور منع میں خلافت کی ولایت کو حضرت عمر ابن خطاب کے حوالہ کیا اگرچہ حضرت فاروق نے انکار میں مبالغہ کیا اور کہا کہ مجھے خلافت کی حاجت نہیں ہے لیکن صدیق اکبر نے فرمایا کہ خلافت کو تم سے حاجت ہے آخر ۲۲ ماہ جمادی الثانی ۱۳ سنہ تیرا ہجری کو ۶۳ تریسٹھ برس کے سن میں موافق سن سرور کائنات کے اس دار ناپائیدار سے رحلت فرما کر رونق افزاء بہشت بریں ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن اسلافہ اجمعین ٭

ذکر حضرت عمر فاروق

دوسرے خلیفہ حضرت رسالتمآب کے مؤید منطوق لازم الوثوق صہر رسول ثانی امام بتول امیر المومنین حضرت عمر فاروق ابن خطاب دس برس آٹھ مہینے اور چار دن مسند خلافت پر رونق افروز رہے اور چوبیس ہجری تک جہاد کے انتظام اور دین متین کے جاری کرنے میں مصروف رہے اور واسطے حصول نسبت نبوت کے جناب حضرت ام کلثوم بنت سیدۃ النسا فاطمہ کے ساتھ نکاح کرکے فایز المرام ہوئے مگر بسبب جہاد کے قرآن شریف کی ترتیب کی آپکو فرصت نہ ملی چہارشنبہ کے دن ۲۶ ذوالحجہ کو ابو لولوء لوء کی خنجر کی ضرب سے لاچار ہوئے اور خلافت کو بین الشوریٰ رکھکر جمعہ کے دن چاند رات کو ۶۳ سال کے سن میں موافق عمر شریف سرور کائنات کے ۲۴ سنہ ہجری کو اعلیٰ درجہ کی شہادت حاصل کرکے بہشت بریں کیطرف رحلت فرما گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذکر حضرت عثمان غنی

تیسرے خلیفہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مجمع جود و سخا منبع علم و حیا داماد نبی ہمزلف علی جامع قرآن ناشر ایمان ذی النورین مجمع البحرین حضرت عثمان بن عفان ۶ سنہ ششم عام فیل کو تولد ہوئے اور بعد ایمان لانے حضرت عمر فاروق کے تشرف اسلام سے مشرف ہوئے اور حضرت عمر رض کے دفن ہونے کے بعد باتفاق شوریٰ تیسرے دن ۲۴ سنہ ہجری کو مسند خلافت پر جلوس فرما ہوئے ۲۶ سنہ ہجری کو آپنے مسجد حرام شریف کو وسیع کرا کے تعمیر کرایا اور بیر رومہ کو وقف کیا غرض ۲۴ ہجری سے ۳۵ ہجری تک خلافت کرکے دین اسلام کو جاری اور ساری کرکے روشن اور منور فرمایا اسی مدت میں زید ابن ثابت وغیرہ صحابہ کے ذریعہ سے بڑی تحقیق اور تدارک کے ساتھ قرآن شریف کی ایسی ترتیب کی کہ سب صحابہ نے اوسپر رضامندی ظاہر کی حضرت سرور کائنات نے دو صاحبزادیوں کا نکاح یکے بعد دیگرے آپکے ساتھ کر دیا تھا اس لئے نام مبارک آپکا ذی النورین ہوا آخر حضرت عثمان غنی رض باراں سال خلافت کرکے علیٰ اختلاف الروایات ۸۱ یا ۸۲ یا ۸۴ سال کی عمر جمعہ کے دن ۲۴ ذوالحجہ ۳۵ سنہ ہجری کو کبود چشم مصری کے ہاتھ سے شہید ہوگئے اور جنت البقیع مدینہ طیبہ میں مدفون ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذکر مدینۃ العلوم والمطالب امام المشارق والمغارب امیر المومنین وامام الاشجعین حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ

برادر اور داماد رسول شوہر بتول فاتح خیبر ساقی کوثر شیر خدا مرکز دائرہ اتما مظہر العجائب والغرائب سیدنا و مولانا حضرت علی ابن ابیطالب جمعہ کے دن ۱۳ رجب المرجب ۳۰ عام فیل کو کعبہ شریف کے اندر تولد ہوئے اور لڑکپن ہی سے ظل تربیت اور عاطفت خیر البریات حضرت سرور کائنات میں آپنے پرورش پائی آپکی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے بقول واقدی اور تاریخ الخلفاء و تذکرۃ المذاہب باختلاف روایات آٹھ یا نو یا دس سال کی عمر میں آپ ایمان لائے ایام طفولیت میں بھی آپنے کسی بُت کو سجدہ نہیں کیا تھا ہجرت سے دوسرے سال ماہ رمضان میں بحکم رب العزت بشرف نسبت حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشرف و ممتاز ہوئے اور اوسی سال ماہ ذی الحجہ میں امر زفاف وقوع میں آیا آپنے تمام مشاہد اور مغازی میں حاضر ہو کر حضور اقدس سے سرفرازی حاصل کی ہے بعد وصال کرامت مثال نبوت کے اکثر اوقات آپ خلوت میں ذکر و شغل وغیرہ میں مصروف رہتے آپ کے اوصاف حیطہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے حق میں ارشاد فرمایا ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنے جسکا میں مولا ہوں علی اُسکا مولا ہے خرقہ فقر اور ارادت کا آپ ہی کی پیکر شریف پر درست و زیبا ہوا ہے اور سلسلہ اولیائے عظام نے آپ ہی کی ذات بابرکات سے استحکام نسبت درست کیا ہے خلعت خاص جسمیں خرقہ شریف اور کلاہ چار تُرکی جو معراج کی رات حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب باریتعالیٰ شانہٗ سے عنایت ہوا تھا حضرت خاتم الرسالت نے سب اصحابوں کے روبرو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے حوالے کیا۔ وہی تشریف شریف امام الاشجعین اسد اللہ الغالب من کل غالب علی ابن ابیطالب سے پیران چشت اہل بہشت کو دست بدست پہنچتا رہا اور پہنچتا رہیگا الی ماشاء اللہ بلکہ آپ تمام خاندانوں کی اصل اصول ہیں قطبیت اور محبوبیت آپ ہی کے طفیل سے اولیاء اللہ کو نصیب ہوتی ہے عام حضرات کا اتفاق اُسپر ہے کہ قطبیت امام الاول حضرت شیر خدا اور آپ کی اولاد امجاد سے تعلق رکھتی ہے۔ اور حضرات اولیاء اللہ کو بھی ملتی ہے اُنکی نیابت سے کتاب فتح المبین مولفہ سید ظہیر الدین سجادہ نشین بغداد شریف میں لکھا ہے ذکر الامام الربانی مجدد الف الثانی الشیخ احمد الفاروقی السرہندی فی آخر مکتوباتہ ان القطبیۃ کانت بعد امام الاولی لائمۃ الاثنی عشر بطریق الاستقلال

ولمن بعدہم بطریق النیابتہ الی ان اظہر اللہ تعالیٰ من صدف بحر الامکان حضرت الجوہر التی لا تقوم الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکانت القطبیتہ لہ بطریق الاستقلال وبعد ان طار باز روحہ الی مقام صدق عند ملیک مقتدر عادت لغیرہ بطریق النیابتہ الی ان لیظہر المہدی انتہی حضرت سرور کائنات صلعم نے آپکے شان میں اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعُلُوْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا اور دمک دمی وجسمک جسمی ولحمک لحمی۔ ارشاد فرمایا ہے گویا آپ کی ذات کو مرجع خاص وعام ٹھہرایا ہے اسرار حقانی اور راز ربانی جو حضرت سرور کائنات صلعم کے سینہ مقدس میں مخفی تھے وہ سب کے سب حضرت سرور انبیاء صلعم امام الاولیاء شیر خدا کو تعلیم فرمائے ستر وحدت اور رموز حقیقت اور اسم اعظم سکھا کر اپنا خاص خلیفہ قایم مقام اور نائب مناب بنا کر خرقہ فقر عنایت کر کے اپنا جانشین کیا۔ اور علم لدنی اور فیض باطنی محرم راز بنایا۔ بعد تحقق خبر شہادت حضرت عثمان کے بسبب بیعت اہل بدر کے ۳۵ھ کو آپ نے سریر خلافت پر جلوس فرما کر دین اسلام کو روشن اور منجلی کیا بعد تقرر امر خلافت کے بحسب تقدیر خداوند قدیر ترددات آپکے عاید حال ہوئے ۳۶ ہجری جنگ جمل واقعہ ہوا۔ عداوت نے امت محمدی میں اُسی دن سے اپنے مضبوط قدم جمائے زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبد اللہ اُس لڑائی میں شہید ہوئے جنگ جمل میں تیراں ہزار آدمی کام آئے پھر ۳۷ ہجری کو حرب صفین کی لڑائی ہوئی بعد جنگ عظیم اور مارے جانے قریب ایک لاکھ آدمی کے طرفین سے آپکے اور درمیان امیر معاویہ رضہ صلح ہو گئی۔ اوسی رات کو باراں ہزار آدمی حضرت امیر رضہ سے بدظن ہو کر پھر گئے کہ کیوں صلح کی پھر اوسمیں آٹھ ہزار آدمیوں نے توبہ کی اور چار ہزار نے جنکو خارجی کہتے ہیں آپ سے بیعت توڑ کر راہ حق سے باگ موڑ کر ملک نہروان میں جا کر لوٹ مار شروع کر دی تب حضرت شیر خدا رضہ نے لشکر بیشمار لیکر اونپر دھاوا کیا اور سب کو مار لیا مگر نو خارجی بھاگ گئے اور حضرت کے نو آدمی شہید ہوئے پھر لشکر اسلام میں دس آدمی جو یمن کے باشندے تھے اونہوں نے ایک ایک تحفہ حضرت رضہ پیشکش کیا اور عبد الرحمن ابن ملجم نے بھی ایک تلوار آبدار نہایت بیش قیمت حضرت کی نذر کی آپ نے سب کا تحفہ لے لیا اور ابن ملجم کا تحفہ پھیر دیا ابن ملجم نے عرض کی کہ حضور نے سب کے تحفے قبول کئے۔ اور میری تلوار کہ تمام دیار عرب میں اوسکی مثل نہیں کیوں پھیر دی نہیں معلوم غلام سے کیا خطا ہوئی آپ نے فرمایا کہ تیری تلوار کسطرح لوں کہ اسی سے میری جان جائیگی تیری مراد بر آئیگی اُسنے کہا ہیہات ہیہات حضور کیا فرماتے ہیں ایک امر محال کیوں خیال میں لاتے ہیں گھر بار چھوڑ کر زن و فرزند سے رشتہ محبت توڑ کر میں نے آپکی غلامی اختیار کی ہے لڑائیوں میں جان اپنی آپکے قدموں پر نثار کی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ بات تیرے ہاتھ سے ہونی ہے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی ہے کہ مارنے والا

تمہارا ایک مرد قبیلہ مراد سے ہوگا اور تمکو اپنی مراد بر آنے کے لئے مدد دیگا مگر وہ اپنی مراد کو نہ پہنچیگا۔ نوشتہ تقدیر کے چارہ نہیں امر الٰہی میں کسیکا اجارہ نہیں یہ بات سنکر ابن ملجم تھرآیا جی میں گھبرایا کہا غلام اسوقت آپ کے سامنے حاضر کسیکو حکم ہو کہ میرے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے یا میری گردن مارے آپنے فرمایا ابھی تک تجھ سے خطا نہیں ہوئی کیا کیا جائے بلا قصور کسطرح قصاص لیا جاوے الغرض جب خارجیوں کو گوشمالی واقعی دی گئی تب آپ کوفہ کیطرف متوجہ ہوئے تمام عرب و مصر و بصرہ و یمن اور عراقین اور ایران اور توران اور خراسان قابل تک آپکی توجہ سے مفتوح ہوکر تصرف میں آگئے لیکن امیر معاویہ رض ابن سفیان بعلاقہ قرابت داعی خون حضرت عثمان رض بن عفان کا ہوکر بلاد شام پر متمکن رہا۔ اور آپ ولایت کوفہ میں آکر اجرائے احکام شریعت اور اشغال و تربیت امور خلافت کبریٰ میں معروف ہوئے۔ ہکذا فی وسیلۃ الوصول و تاریخ الخلفا ملخصاً۔ تنبیہ۔ ان معرکوں کی بنیاد خطائے اجتہادی پر تھی جو لوگ امام الاجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مخالف تھے اونکو بسبب خطائے اجتہادی معذور سمجھنا چاہئیے حدیث شریف میں آیا ہے اذا ذکرتم اصحابی فاسکتوا کذا فی تذکرۃ المنہاج

ازواج طاہرات آپکے بقول مختار نو تھے اول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور بعد رحلت سیدہ عالم کے حضرت زینب اور امامہ بنت ابو العاص اور ام البنین بنت حزام اور بی بی اسماء اور ام حبیبہ بنت ربیعہ اور خولہ بنت جعفر اور ام سعید بنت عروہ اور لیلیٰ بنت خالد اور اولاد امجاد آپکے بروائت روضۃ الشہدا اڑتیس لڑکیاں لڑکے تھے اور سیر الاقطاب میں ہے کہ آپکے بائیس فرزند اور سولہ لڑکیاں تھیں اول خلف ابو محمد الحسن رض دوسرے ابی عبد اللہ الحسین رض تیسرے محسن جنکا لقب طاہر اور محمد حنفیہ اور عمر اور عباس اور جعفر اور عبد اللہ اور عثمان اور محمد اصغر اور عبد اللہ اور یحییٰ اور عون اور ابو بکر اور سعد اور حاتم اور حاکم اور قاسم اور غالب اور ناصر اور عابد اور اکبر اور زینب کبریٰ زینب صغریٰ رقیہ کبریٰ اور رقیہ صغریٰ اور ام الحسن اور رملہ اور نقبہ اور امہانی اور ام الکرام اور ام جعفر اور ام سلیم اور میمونہ اور خدیجہ اور فاطمہ اور ام کلثوم اور ام اسعد ازانجملہ تین فرزند اور تین صاحبزادیاں حضرت خاتون جنت سے تولد ہوئی ہیں حضرت فاطمہ زہرا کی اولاد پاک امام حسن رض امام حسین رض امام محسن بی بی زینب بی بی رقیہ بی بی ام کلثوم کا اجمالی حال یہ ہے کہ محسن طاہر اور بی بی رقیہ کا انتقال لڑکپن ہی میں ہوگیا اور بی بی زینب کا نکاح عبد اللہ بن جعفر طیار کے ساتھ ہوا اور حضرت بی بی ام کلثوم کا نکاح جناب عمر فاروق رض کے ساتھ ہوا اور حضرت امام حسن رض مدینہ طیبہ میں پندرہویں رمضان شریف اور بروایتے پندرہویں شعبان تیسرے سال ہجرت کے تولد ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام حسن رکھا حضرت امام حسن رض تمام اہلبیت

میں سر سے سینے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمشکل تھے اور سب سے محبوب تر اور آپ دوازدہ امام سے دوسرے
امام ہیں اور حضرت مرتضی کے خلیفہ اول ہیں بعد شہادت والد ماجد کے پورے چھ مہینے خلیفہ رہکر سنہ ۴۱ اکتالیس ہجری
کو امر خلافت امیر معاویہ رض کے حوالے کر کے خود بذات مبارک روضہ منورہ حضرت رسالتمآب کے مجاورت اختیار کر کے
عبادت اور ریاضت میں مصروف ہوئے آخر بتاریخ پانچویں ماہ ربیع الاول سنہ ۴۹ اونچاس کو ساڑھے پینتالیس برس
کی عمر میں جعدہ ملعونہ کے ہاتھ سے مسموماً شہید ہو کر مدینہ طیبہ جنت البقیع میں مدفون ہوئے اولاد امجاد آپکی متعددہ
زوجات سے باران فرزند تھے از انجملہ عبد اللہ اور قاسم کربلا معلی میں شہید ہوئے اور حسن مثنی اور زید کی اولاد اطراف
عالم میں موجود ہے اور حضرت حسن مثنی کی حضرت فاطمہ صغری بنت حضرت امام حسین رض سے شادی ہوئی اونکے پانچ فرزند
ہوئے ابراہیم عمر اور حسن مثلث اور داؤد اور جعفر اور عبد اللہ محض اور حضرت عبد اللہ محض کے چھ فرزند تھے سب سے
بڑے سید موسی جون جنکا نکاح بی بی ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابا بکر صدیق رض سے ہوا تھا۔
اور انکے فرزند حضرت سید عبد اللہ اور اونکے فرزند حضرت سید موسی ثانی اور اونکے فرزند حضرت داؤد اور انکے فرزند
سید محمد اور انکے فرزند سید یحیی زاہد اور اونکے فرزند سید ابی عبد اللہ اور اونکے فرزند سید ابی صالح موسی جنگی دوست
اور اونکے فرزند شیخ السموات والارضین ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت غوث
پاک کی ولادت سنہ ۴۷۰ ہجری میں ہوئے اور ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ ہجری کو اکانوے سال کی عمر آپکا انتقال ہوا۔
اولاد احفاد حضرت غوث پاک کی بروایت ابن بنجار ستائیس ۲۷ فرزند اور بائیس صاحبزادیاں تھیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
ہکذا فی فتح المبلین فی ایتعلق بتریاق المحبین مطبوعہ مصر ص۱۵ اور سید الشہدا امام حسین رض پانچویں شعبان سنہ ۴ چہارم
ہجری بعد ولادت حضرت امام حسن رض کے دس مہینے اور بیس روز کو تولد ہوئے کوئی فرزند ششماہیہ سوائے آپکے اور
سوائے حضرت یحیی بن زکریا علیہما السلام کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا آپ دوازدہ امام سے تیسرے امام ہیں اور سینے
سے لیکر قدم تک حضرت سرور کائنات صلعم سے مشابہ تھے کربلا معلی میں عاشورہ کے دن یزید ملعون کے لشکریوں کے
۵۷ سال کی عمر ساٹھ ہجری کو مظلوماً شہید ہو کر اسی جگہ مدفون ہوئے آپکے چھ فرزند اور ایک صاحبزادی تھی سب
بڑے فرزند حضرت ابو محمد امام زین العابدین جو امام چہارم بارہ امام سے ہیں سنہ ۳۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے
۵۷ سال اور چھ مہینے کی عمر میں سنہ ۹۵ ہجری ۱۸ محرم الحرام مدینہ منورہ میں فوت ہو کر بقیع میں مدفون ہوئے

یہ قول غلط ہے بلکہ اکثر سے حقیقی احمد یلزدان لیعلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ... جعدہ زوجہ ... حسین رضی اللہ ... مشہور اور ... اس الکرام سے ... واتعم ... محمد ... ۹۰

امام زین العابدین رض کی ۹ فرزند اور چھ صاحبزادیاں تھیں سب سے بڑی اور افضل حضرت امام محمد باقر پانچویں امام جو
۵۷ سنہ ہجری کو تولد ہوئے اونکی والدہ ماجدہ کا نام ام عبداللہ بنت امام حسن رض ہے ۶۶ سال کی عمر میں ماہ ذالحج ۱۱۴ سنہ ہجری
کو ابن خالد کے ہاتھ سے شہید ہو کر مدینہ طیبہ میں مدفون ہوئے امام محمد باقر رض کے پانچ فرزند اور دو صاحبزادیاں
تھیں ابو عبداللہ امام جعفر صادق اور عبداللہ ابراہیم اور عبید اللہ اور رجاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضرت
امام جعفر صادق رض چھٹویں امام ۸۳ سنہ ہجری کو مدینہ منورہ میں تولد ہوئے اونکی والدہ ماجدہ کا نام ام فروہ بنت قاسم بن
محمد بن ابوبکر صدیق رض ہے ۶۵ سال کی عمر میں ۱۵ رجب المرجب ۱۴۹ سنہ ہجری کو مدینہ طیبہ میں فوت ہو کر بقیعہ قبعہ
اہل بیت میں مدفون ہوئے امام جعفر صادق رض کے آٹھ فرزند اور تین صاحبزادیاں تھیں سب سے افضل حضرت امام موسیٰ
کاظم ہیں جو ساتویں امام ہیں اونکی ولادت ۱۲۸ سنہ ہجری کو ہوئی اور ۵۵ سال کی عمر میں مسموم شہید ہو کر بغداد
میں مدفون ہوئے شیخ عبدالحق محقق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ شریف میں امام شافع رحہ کی روایت سے لکھا ہے کہ قبر امام موسیٰ
کاظم کی بغداد تریاق مجرب ہے امام موسیٰ کاظم کے اٹھاراں فرزند اور انیس ۱۹ لڑکیاں تھیں سب سے بزرگ حضرت امام علی
موسیٰ رضا آٹھویں امام ہیں جو ۱۴۸ سنہ ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہو کر ۲۱ رمضان کو ۵۵ سال کی عمر میں خلیفہ مامون کے
ہاتھ سے شہید ہو کر ۲۰۲ سنہ یا ۲۰۳ سنہ ہجری کو مشہد طوس میں مدفون ہوئے امام علی موسیٰ رضا کا ایک فرزند محمد جواد تقی
جو بارہ اماموں سے نانویں امام ہیں جو ۱۹۵ سنہ ہجری کو سر من رای میں تولد ہوئے اور پچیس برس کی عمر میں ۶ ذوالحج ۲۲۰ سنہ
ہجری کو فوت ہو کر بغداد شریف دفن ہوئے امام محمد تقی رض کے دس فرزند تھے سب سے اعلیٰ اور افضل امام علی نقی جو دسویں
امام ہیں ۲۱۳ سنہ ہجری کو تولد ہو کر ۳۰ جمادی الاول ۲۵۴ سنہ کو اکتالیس سال کی عمر میں فوت ہو کر سر من رای میں مدفون ہوئے
امام علی نقی کے چھ فرزند تھے سب سے برتر اور بہتر حضرت امام حسن عسکری رض جو گیارہویں امام ہیں ۲۳۲ سنہ ہجری کو تولد
ہوئے اور روز جمعہ ۶ ربیع الاول ۲۶۰ سنہ ہجری کو فوت ہوگئے اونکی عمر ۲۸ سال تھی اور مرقد معلیٰ سر من رای میں زیارت گاہ
مخلوق ہے امام حسن عسکری رض کی اولاد کا حال معلوم نہیں ہوا اور بارہویں امام حضرت محمد مہدی ہادی آخر الزمان جو
قبل عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہو کر ہدایت اور ارشاد خلائق میں مصروف ہونگے اور بعض حضرات فرماتے
ہیں کہ امام ابوالقاسم محمد مہدی پندرہ شعبان ۲۵۵ سنہ ہجری کو تولد ہوئے اور مثل حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام کے
زندہ ہیں اور محققان اہل سنت اور جماعت اس پر ہیں کہ مہدی موعود جیسا احادیث میں وارد ہے بنی فاطمہ سے

تولد ہوگا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور اجمالی حال چاردہ معصوم کا یہہ ہے اول معصوم علی اکبر بن امام حسین رض دوسرے معصوم عبداللہ بن حضرت امام حسین رض تیسرے معصوم قاسم بن امام حسین رض چوتھے معصوم عبداللہ بن امام حسین رض پانچویں معصوم حسین بن امام زین العابدین رض چھیویں معصوم سعید بن امام زین العابدین ساتویں معصوم علی بن امام محمد باقر آٹھویں معصوم عبداللہ بن امام محمد جعفر صادق رض نالویں معصوم عبداللہ کاظم بن امام موسیٰ کاظم ہیں دسویں معصوم حضرت صالح بن امام موسیٰ کاظم گیارہویں معصوم ابن علی رض بارہویں معصوم جعفر بن امام محمد تقی تیرہویں معصوم جعفر بن امام حسن عسکری چودہویں معصوم قاسم بن امام محمد ہادی رضوان اللہ علیہم اجمعین ٭

حضرت امام الاشجعین علی ابن ابیطالب کی اولاد سے جو مشہور بزرگ ہندوستان میں تشریف لاکر دین اسلام کے جاری کرنیمیں مصروف ہوئے ہیں اور ہندوستان ہی میں انکی زیارت گاہیں موجود ہیں اور انسے خلائق فیض ملتا ہے اول سب سے اعظم حضرت خواجہ بزرگ ہند الولی خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری دوسرے خواجہ قطب الدین بختیار اوشی تیسرے خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی زری زر بخش چوتھے سید خضر رومی پانچویں سید جلال الدین مخدوم جہانیاں چھیویں سید میراں سید علی جونپوری ساتویں میراں سید محمد گیسو دراز خلیفہ چراغ دہلی آٹھویں سید اشرف جہانگیر گنج سنج قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

ہکذا فی وسیلۃ الوصول اور جواہر فریدی سیر الاقطاب وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خلفاء بیشمار تھے گرچہ خلیفہ سب سے مشہور نزدیک اور دور تھے اول امام حسن رض دوسرے امام حسین رض تیسرے اویس قرنی رض چوتھے خواجہ حسن بصری رض پانچویں کمیل بن زیاد رض چھیویں قاضی ابو المقدم بن ہانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۔

الغرض حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ نے چار سال آٹھ مہینے اور نو دن خلافت کی انیسویں [19] رات رمضان شریف سنہ چالیس ہجری جمعہ کی رات مسجد جامع کوفہ میں پیشوائے اہل ظلم وستم عبدالرحمن ابن ملجم ملعون نے آپکو ضرب خنجر سے سخت مجروح کیا بعد زخم ہونیکے جمعہ اور ہفتہ دو دن آپ زندہ رہے شب یکشنبہ اکیسویں رمضان شریف کو آپنے فرمایا کہ مجھکو حجرہ خاص میں لیچلو اور حجرہ میں آکر بی بی ام کلثوم رض کو فرمایا کہ حجرہ کا دروازہ بند کرلو تب بموجب ارشاد کے حجرہ کا دروازہ بند کیا گیا اور سب لوگ دور ہوگئے۔ ناگہاں حجرہ سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز سنائی دی صاحبزادوں نے

ضبط نہ ہوسکا دروازہ کھولکر دیکھا تو آپ انتقال فرماگئے ہیں یعنے ترسیٹھ برس کی عمر میں موافق سن سرور کائنات کے اس
خاکدان عالم دنیا سے عالم بقا کیطرف رحلت گزین ہوگئے ہیں شواہد النبوۃ اور لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ حضرت مرتضی نے
حضرات حسنین کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد میری لاش کو صندوق میں رکھکر غزنی کیطرف لیجانا اور جس جگہ سفید نورانی
پتھر نظر آوے اوس جگہ میری میت کو دفن کردینا غرض اہلبیت موجب ارشاد شاہ ولایت کے نماز جنازہ پڑہکر لاش مبارک کو
اوسی طرف لیچلے وہاں جاکر دیکھا کہ ایک نورانی خوب پتھر چمکتا گڑا ہے جب صاحبزادونے پتھر کو ہٹایا تو قبر طیار نظر آئی
اوسی میں آپکو دفن کرکے زمین ہموار کردی اور اب وہ جگہ نجف اشرف کے نام مشہور ہے سوائے اہلبیت کے دوسرا کوئی شخص
اوس قبر شریف کا پتہ نہ جانتا تھا جب ہارون رشید کا وقت آیا ایکدن ہارون رشید شکار کھیلتا ہوا اوسطرف جانکلا
اور بہت سے ہرنوں کو وہاں چرتے دیکھکر اپنے شکاری کتوں کو ہرنوں پر چھوڑا ہرچند کتوں نے زور کیا مگر ہرنوں کو معلوم بھی
نہ ہوا ہارون رشید یہ بات دیکھکر نہایت متعجب ہوا وہاں ایک ضعیف العمر سے ملاقات کرکے دریافت کیا پیرمرد نے
بیان کیا کہ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اس جگہ حضرت علی علیہ السلام کی قبر مبارک ہے ہارون رشید نے بڑی عقیدت سے نعمت
زیارت حاصل کرکے اوسجگہ مقبرہ بنوایا اور تا زندگی ہر سال زیارت کے لئے وہاں جاتا رہا انتہی اور بعضے کہتے ہیں کہ
مزار پر انوار آپکے مدینہ منورہ میں اہلبیت کے مقبرہ میں ہے اور بعض بلخ میں کہتے ہیں لیکن مشہور اور صحیح روایت ہے
جو پہلے مذکور یعنے مزار گوہر بار آپکی نجف اشرف میں ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

تاریخ وفات حضرت علی کرم اللہ وجہہ

مرتضی شاہ علی مظہر انوار جلی — خانہ دین نبی یافت ازو آبادی
زاہد پاک چو تاریخ وصالش جستم — از خرد باز ندا گشت کہ ہادی ہادی

ایضاً

از علی گردد جلی تاریخ فوت مرتضی — لام از عینش نمائم یا فزا بر لام یا

ذکر خواجہ خواجگان حضرت خواجہ ابی النصر حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ بعد شہادت

حضرت امام الاشجعین کے سلسلہ چشت اہل بہشت بلکہ تمامی سلسلوں نے خواجہ خواجگان حضرت حسن بصری سے زیب و زینت
حاصل کی ولادت باسعادت آپکی ۲۱ سنہ اکیس ہجری کو حضرت عمر فاروق رضی کی خلافت میں ہوئی کینت آپکی ابوالنصر اور
ابو محمد تھی جواہر فریدی میں لکھا ہے کہ آپکے والد ماجد کا نام موسی راعی بن اویس قرنی ہے اور آپکی والدہ ماجدہ حضرت

بی بی سلمہ کی کنیز تھیں اور خادمہ تھیں مروایت ہے کہ آپکی والدہ ماجدہ کسی ضروری کام کو کہیں تشریف لے گئیں اور آپ شیر خوار تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ رونے لگے تب بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپکو گود میں اٹھا لیا اور اپنا پستان خواجہ کے منھ میں دیا قدرت ایزدی سے پستان مبارک میں فوراً دودھ آگیا یہی سبب ہے کہ خواجہ فضل و بزرگی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہیں۔ اور جب آپ تولد ہوئے تو آپ کو حضرت عمر فاروق کی خدمت شریف میں لیگئے حضرت فاروق نے فرمایا کہ اس لڑکے کا نام حسن رکھو اسلئے کہ خوبصورت اور حسین ہے مروایت ہے کہ کوزہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنیکا پانی سے بھرا ہوا رکھا خواجہ حسن نے وہ پانی پی لیا جب حضرت سرور کائنات نے وہ پانی طلب فرمایا تو بی بی ام سلمہ رضی نے عرض کی یا رحمۃ للعالمین وہ پانی حسن نے پی لیا تب اسوقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر حسن نے ہمارے کوزہ سے پانی پیا ہے اوسیقدر ہمارا علم اوسمیں سرایت کر گیا ہے اور حضرت بی بی ام سلمہ نے بھی دعا فرمائی کہ خداوندا اس لڑکے کو مقتدائے روزگار اور پیشوائے خلایق کر وہ دعا جناب الہی میں منظور ہوئی اور آپ تمام اولیاء اللہ کے پیشوا اور مقتدا ہوئے ایک مرتبہ حضرت رسالتمآب نے آپکو بغل میں بھی دبایا ہے مروایت ہے کہ خواجہ حسن نہایت متقی اور پارسا تھے ریاضت اور مجاہدے سے ایکدم خالی نہیں رہا کرتے تھے اور تابعین میں افضل اور اعظم صاحب کرامات اور مستجاب الدعوات اور امام المحدثین تھے کلام کرامت نظام آپکا نہایت فصاحت اور بلاغت میں مشکل کلام انبیاء کے تھا خاصۃً آپکی تقریر میں عین پرتو وہ کلام معجز نظام حضرت خیر الانام نمایاں ہوتا تھا۔ آپ عالم علوم ظاہری اور باطنی تھے واقف رموز خفی وجلی تھے حضرت شاہ ولایت نے آپکو وہ خرقہ عطا فرمایا تھا جو حضرت سرور کائنات نے آنکو مرحمت فرمایا تھا اوصاف خواجہ حسن کے ممکن نہیں جو تحریر ہو سکیں مقامات سلوک اور وصول و فضائل جلائل اجتہاد اور زھد و تقویٰ فقر اور ورع تصرفات اور تقربات غنایم میں جناب ایزدی سے آپکو سرمایہ وافی عنایت ہوا تھا آپ صاحب ولایت باعظمت تھے ہدایت اور ارشاد مواعظ اور نصائح سے لوگوں پر بذل نعمت فرماتے اکثروں کو کلام عرفان ارشاد فرماکر نرم دل کر کے واصل باللہ کرتے تھے قطع نظر ظاہریت علوم باطنی کے علوم ظاہری میں بھی آپ کو منصب امامت حاصل تھا۔ چنانچہ اکثر مقامات پر کتب متداولہ میں امام حسن بصری لکھا ہے آپکی تصرفات سے ہے کہ آپکی محفل خاص میں فاسق اور فاجر جاکر تائب ہوتے پھر تمام عمر فسق و فجور کا نام نہ لیتے اور دنیا دار تارک دنیا ہو جاتے مروایت ہے کہ ابتداء آپ کو حسن لؤلؤی کہا کرتے تھے اسلئے کہ آپ نہایت مالدار تھے اور سوداگری کرتے تھے۔ آخر ایک روز جذبۂ محبت الٰہی

[illegible] کی تمام مال متاع اپنا خدا تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کر دیا اور خود ایک ہجرہ [illegible] میں [illegible]
میں رہنا اختیار کیا اور ریاضت اور مجاہدہ اس حد کو پونچایا کہ بعد پانچ یا سات روز کے روزہ افطار کرتے اور فرماتے تھے
کہ میں نے خرقہ حضرت رسول خدا صلعم کا مولی مرتضی علی ابن ابیطالب سے پایا ہے کیونکر متابعت نہ کروں سیر الاقطاب میں لکھا ہے
کہ آپکا وضو ستر برس تک بجز مستوضا نہیں گیا۔ اور آپ سردار اس گروہ فقر کے تھے ایک شخص نے کہا کہ حسن بصری نے
یہ بزرگی کیونکر پائی دوسرے بزرگ نے اسکے جواب میں کہا کہ حسن کو ساتھ خلقت کے کچھ حاجت نہیں ہے اور خلقت کو
جس کے ساتھ علم و فضل و نصیحت اور ہدایت کی حاجت ہے۔ **جواہر فریدی** میں لکھا ہے۔ کہ خواجہ حسن بصری رضہ نے
ایکسو تیس اصحاب کرام سے استفادہ حاصل کیا منجملہ اونکے ستر اصحاب بدر سے تھے۔ روایت ہے کہ آپ ہمیشہ خلوت میں مع گریہ الہی
میں مشغول رہتے اور حقتعالی کے خوف سے گریہ وزاری کرتے چنانچہ ایک دن کوٹھے پر یاد الہی میں مشغول تھے آپنے استغفار
گریہ وزاری کی کہ آنکھوں سے پانی جاری ہوکر پرنالہ سے بہہ چلا اور ایک آدمی راہگذر کے کپڑوں اور بدن پر لگا راہگذر نے آواز
کیا کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک خواجہ حسن رضہ نے جواب دیا کہ اپنے کپڑے صفا کرلو یہہ پانی گنہگار کی آنکھ سے نکلا ہے۔ غرض
خواجہ رضہ اہل درد اور صاحب ذوق اور صاحب سماع و وجد تھے اور فرمایا ہے آپنے کہ سماع اگر حق تعالی کے لئے ہووے
تو موصل الی اللہ ہے اور اگر خواہش نفس کے لئے سنا جاوے تو مفضی الی النار ہے تلقین ذکر شریف آپنے حضرت مرتضی
امام الاولیاء سے حاصل کی ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے قول الجمیل میں فرماتے ہیں۔ کہ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ
امیر المومنین علی رضہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ مجھکو وہ راہ بتائیے کہ سب راہوں سے
اقرب الی اللہ ہو اور وہ راہ افضل ہو اللہ تعالی کے نزدیک اور آسان تر ہو۔ اوسکے بندوں پر تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا کہ آپنے اوپر لازم کرلے مداومت ذکر کی خلوت میں تب مرتضی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا رسول اللہ آپنے
فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر اور مجھ سے سن تین بار . آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضی سنتے تھے پھر علی
مرتضی نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضرت سنتے تھے پھر علی مرتضی نے یہ طریقہ حسن بصری کو تلقین و تعلیم فرمایا اسی طرح درجہ
بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہونچا شاہ ولی اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس حدیث کو مشائخ چشتیہ کے پاس پایا ہے اور اہل حدیث
کے قوانین پر اس میں کلام ہے یعنے بطور محدثین کے یہ حدیث غریب ہے اور اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے
لاکن اولیاء چشت اہل بہشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہ

انقطاع ساقط نہ کیجیے اسواسطے کہ امام المسلمین ابوحنیفہ و امام مالک رح کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی
حجت ہے، واللہ اعلم کتاب اصابۃ ابن حجر عسقلانی میں لکھا ہے کہ حجیت ہونا روایت امام حسن بصری رح کا اظہر من الشمس ہے
اور جلال الدین سیوطی نے اس باب میں ایک رسالہ شرح اور بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک
کی خلافت میں آپ کا انتقال ہوا اور اس زمانے ہی اکثر صحابہ رض موجود تھے بلکہ سنہ ۱۲۵ ہجری تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صحابہ موجود تھے۔ کمافی تذکرۃ المذاہب ص ۲۸۶ تو آپ امام حسن بصری کا صحابہ رض سے روایت کرنا ثابت ہو گیا۔ نقل ہے
کہ آپ نے ایکدن خادم سے فرمایا کہ افطار لئے بازار سے نان اور ماہی بریاں لاوے۔ خادم نے موجب ارشاد حضرت کے
نان و ماہی حاضر کی جب حضرت نے غذائے لطیف دیکھی نہایت تاسف سے فرمایا کہ درویش کو غذائے لطیف سے کیا تعلق ہے
خادم نے عرض کی کہ خود آپنے یہہ طعام منگایا ہے اب تناول کرنہیں کیا تامل ہے آپ افسوس سے ایک نعرہ مار کر آہ آہ کرتے
ہوئے بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے رجوع بجناب باریتعالی ہوکر عرض کی کہ خداوندا حسن نے بھول کر گناہ کیا ہے
تو اپنے فضل و کرم سے عفو کر اور فقراء کے دفتر سے نام اُسکا خارج نہ فرما۔ بعد اُسکے از روئے تاسف و ندامت ایک چلہ
بھر کچھہ نہ کھایا اور گریہ اور ندامت میں مصروف رہے تا آنکہ غیب سے نداء آئی کہ اے حسن ہمنے تجھکو عفو کیا اور درویشان
کامل پر تجھکو سرمدی بخشی مگر فروتنی اور شکستہ حالی کو ترک نہ کرنا کہ ہماری جناب میں اُن چیزوں کی بہت قدر و توقیر ہے
شعر روئے زرد خود بماکن زانکہ بروردگاہ ما ہیچ روئے بہ زردروئے زعفرانی رنگ نیست۔ مروایت ہے
کہ حضرت ایک دفعہ ایک گروہ کے ساتھ حج کو جاتے تھے۔ راہ میں تشنگی لوگوں پر غالب ہوئی ناگہاں ایک کنوئیں
پر پہونچے کہ ڈول اور رسی وہاں کچھہ نہ تھا اوسوقت خواجہ حسن نے ہمراہیوں سے ارشاد فرمایا کہ میں نماز پڑھتا ہوں
اور تم کوئیں پر پانی پیو چنانچہ حضرت خواجہ حسن رض تو نماز میں مصروف ہوئے اور آدمی جو کوئیں پر گئے تو کوئیں کو
اُبلتے دیکھا سبنے سیراب ہوکر پانی پیا۔ اور کسی نے وضو کیا آخر کسی شخص کوتہ اندیش نے اوس پانی سے ایک برتن
بھر لیا اوسیوقت وہ پانی اوبلتا ہوا کوئیں کی تہ میں بیٹھ گیا۔ حضرت ابی النصر نے فرمایا کہ اے شخص تونے رحمت
خدا پر اکتفا نہ کیا ورنہ وہ پانی اسیطرح اُبلتا رہتا اور ہمیشہ لوگوں کے کام آتا۔ مروایت ہے کہ خواجہ حسن رح سماع بہت
سنا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ سماع اسرار خدا میں سے ایک راز ہے دو کیفیتیں یعنے اس میں تاثیریں ہیں۔ ہر دل
اپنا اثر حسب استعداد طبیعت پونچاتا ہے صاحب دل کو رجوع بخدا کرکے کیفیت ذوق معرفت و حقیقت سے مالا مال

کرتا ہے اور فاسق بدنہاد و سنگ دل لذائذ نفسانیہ کا پابند ہو کر حصول مراتب انسانیہ سے بے بہرہ رہکر یالیتنی کنت ترابا پکارتا ہے۔ **نقل** ہے کہ خواجہ حسن بصری رضہ ہفتہ میں ایکبار وعظ و ارشاد کے جواہرات اور بیان اسرار حقیقت و معرفت و بیان آیات و حدیث سے لوگوں کو مالامال کرتے تھے۔ آپکی مجلس وعظ میں جبتک بی رابعہ بصری تشریف لاتیں تب تک آپ وعظ نہ فرماتے حاضرین نے ایکبار عرض کی کہ یا حضرت باوجود موجود ہوتے فقراء اور صلحاء کے آپ انتظار بی بی رابعہ کا فرماتے ہیں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ہاتھیوں کی خوراک چیونٹیوں کے سینہ میں اوتاری نہیں جاسکتی ہے۔ سبحان اللہ عورت کی علوم مرتبت و شناسائی معرفت کسی نے سچ کہا ہے۔ نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکسان نکرد

نقل ہے کہ ایک بزرگ علی الصباح خواجہ کی مسجد میں گیا دیکھا کہ دروازہ مسجد کا بند ہے اوس بزرگ نے دریافت حال کے لئے درون میں کان لگائے اندر سے آواز معلوم ہوئی کہ خواجہ دعا فرماتے ہیں اور کئی آدمی آمین کہتے ہیں تا آنکہ روشن ہوا۔ اور دروازہ کھلا۔ تب اُس بزرگ نے خواجہ کو تنہا دیکھکر تعجب اور حیرت سے عرض کی کہ یا حضرت اس ماجرائے شگرف سے مجھے مطلع فرمائیے خواجہ نے فرمایا کہ بشرط عدم افشائی راز بیان کرتا ہوں ہر شب آدینہ کو عالم ملکوت کے لوگ یہاں آتے ہیں بعد فراغ تعلیم و تعلم میں جناب الٰہی میں مناجات کرتا ہوں اور ملکوت والے آمین کہتے ہیں **نقل** ہے کہ کبھی کسی نے آنکھ اوس قطب الاقطاب کی بے گریہ نہیں دیکھی تھی غایت لاغری سے استخوان آپ کی ایک ایک نمایاں تھیں اور مغز دماغ تک خشک ہوگیا تھا۔ یہانتک کہ طبیبوں نے آپکی نبض مبارک دیکھی اور مغموم ہو کر گریہ وزاری شروع کی خادم نے دریافت کیا کہ رونے کا سبب کیا ہے۔ حکیموں نے کہا کہ ہم نے نبض دیکھکر معلوم کیا ہے کہ آپکے بدن میں خون بالکل نہیں رہا۔ اور استخوان کا مغز بھی کم ہوگیا ہے۔ پس ایسے شخص کی زندگی کب ہوسکتی ہے۔ شعر۔ طبیب عشق برادگان کدام است علاجِ جان کند اور اچہ نام است۔ حضرت نے نعرہ مارکر فرمایا کہ عام لوگوں کی حیات مغز اور خون کے سبب سے ہوتی ہے اور عاشقان الٰہی کی حیات ذکر خدا تعالیٰ سے ہے جسوقت ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں ہزار جان اور ہزار جان کی قوت اونکو حاصل ہوتی ہے۔ احمد جام رح فرماتے ہیں۔ کشتگانِ خنجر تسلیم را ٭ ہر زمان از غیب جان دیگر است

جواہر فریدی میں لکھا ہے کہ حضرت کے پانچ خلیفے تھے اول خواجہ عبدالواحد ابن زید رضہ دوسرے خواجہ حبیب عجمی رض تیسرے ابن زرین چوتھے شیخ عتبہ ابن الغلام پانچویں شیخ محمد واسع اور حضرت ولیۂ رابعہ عدویہ بصریہ بھی آپکے خلفاء کاملین سے ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ سبع الاقطاب میں ہے کہ جسوقت آپنے عالم فانی سے

طرف ملک جاودانی رحلت فرمائی اسوقت عالم غیب سے یہہ آواز آئی کہ کوئی کہتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰے اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ آلَ ابراھیمَ وَ آلَ حَسَنٍ اور اُسی زمانے میں ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ہیں اور منادی کرنیوالا منادی کرتا ہے۔ کہ خواجہ حسنؓ اپنے خدا کے پاس پہنچ گیا۔ اور خدا تعالیٰ عزوجل اوس سے خوشنود ہوا۔ انتقال آپکا تاریخ چہارم ماہ محرم الحرام ۱۱۱ سنہ ہجری کو ہوا ہے عمر آپکی نوّے برس تھی اور روضہ منورہ آپکا بصرہ سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے آپکی تاریخ کا مادہ کسی نے اچھا لکھا ہے۔ ابیات

خواجۂ دوزمن دان محسن و احسن حسن   زیب بصرہ زینت دین مقتدا و متقی

سال وصلش قطب گو اعلےٰ بدارہ سالک بخوان   ہم ولی امجد ہمایون ہادی ملک علے

رضی اللہ تعالےٰ عنہ و عنـــا خدامہ و عشیرۃ الاقربین التابعین الی یوم الدین

مختصر حالات شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الفضل عبدالواحد ابن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آپنے خرقہ فقر و ارادت کا خواجہ حسن بصری سے حاصل کیا۔ امام الاشجعین علی ابن ابیطالب کے شاگرد ہونے کا فخر آپکو حاصل تھا۔ کینت آپکی ابی الفضل تھی کمیل ابن زیاد سے بھی نعمت باطنی اور خرقہ فقر آپنے حاصل کیا تھا۔ آپ صاحب کشف و کرامت اور ماہر علوم طریقت و معرفت تھے زبدہ اولیاء کرام اور عمدہ مشائخ عظام سے تھے روایت ہے کہ حضرت ہمیشہ صایم الدہر و قایم اللیل رہتے اور بعد تین روز یا پانچ روز کے آپ روزہ افطار فرماتے اور آپ تین لقمہ سے زیادہ تناول نہ فرماتے سماع سننے کا آپکو بہت شوق تھا جب سے آپ خواجہ حسن بصری کے مرید ہوئے۔ اوسی وقت سے ترک محسوسات کیا اسباب نقد اور جنس جو کچھہ آپکے پاس تھا سب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا اور پھر کبھی آپ دنیا کیطرف متوجہ نہ ہوئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب فقیر کے ہاتھ میں درہم و دینار آوے اوسکو چاہیئے کہ راہ خدا میں خرچ کر دیوے تاکہ اُسکو روبرو پیران عظام کے شرمندگی نہ ہووے اس لئے کہ فقیر کو تہی دست اور تہی شکم اور تہی کیسہ رہنا چاہیئے۔ اور اگر ایسا نہ ہووے نقیر نہیں مبتدی ہے اور کم ہمت اُسکو منتہی کامل کہنا چاہیئے اِس لئے کہ فقیر کا لفظ چار حرف سے مرکب ہے۔ ف + ق + ی + ر اور ہر حرف میں دو خاصیتیں ہیں تو مجموعہ آٹھ خاصیت ہوئیں جسمیں آٹھ صفت موجود ہوں وہ فقیر ہے والا لاکسی کامل نے اِن اشعار میں کیا عمدہ بیان

فرمایاہے - ابیات

فاء الفقیر فناوہ فی ذاتہ - وفراغہ من نعتاہ وصفاتہ - والقاف قوۃ قلبہ بحبیبہ
وقیامہ للہ فی مرضاتہ - والیاء یرجو ایربہ ویھابہ - ویقوم بالتقوی بحق تقاتہ
والراء رقۃ قلبہ وصفاوہ - ورجوعہ للہ عن شھواتہ

مروی ہے کہ آپنے ارادت سے پہلے چالیس برس ریاضت ومجاہدہ کیا ہے آپ ہمیشہ خلائق سے متنفر رہتے اس لئے کہ اوقات عبادت میں خلل نہ آوے باوجودیکہ آپ ولی کامل اور عالم متبحر تھے مگر جب سنتے تھے کہ فلانی جگہہ ولی کامل ہے اور عالم اکمل ہے اُسکے ملنے کے لئے منزلوں تشریف لیجاتے اور خرد وبزرگ کو آپ پہلے سلام کرتے - بعضے اکابر کا ارشاد ہے کہ ایک وقت حضرت ایک دریا پر گذرے دیکھا کہ وہاں کشتی پر ملاح لوگوں کو کرایہ لیکر بٹھاتے ہیں اسی اثناء میں چند درویش جنکے پاس کرایہ موجود نہ تھا وارد ہوئے اور پار اُترنے کی خواہش ظاہر کرنے لگے لیکن ملاحوں نے ہرگز درویشوں کو نہ بٹھایا - کشتی روانہ ہوئی درویش ناکام مایوس ومحروم ہوکر حضرت خواجہ کیطرف دیکھنے لگے حضرت کو اُنکے حال پر رحم آیا فرمایا کہ سطح آب پر بیٹھ کر کہتے جاؤ کہ خواجہ عبدالواحد نے کہا ہے کہ اے دریا بحکم خدا خشک ہوجا درویشان با ارادت نے موجب فرمانے حضرت کے عمل کیا اور تمام فقراء صحیح وسالم بعنایت خدا وبہ برکت توجہ شیخ عالی پار اوتر گئے کسی کو گزند نہ پہونچا **نقل** ہے کہ ایکدن شیخ المشائخ جنگل میں گئے دیکھا کہ ایک پیر مرد عاجز و بیمار لاچار پڑا ہے اور دھوپ میں محبوس بیحس وبے طاقت ہے خواجہ عبدالواحد کو اس بیکس کے حال پر رحم آیا جناب باری میں دعا کی کہ اے بار خدایا اس مریض کے سر پر ابر سایہ انداز ہووے معہ دعا جناب الہی میں منظور ہوئی اُس ضعیف کو صدمہ آفتاب سے نجات ہوئی - پیر مرد نے یہہ کرامت حضرت کی معاینہ کرکے عرض کی کہ یا حضرت آپ مستجاب الدعوات ہیں میرے لئے دعا صحت کی جناب شافی مطلق کی بارگاہ میں کریں خواجہ نے حسب استدعاء پیر ضعیف کی دعا فرمائی بہ یمن توجہہ دعاء حضرت خواجہ کے پیر نحیف شکستہ پا - قوی اور توانا ہوکر آپنی منزل مقصود کیطرف روانہ ہوا -

نقل ہے کہ ایکبار جلسہ خواجہ با کرامت میں چند فقراء بھوکھ پیاس کی شدت سے تنگ ہوکر گریان و نالان ہوئے اور استدعاء حلوائے تر میں بہت اصرار کیا - خواجہ نے بپاس دلجوی درویشان شکستہ حال کے دعا فرمائی معہ دعا کچھ دینار آسمان سے برسے شیخ المشائخ نے فرمایا کہ اس دولت عطیہ آسمانی کو علی قدر کفاف اوٹھالو - حلوے

کی قیمت سے زیادہ نہ لو۔ درویشوں نے بموجب فرمانے شیخ کے عمل کیا بقدر احتیاج دینار لیکر حلوا خرید کر لائے
سبنے سیر ہو کر کھایا۔ مگر خواجہ نے اوس میں سے ایک لقمہ بھی نہ کھایا **نقل** ہے کہ ایک روز خواجہ عبدالواحد رح کسی راہ
میں چند فقراء عاجز پریشان حال سے ملے درویشوں نے آپ کو دیکھکر التماس کی کہ یا حضرت ہم لوگ مرض فاقہ سے نہایت
تنگدست اور شکستہ حال میں اہل عیال ہمارے بسبب فاقہ کشی کے ہمارے لئے وبال ہیں برائے خدا آپ دعا فرما دیں
کہ ہمارے لئے آسودگی اور کشایش رزق میسر آوے آپنے فرمایا انشاءاللہ تعالیٰ تمہارے تکلیف رفع ہو جاویگی
مگر جو ہاتھ آوے اسکو بیجا نہ خرچ کرنا۔ یہہ نصیحت کرکے سب کو فرمایا کہ اپنے اپنے گھر کو چلے جاؤ درویشوں نے گھروں میں
پہونچکر دیکھا کہ ہر ایک کے گھر میں طعام لذیذ اور نفیس موجود ہے گھر والوں کے پاس درہم و دینار بیشمار ہیں دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ ایک شخص خواجہ عبدالواحد کے ملاقاتیوں سے آکر یہ دینار و درہم دیگیا ہے۔ درویشوں نے اپنی بیبیوں سے کیفیت واقعہ
سُنکر بہت تعجب کیا اور اُسی روز سے افلاس اور فاقہ دور ہو گیا اور غنا اور تونگری حاصل ہو گئی پھر وہ درویش مدت العمر
عسرت میں مبتلا نہ ہوئے بعض نیک بخت عورتوں نے واقعہ اسباب تونگری سُنکر اپنے شوہروں سے کہا کہ تم بڑے کم حوصلہ
تھے کہ خواجہ عبدالواحد جیسے کامل سے طالب دولت دنیاوی ہوئے۔ ایسے مستجاب الدعوات سے تنعم اور آسایش
اخروی کی درخواست کی ہوتی۔

منقول ہے کہ خواجہ رفیع الدرجات کے مشاہیر خلفائے حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض و ابوالحسین وعلی بن رزین۔
و ابو یعقوب موسیٰ جنکے ساتھ نجم الدین کبریٰ کا سلسلہ ملتا ہے۔ وغیر ذالک ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم

نقل ہے کہ حضرت خواجہ عبدالواحد رض آخر کو بیمار ہو کر صاحب فراموش ہو گئے کہ طاقت نشست و برخاست بالکل موقوف
ہوئی ایک روز نماز کا وقت آیا خادم موجود نہ تھا کہ آپکو وضو کراتا اوس حال میں آپنے جناب باری میں دعاء کی کہ خداوندا
مجھے اتنی دیر صحت و توانائی عطا فرما کہ میں وضو کرکے نماز پڑھ لوں بمجرد دعا آپ تندرست ہو گئے اپنے ہاتھ سے پانی بھر کر
وضو کیا اور فارغ البالی سے نماز ادا کی پھر بستر بیماری پر دراز ہو گئے۔ مرض بدستور لاحق ہو گئی۔ آخر ۲۷ ماہ
صفرالمظفر ۱۷۷ھ ہجری کو اس جہان فانی سے ملک جاودانی کیطرف رحلت کر گئے اور مرقد منورہ آپکا بصرہ میں ہے
ہکذا فی مرات الاسرار و اقتباس الانوار و سفینۃ الاولیاء

تاریخ وفات آپکی خزینۃ الاصفیا میں اسطرح لکھی ہوئی ہے

عبدواحد چون زدنیا رخت بست — سال وصل آن شہ فالامکان

زبدہ دین عبدواحد گو رقم — ہم امام عبدواحد کن بیان

دربیان اندکے حالات شیخ المشایخ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ

شیخ ابی الفیض فضیل ابن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعد وفات حضرت عبدالواحد ابن زیدؒ کے سجادہ فقر ومعرفت اور راہ طریقت اور مشیخت حضرت
خواجہ ابی الفیض فضیل بن عیاض سے روشن اور متجلی ہوا کینت آپکی ابوالفیض تھے اور بعض کے نزدیک
ابو علی ہے آپکو اسرار ومعارف ایزدی میں شناسائی اور یکتائی حاصل تھے۔ آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں
مولد آپکا سمرقند ہے اور بعضے آپکو خراسانی الاصل بتاتے ہیں بعض فرماتے ہیں کہ آپ مصر میں ایام طفلی میں
رہے ہیں اور بعضے بخاری المولد بیان کرتے ہیں خرقہ فقر وارادت کا آپنے حضرت عبدالواحد ابن زید سے
حاصل کیا تھا اور نیز آپکو فیضان باطنی حضرت ابی الغیاث بن منصور بن معمر سلمی کوفی سے پہنچا تھا اور
ابی الغیاث مرید محمد حبیب نوفلی کے اور محمد حبیب مرید حبیب مطعم قریشی کے اور وہ مرید حضرت ابابکر صدیق
کے تو گویا آپ وہ خاندان عالیشان سے استفاضہ علوم ومعارف صوری ومعنوی حاصل کرکے یگانہ اہل عرفان
ہوئے تھے۔ آپکے فضائل سے یہ امور یادگار زمانہ ہیں کوشش بلاس اور کلیم دائمی روزہ اور گریہ وبکاء
ہر وقت خوف خاور ذوالجلال سے لرزاں وہراساں رہنا اور جو کوئی آپکو دیکھتا صورت حال سے نہایت
مبتلائے مصائب گمان کرتا جب سے آپ نے طریق اینق فقر اختیار کیا تب سے آپ اہل دنیا سے نہایت
نفور وگریزاں رہے اور فرمایا کرتے تھے در مسجد آنزو کہ امامت نکنند۔ و در رہ آنزو کہ سلامت نکنند
جدھر اہل دنیا آمد وشد کرتے آپ اس راہ سے نہ گذرتے آپ صاحب معارف والاثر تھے بیت باعظمت تھے
کرامت میں یگانہ آفاق تھے مجاہدہ نفس کا یہ حال کہ دو دو چار چار فاقوں کے بعد آپ افطار فرماتے

اور نہایت خوشحالی سے شکر گذاری کرتے ہر شب پانچسو رکعت نفل ادا فرماتے۔ اور ہر دن دو مرتبہ
کلام مجید ختم کرتے۔ جب آپکو فاقہ ہوتا تو اُس خوشی سے سئو رکعت نماز ادا کرتے آپ فرمایا کرتے تھے
کہ یا خداوندا مجھے بیماری عنایت فرما کہ نماز جماعت کے سبب سے اہل دُنیا سے نہ ملوں۔ اور نہیں
احسان مند اوسکا نہ ہوں۔ کہ میرے پاس آکر سبقت سلام کی کرے۔ اور وقت رنج و بلا میرا پرسان حال
نہ ہووے بخار کی بیماری میں آپ مسرت و فرحت کی ظاہر کرکے بیان فرماتے کہ واقعہ میں وقت خلوت
اور حضوری اس وقت سے بہتر دستیاب ہونا محال ہے آپ ونکو گھر ہاں پوشیدہ رہتے اور فرماتے تھے
کہ جو تنہائی سے وحشت کرے اور خلقت سے انس گیر ہو۔ اُس شخص کو سلامتی اور حفاظت سے کچھہ تعلق نہیں ایسا
وہ شخص ہمیشہ مورد صدمات رہیگا۔ جواہر فریدی میں لکھا ہے کہ آپ ابتدا میں سرخیل رہزنان
و غارتگران خلق آزار تھے قطاع الطریق جو مال لوٹ کر لاتے اول آپکے سامنے رکھتے۔ آپ اُس میں سے
آپنا حصہ لے لیتے باقی یاروں کو تقسیم کر دیتے۔ اور ہر جنس و مال غارت شدہ پر نام و نشان مالک متاع کا
ثبت کر دیتے اتفاقاً ایکدن آپ بمع تابعین کے ساتھہ ایک قافلے پر بہ نظر غارت حملہ آور ہوئے اُس
قافلہ میں ایک قاری خوش آواز یہ آیت کریمہ پڑھ رہا تھا۔ الم یان للذین آمنوا ان تخشع
قلوبہم لذکر اللہ۔ آخر آیۃ تک آیا ابتک وہ وقت نہیں آیا کہ دل تمہارا غفلت سے ہوشیار ہو کر متوجہ
بذکر خدا ہووے خواجہ کو یہ تیر ایسا دل پاک پر کارگر ہوا کہ آناً فاناً میں آپکا حال دگر ہوا آپنے
آپ سے خطاب کیا کہ اے فضیل تحقیق وہ وقت آپونچا کہ افعال مذموم ماضیہ سے نادم ہو کر تائب ہووے
یہہ سوچکر ایک نعرہ دل شگاف کیا۔ اور اوس تاسف و خجالت سے گریان و نالان ہو کر جانب بیابان روانہ
ہوئے۔ ناگہان راہ مین ایک اور کاروان سے دوچار ہوئے جو آپس مین کہتے جاتے تھے کہ اس راہ مین
فضیل کے دستبرد کا سخت خوف ہے اس لئے پاؤن آگے نہین چل سکتا ہے اتنے مین خواجہ فضیل نے
فرمایا کہ صاحبو تمہین بشارت ہووے کہ اب تم لوگ فضیل کی ایذا رسانی سے اطمینان رکھو کیونکہ
فضیل نے اپنی حال سے توبہ کی ہے وہ اب تمسے ڈر کر بھاگتا ہے پھر تو بڑے ہی دلون کے بعد حضرت نے

گوشہ تنہائی اختیار کیا اور خلقت کی پیوستگی سے قطع آرزو ہوس بہم پونچایا پہر اموال و اجناس غارت
گرفتہ پر مال کے وارثون کا نام لکہا تہا اوسکے مالکون کو بہت تلاش سے ملکر وہ مال پہیر دیا۔ اور ہر
ایک شخص سے اپنا خطا معاف کرایا یہانتک کہ خواجہ نے مدعیان سابقہ کو نرمی اور لجاجت سے رضامند
اور خوشنود کیا مگر ایک یہودی راضی نہوا اور کہنے لگا کہ میرا مال زیادہ تہا مین تہوڑے پر راضی نہین
ہوتا۔ اگر میرا تمام مال آپ دینگے تو خوشدلی سے راضی ہو جاونگا خواجہ مدعی کو قوی الخصومت دیکہکر
مضطرب ہوے خواجہ نے قسم کہای کہ اس سے زیادہ تمہارا مال نہ تہا۔ اور نرمی اور عاجزی سے
عفو تقصیر کے اُمیدوار ہوے یہودی نے بہی قسم کہائی کہ جب تک مین اپنا تمام مال وصول نہ کرون
راضی نہین ہوتا دعوی نہین چہوڑ سکتا پہر خواجہ نے محبت و ملائمیت سے کہا کہ میرا قصور عند اللہ معاف
کردو یہودی نے کہا کہ مین سوگند کے خلاف نہین کر سکتا مگر خیر اب تو میرے گہر مین جاکر فلانے زر کی
ہمیانی اوٹہالا اور اپنے ہاتھ سے مجہے دے کہ اس حیلہ معاینت نہ ہو جاون اور سوگند بہی جہوٹہ نہ ہو وے
حضرت خواجہ نے یہودی کے کہنے مطابق اوس کے گہر سے ہمیانی لاکر حوالے کی جب ہمیانی کو یہودی
نے کہولا تو ہمیانے کو زر خالص سے بہرا ہوا پایا دیکھ کر یہودی نے کہا کہ آپ اپنے دین کی آئین سے
مجہے آگاہ کیجیئی تب مین بخوشی آپ کو خوشدل کرونگا حضرت نے فرمایا کہ کسطرح تیرے دل مین اسلام کی
محبت ہوئی ہے یہودی نے کہا کہ اس ہمیانی مین مینے ریت بہر کر امتحاناً رکہی تہی اس لئے کہ مین نے
توریت مقدس مین پڑہا ہے۔ کہ ملت بیضاے محمدی مین جسکی توبہ قبول ہوتی ہے وہ شخص اگر ریت ہاتھ
مین اٹہائے تو خالص سونہ ہو جاے پس جو کتاب مین دیکہا تہا وہ آپ کے ہاتھ پر مشاہدہ ہو گیا۔ حیف ہے
کہ اب دولت اسلام سے محروم اور ناکام رہون پس خواجہ نے شکر باریتعالی شانہ کا بجالا کے یہودی کو کلمہ تشہید
تلقین کیا یہودی مسلمان ہوکر خواجہ سے بہت خوش ہوا۔ تب آپ کوفہ مین عالیجناب امام المسلمین جناب
امام بوحنیفہ کی خدمت بابرکت مین پونچے اور چندے استفاضہ علوم حسنات ظاہری مین مصروف رہے اسی اثنا
مین کہ اولیائے نامدار کی شرف صحبت سے مشرف ہوتے آخر طالب صادق ہوکر حضرت خواجہ عبد الواحد

کیخدمت شریف مین پوہنچے اور ملازمت شیخ کامل سے شرفیاب ہوے اور طلب ہدایت مین شیخ کامل کے حضرت خواجہ ممدوح نے نہایت لطف اور عنایت سے بطور ہدایت کے فرمایا کہ اے فضیل سب چیز سے اعراض کرکے بیخودی اور خاموشی اختیار کر درویشی اسی کا نام ہے اور معصیت گذشتہ کی ندامت اور انفعال مین اوقات تلف کردہ کا ماتم برپا رکھ اور ہر جگہہ اور ہر وقت خداوند تعالےٰ کو حاضر ناظر جانتا رہو اب نام تیرا فرد درویشان باصفا اور محبان کامل خدا مین درج ہوگیا اور تجھکو خدا نے اپنا مقبول کیا۔ سیر الاقطاب مین لکھا ہے کہ پیر خواجہ کو وہ فضیلت اور بزرگی حاصل ہوئی کہ آپ قطب زمانہ اور فرد یگانہ ہوئے اور بہت سے طالبان خدا کو دولت معرفت اور توحید سے مالامال کرکے فائز المرام فرمایا۔

نقل ہے کہ ایک بار خلیفہ ہارون رشید بتوسط فضیل بن ربیع حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کیخدمت شریف مین حاضر ہوکر نصیحت اور ہدایت کا طالب اور خواہان ہوا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو خوف ہے کہ ایسا خوبصورت منہہ امیر کا نار جہنم سے عذاب پاوے خدا تعالےٰ کا خوف کر اور اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری مین سرمو تغافل نہ کر ہارون رشید نے آمنا و صدقنا کہہ کر عرض کی کہ ہزار دینار کی تھیلی آپ کی نذر کے لئے حاضر ہے آپ قبول فرماوین حضرت نے انکار کیا اور فرمایا کہ اے خلیفہ تیری نذر یہی بس ہے کہ تو مجھ کو بلائے دنیا مین مبتلا نہ کرے ہارون مغموم اور ملول وہان سے رخصت ہوا اور راستے مین فضیل بن ربیع سے کہا کہ حقیقت مین حضرت خواجہ فضیل مالک اقلیم حقیقت اور معرفت ہے۔

نقل ہے ابو علی رازی سے کہ مین نے تیس برس خواجہ کیخدمت مین رہکر استفادہ حاصل کیا مگر مین نے کبھی خواجہ کو خندان و فرحان نہ دیکھا ہان جسدن حضرت کا فرزند علی نام جوار الٰہی مین داخل ہوا۔ اور وہ صاحبزادہ عالی نژاد زہد و تقوےٰ اور عبادت اور ورع مین وحید وقت تہا۔ ایکدن مسجد حرم بیت اللہ شریف مین چاہ زمزم کے قریب بیٹھے تہے کہ کسی قاری آیتہ واقعہ سورہ کی پڑہی ویوم القیامۃ ترے المجرمین الی آخر خواجہ علی سنکر نعرہ زن ہوئے اور جان آفرین کو نقد جان تسلیم کیا اوسدن البتہ خواجہ فضیل کو مین نے خوش و خرم دیکھا مین نے تعجب اور تحیر آ

عرض کی یا خواجہ اس اضطراب کی حالت مین آپ کیونکر ہنستے ہین خواجہ نے فرمایا کہ خدا جس کام کو دوست رکھے ہین کیون اوسکو دوست نہ رکھون جس مین وہ خوش ہو مین اوسی مین خوش ہون اوسکی مشیت کے خلاف مغموم اور محزون ہونا انسانیت کا کام نہین **نقل** ہے کہ کسی نے خواجہ نے ارشاد کیا کہ اگر کوئی تجھسے دریافت کرے کہ تو خدا کو دوست رکھتا ہے یا نہین - تو چپ ہو رہو اس لئے کہ کلام تم کہنے مین مصلحت نہین ہے اگر انکار دوستی سے کرے تو کفر ہے اور اقرار کرے دوستان خدا کے طریقہ کے برخلاف ہے آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ توکّل اسے کہتے ہین کہ سوائے خدا تعالےٰ کے کسی سے امید نہ رکھے اور متوکل وہ ہے کہ جسکا ظاہر و باطن رضا و تسلیم خدا پر مفوض ہو حضرت کے خلفا بیشمار تھے انا نجملہ پانچ خلیفہ مشہور نزدیک و دور تھے اول حضرت خواجہ سلطان ابراہیم ادہم البلخی دوئم شیخ محمد بایزید الشیرازی سوم حضرت خواجہ بشر حافی چہارم شیخ ابی الرّجاء العطاری پنجم خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہم ر سوا مفصل ذکر آپکا اور آپکے خلفا کا کتب سیر اور تواریخ مین لکھا ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الی کتب التواریخ آپ تیسری ربیع الاولی ۱۸۷ ہجری کو ربگرائے منزل بقا ہوئے مرقد منور آپکا مکہ معظمہ مین قریب جنت معلےٰ حضرت خدیجۃ الکبراے کے روضہ کے پاس بنا ہوا ہے **قطعہ** تاریخ وصال از خزینۃ الاصفیا مصنفہ مفتی غلام سرور مرحوم لاہوری +

چون فضیل از دار دنیا رخت بست	رفت در عشرت گہ دار القرار
ماہِ عالم ۱۸۷ وان وصال آنجناب	سید اقطاب ۱۸۷ واقف کن شمار

۱۸۷ سنہ ہجری

بیان بعض محاسن شیخ المشائخ امان الارض حضرت خواجہ سلطان ابراہیم ابن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہین اس طریقہ سے کہ حضرت ابراہیم بادشاہ بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبد اللہ بن حضرت فاروق بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین +

آپ حقایق و معاملات دینیہ و معارف نکات یقینیہ مین ممتاز عصر تھے امام و مقبول و مسند مشایخ کبار اور اپنے
وقت مین قطب الاقطاب تھے اپنے خرقہ فقر و معرفت کا حضرت قطب الواصلین خواجہ فضیل ابن عیاض
سے پایا ہے اور نعمت بیعت بہی انہین حضرت سے آپکو حاصل تھے نیز فیوضات باطنی حضرت عمران
موسےٰ بن زید راعی و شیخ منصور اسلمی سے آپکو حاصل ہوئی ہین اور خواجہ ادریس قرنی اور عمر الجیلے
وغیرہ سے بہی آپکو خرقہ فقر عنایت ہوا ہے زہد و مجاہدہ آپکا یہہ تہا کہ اکثر چار چار فاقون پر افطار کرتے
جنگلی ترکاری یا میوہ یا ساگ بے نمک وقت افطار کے کہاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص خدا کو
دوست رکہے اوسکو لازم ہے کہ ترک لذائذ نفسانی سے اپنے آپکو بہرہ یاب کرے اور شکستگی حاصل کرے
اکثر فقرا اور غربا سے مجالست رکہتے اغنیاء کی صحبت سے کوسون دور رہتے پیراہن کو پیوند لگاتے
اور برہنہ پا رہتے ریاضت اور مجاہدہ سے آپکو شب و روز سروکار تہا غیر خدا سے انکار تہا۔ **نقل** ہے
کہ آپ کو شرف صحبت امام ابو حنیفہ کا حاصل تہا امام ابو حنیفہ اکثر آپ کے حق مین فرمایا کرتے تھے کہ ابراہیم ادہم
ہمارا سردار ہے لوگون نے پوچہا کہ ابراہیم نے سیادت اور شرافت کیونکر حاصل کی آپنے فرمایا کہ ابراہیم
ہمیشہ حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہے اور غیر حق سے نفور ہے اور خواجہ جنید نے بہی آپکی شان مین ابراہیم
مفاتیح العلوم فرمایا ہے آپ نے ایام جوانی مین توبہ کر کے فیضان حاصل کیا نفحات الانس مین ہے کہ
ایک مرتبہ آپ شکار کے لئے جنگل مین تشریف لے گئے وہان ندائے غیبی سُنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے
ابراہیم تو اس کام کے لئے پیدا نہین ہوا ہے اس سے آپ ہوشیار ہو کر مکہ معظمہ مین پہونچکر فضیل ابن عیاض
و سفیان ثوری و ابو یوسف غسولی کی خدمت مین رہکر فیضیاب ہوئے اور **سیر اقطاب** مین لکہا ہے
بادشاہی بلخ کی آپکو نانا کی طرف سے ملی تہی فرمانروائی کی حالت مین بہی آپ اکثر اوقات ذکر الٰہی مین
مشغول رہتے تھے ایک رات بستر استراحت پر سوئے ہوئے تھے کہ چہت پر آواز پاؤن کا زور سے معلوم ہوا
اوس متوحش آواز سے آپنے بیدار ہو کر آواز دی کہ چہت پر کس کے پاؤن کی آہٹ ہے کسی نے آواز دیا
کہ ہمارا اونٹ گم ہو گیا ہے اوسکی تلاش مین یہان آئے ہین آپ نے کہا کہ اے معذور العقل بھلا کجا

ایوان شاہی کا بام اور کہاں اونٹ گم شدہ کی تلاش کوی عقل کی بات کہ جوئیدہ نے سخت آواز سے
کہا کہ ناداں ۔ بے خبر تو ہے کہ ایوان شاہی مین فقر اور درویشی کا دم بھرتا ہے آزادی اور حق جوئی کو بدنام
کرتا ہے ایوان شاہی کے دولت سرائے مین اونٹ کا آنا قدرت الٰہی کی نزدیک محال نہین ہے مگر یہہ
غیر ممکن ہے کہ مشکوے دولت مین باعیش وعشرت طالب خدا ہے حضرت کو یہہ کلمات نہایت عبرت
بخش مؤثر معلوم ہوئے اور اوسی وقت بادشاہی ترک کرکے نعمت فقر کی تلاش مین سواد مرو سے ہوکر
نیشاپور سے قریب ایک غار صحرا مین سکونت اختیار کی وہان ہیزم کشی ہے جو وصول ہوتا اوسکے دو حصہ
کرکے ایک حصہ سے اپنا گذارہ کرتے اور ایک حصہ مساکین اور فقرا کو دیدیتے اور شہر مین آکر ہر جمعہ کو نماز
مین شریک ہوتے اور پہر اوسی غار مین شب و روز یاد خدا مین مشغول رہتے آخر بیت اللہ شریف مین پہونچکر
حج اور زیارت بیت الحرام سے مشرف و معزز ہوکر حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض کی خدمت مین اکتساب
نعمت فقر و ارادت اور خرقہ خلافت سے سعادت کونین حاصل کرکے گوہر مقصود اور وصول کمال سے
کامیاب ہوئے مرأۃ العاشقین مین لکہا ہے کہ سلطان ابراہیم ادہم جب بلخ سے بیت اللہ شریف
کیطرف روانہ ہوئے محنت اور ریاضت مین اسقدر کثرت کی کہ ہر قدم پر دو رکعت نفل ادا کرتے ہوئے چودہ
سال کے عرصے مین مکہ معظمہ مین پہونچکر مناسک حج ادا کرکے خواجہ فضیل سے بیعت حاصل کی اور علم
ظاہری حضرت امام ابوحنیفہ سے کوفہ مین پہونچکر حاصل کیا امام اعظم نے آپ سے دریافت فرمایا کہ علم
ظاہری بہی کچہہ جانتے ہو آپ نے فرمایا کہ کچہہ نہین جانتا مگر ایک حدیث سرور کائنات کی مجہے یاد ہے

حبّ الدنیا رأس کل خطیئۃ وترک الدنیا رأس کل عبادۃ

امام ابوحنیفہ رضہ نے فرمایا کہ یہی ایک حدیث کافی ہے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے
شاگرد بیشمار تھے مگر دو شاگرد علم باطنی مین کامل اور مکمل تھے ایک حضرت سلطان ابراہیم ادہم دوسرے
داؤد طائی انتہی ۔ **نقل** ہے کہ خواجہ بزمان ترک سلطنت سیر کرتے ہوئے ایک چشمہ پر پہونچے وہان
ایک زاہد رہتا تہا با توکل کیحالت مین غیب سے اوسکے لئے طبق طعام آتا تہا خواجہ نے وہان آکر قیام

کیا تمام روز مکالمت اور مجالست زاہد مین صرف کیا شام کو بطریق معہود زاہد کے لئے ایک طبق طعام
آیا اور خواجہ کے لئے دس طبق طعام موجود ہوئے زاہد نے رشک سے جناب ایزدی مین عرض کی کہ
خداوندا مین متوکل دیرین ہون میرے لئے وہی ایک طبق طعام معہود اور اس نئے مہمان کے لئے
کچھ
یہہ سامان غیب سے موجود۔ زاہد کو غیب سے ہدایت ہوئی کہ تو جس حقیقت کا آدمی ہے اب عالم
توکل مین بہی تیرا اوسی حصہ ہے اور یہہ شخص ہمارے نام پر بادشاہت چہوڑ بیٹھا ہے اوسکے لئے تو یہہ
بہی کم سے کم ہے اور سوائے اسکے ہمکو مخصوصون کے ساتھ ایک اسرار ہے اس مین دوسرے کا دخل بیکار ہے
اسے زاہد تمکو اس مین دخل دینا اور رشک کرنا محض اپنے حق مین برا ہے اور موجب مہجوری اور دوری کا ہے
نقل ہے کہ حضرت نے خواجہ خضر والیاس علیہما السلام سے استفادہ حاصل کیا ہے اور دونون حضرات
حاصل
سے اسم اعظم سیکہا ہے جس سے آپکو مکاشفہ اور مشاہدہ عظیم ہوا اور تمام مطالب صوری و معنوی آپکو
معلوم ہوگئے کشف کرامات مین آپ مشہور نزدیک و دور ہوگئے **نقل** ہے کہ کسی نے آپ سے
وصیت طلب کی اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ولی کامل ہو جاؤن آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہوس سبہائے
دنیا و عقبیٰ سوائے یاد خدا دل سے بہلا دے اور وجہہ حلال سے قوت کر اس لئے کہ جسکو یہہ منصب
حاصل نہین کبہی ولی نہین ہوتا۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کی مین نہایت گنہگار ہون مجہے کچہہ
ارشاد فرمائیے کہ مین اوسپر تمسک اور وثوق کرون آپ نے ارشاد فرمایا چہہ نصیحتین میری قبول کر
پہر جو چاہے کر کچہہ نقصان اور عصیان نہین اول یہہ کہ خدا کی نعمت نہ کہا اوس نے عرض کی کل
نعمتین اوسی کی ہین آپنے فرمایا کہ شرم کر کہ اوسکی نعمت کہائے اور نافرمانی کرے دوسرے یہہ کہ اگر
خطا کرے اوسکے ملک مین نہ کر اوس نے کہا کہ روئے زمین اوسی کا ملک ہے اوس سے کہان جگہ
جائیے آپنے فرمایا غضب ہے کہ اوسکے زمین مین رہے اور اوسی کا بے فرمان ہو تیسرے یہہ کہ گناہ
خدا تعالیٰ سے پوشیدہ کر اوس نے کہا کہ خدا تعالیٰ حاضر و ناظر ہے عالم الغیب ہے اس سے گناہ کیونکر چہپ سکتا ہے
فرمایا حیف ہے کہ اوس کا بندہ خانہ پرور اوسکے سامنے مبادرت جرم و خطا کی کرے چوتہے یہہ کہ

وقت ورود ملک الموت سے اتنی مہلت طلب کر کہ توبہ کرے اوسنے کہا کہ مہلت دشوار ہے ارشاد ہوا کہ جب مرنے کیوقت مہلت توبہ کے لئے محال ہے تو پہلے ہی توبہ نہ کرے پانچوین یہہ کہ جب منکر نکیر قبر مین تیرے پاس سوال کرنے آوین تو اونکو پاس نہ آنے دے اوسنے کہا کہ یہہ غیر ممکن ہے اپنے فرمایا کہ تو پہلے ہی سے جواب کا فکر رکہ کہ اوسوقت عاجز نہ ہو۔ چھٹے یہہ کہ جب حشر کیدن تمکو دوزخ جانیکا حکم ہو تو وہان مت جانا عرض کی کہ حکم خدا کیونکر رد ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ جب کسی چیز پر قدرت نہین تو فکر رستگاری عاقبت کیون نہین کرتا اوسنے عرض کی مین تائب ہوا مجھے راہ ہدائت ارشاد فرمائیے آخر وہ شخص بہ تربیت خواجہ کے ولی کامل ہوا۔ **نقل** ہے کہ کعبۃ اللہ شریف مین آپ کی سلطنت کے مشاہیر وزراء ایک خورد سال فرزند آپکا ہمراہ لیکر وارد ہوئے خواجہ نے نور بصر لخت جگر کو دیکھ کر شفقت پدری سے زانو پر بٹہا لیا اور محبت کی نگاہون سے اوسکو دیکہنے لگے۔ اوسیوقت غیب سے آواز آئی کہ اے ابراہیم فرزند کی الفت مین ہماری محبت سے غافل ہو گیا یہہ سنتے ہی آپ کا رنگ متغیر ہو گیا نہایت عجز و الحاح سے خدا تعالیٰ کی جناب مین مناجات کی کہ الٰہی جس نے تیری یاد سے مجھکو باز رکہا اوسکو دنیا سے ناپید کر اتفاقاً لڑکا اوسیوقت جان بحق ہو گیا خواجہ نے بعد تلقین اور تدفین کی نماز شکرانہ ادا کی کتاب مونس العاشقین مین لکہا ہے کہ اس حکایت سے کسیکو تعجب ہووے تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے حال کو سمجھے کہ اونہون نے خدا تعالیٰ کی محبت مین اپنا پیارا بیٹا قربان کیا سبع الاقطاب مین لکہا ہے کہ وقت ترک سلطنت حضرت خواجہ بلخ سے آکر ریگ دجلہ پر گزین ہوئے تب ارکین دولت بنا بر طلب خواجہ کے آئے اور نہایت عاجزی اور اصرار سے معاودت بلخ کے خواہشگار ہوئے آپنے انکار مین کوشش کی ارکین دولت کا اصرار بیشمار ہوا بعد رد و قدح کے حضرت خواجہ نے اپنی سوزن جس سے پہٹا کپڑا سیا کرتے تھے دریاء دجلہ مین ڈالکر حضار سے فرمایا کہ میری سوئی نکالدو تو مین تمہارے ساتھ بلخ کو جانیکو طیار ہون لوگون نے بہت سی تلاش کی لیکن نہ ملی اونکی ناکامی دیکھکر خواجہ نے کہا کہ اے دریا کی مچہلیو خدا تعالیٰ کے حکم سے میری سوزن

سوئی جلدی حاضر کرو اُسیوقت ہزاروں مچھلیاں اپنے مُنہہ مین ایک ایک سوئی لیکر حاضر ہوئین
آپنے اونمین سے اپنی سوی لیکر اور ونکو رخصت کیا اور بلخیون سے خطاب کیا کہ یہہ حکم بلخ کے تعلق
مین کہان میسر ہے مین دُنیا کی بادشاہی سے بیزار ہون ۔ تم لوگ کسی دوسرے کو حاکم اپنا کر لو آخر وہ سب
آدمی نادم اور منفعل ہو کر بلخ کو پہر گئے ۔ نفحات الانس مین آیا ہے کہ ایکدن حضرت خواجہ اور شفیق
بلخی آپسمین گفتگو کر رہے تہے کہ خواجہ سے شفیق نے کہا کہ آپ معاش مین کیا بندوبست کرتے ہین
خواجہ نے فرمایا کہ اگر دستیاب ہوگیا تو شکر کرتا ہون اور نہین تو صبر شفیق نے کہا کہ یہہ حال تو
خراسان کے کتون کا ہے پہر آپنے یہی سوال شفیق سے کیا تو اوس نے کہا کہ جو کچہہ حاصل ہوتا ہے
اوسکو تقسیم کرتا ہون ورنہ صبوری اختیار کرتا ہون آپنے خوش ہو کر شفیق کو نہایت مہربانی و شفقت
سے فرمایا کہ شاباش مردان خدا کا یہی کام ہے سیر السلف مین یہہ حکایت بالعکس آئی ہے واللہ اعلم
بالصواب **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ کے مرید و خلفاء بیشمار تہے ازانجملہ چار خلیفہ مشہور و معروف
یہہ ہین حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی ۔ خواجہ شفیق بلخی اور خواجہ رفیق و حضرت ابراہیم ستیہ ہروے
رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اور شیخ احمد حضرویہ بہی آپکے دوستان مجاز سے ہین اور آپ آخر زمانہ
مین کسی معین مقام پر نہین ٹہہرے خلقت کی نظر سے مخفی رہے کوئی بغداد شریف مین اور کوئی
شام مین قیام آپکا بتاتا ہے صحیح یہہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے مقبرے مین جا کر قیام کیا اور وہین وفات
آپنے پائی اور کتاب سیر الاقطاب مین لکہا ہے کہ بعد وفات خواجہ کی غیب سے آواز آئی کہ ـــ
الا ان امام الارض قد مات یعنے امام زمین کا فوت ہوگیا لوگ اس غیب کی آواز سے حیران
رہے جب خبر وفات حضرت کی معلوم ہوئی تو ندائے غیبی کا معما کہلا رحلت آپکی ۲۶ جمادی الاولے
سنہ ۲۸۰ ہجری کو ہوئی اور **جواہر فریدی** سنہ ۲۸۱ ہجری امام اصفیا سے نکالی ہے مفتی غلام سرور
لاہوری نے حضرت خواجہ کی تاریخ وفات اسطرح لکہی ہے

دل السال وصل آن والاہم ھ۲۸۰ — قطب حق بین است دہم قطب الیقین ھ۲۸۱

سئہ رقم قطب معلے سال او ۱۲۶۰ھ نے سلطان ہمایون بالیقین

رضی اللہ تعالٰے عنہ عن اسلافہ وعن خلفایہ اجمعین بیان بعض حالات شیخ المشایخ حضرۃ خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رضی اللہ تعالٰی عنہ وارضاہ عنا

نام نامی آپکا حذیفہ مرعشی اور لقب سدید الدین ہے خرقہ فقر وارادت کا اپنے سلطان ابراہیم ادہم سے حاصل کیا تہا علم ظاہری وباطنی مین آپ اپنا نظیر نہین رکہتے تہے ہمیشہ باوضو رہنا آپکی عادت تہی اکثر آپ صایم رہتے اور بعد افطار تین چار لقمہ سے زیادہ نہ کہاتے اور آپ فرمایا کرتے تہے کہ غذا درویش کی ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور فرمایا کرتے تہے کہ جو فقیر سیر ہوکر کہاتا کہاوے فقیر نہین خام ہے اور بندہ شکم ہے اور جو زر پرست ہے اوسکی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئی نقل ہے کہ آپ سات برس کی عمر مین قاری ہفت قرائت ہوگئے تہے اور ہر روز ایک ختم قران شریف کا کیا کرتے اور ہمیشہ درویشون کیخدمت کیا کرتے اور فقرا کی رضاجوئی مین مصروف رہتے اور خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض کی شرف صحبت سے مشرف ہوئے مین بایزید بسطامی نے بہی آپ کے لئے دعا فرماکر ارشاد فرمایا ہے کہ حذیفہ بزرگ ہوگا اور بہت آدمیونکو واصل باللہ کریگا۔ جب آپکا سن سولہ برس کا ہوا توحید اور تفرید اور تجرید مین آپ فرد کامل ہوگئے اور لباس کمبل وغیرہ پہنا اختیار کیا اور ہمیشہ تفرع وزاری مین رہا کرتے آہ وبکا کیحالت مین لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ اے خواجہ آپ اسقدر کیون روتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ میرے رونے کا سبب نہ پوچہو اگر تمہارے گوش شنوا اور چشم دل بینا ہوتے تو تم لوگ مجہہ سے زیادہ گریہ وزاری کرتے اپنے اصل کو دیکہو کہ تم کون ہو آخر ایک مالک کے بندے ہو اور مالک نے تمکو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسے وما خلقت الجن والانس دلیل ہے پس جب عبادت کے لئے پیدا ہونا ثابت ہوا تب انسان کو چاہئیے کہ سوائے عبادت معبود کے دوسرا کام نکرے یعنے دل کو خیال اغیار سے پاک رکہے۔ اور یہان عبادت برائے نام ہے اور دنیا کیطرف مشغولی تمام اور فرمایا کہ مجہہ کو یہہ معلوم نہین کہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر مین کونسے فرقہ مین ہون اور انجام میرا کیا ہوگا۔ یہہ کہکر نعرہ

مارا اور بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا غیب سے آواز آئی کہ اے خواجہ حذیفہ مین نے تجھکو برگزیدہ کیا اور تمکو
درویشان باکرامت پر سروری عنایت کی اور قیامت مین اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کے ساتھ
تمکو بہشت مین داخل کرونگا اُسوقت تین سو کافر جو مجلس مین موجود تھے دولت ایمان سے مالامال ہوئے
نقل ہے کہ جب حذیفہ مدینہ طیبہ مین روضہ منورہ سرور کائنات کی زیارت سے مشرف ہوئے عرض
کی کہ یا رسول اللہ مجھے خوف ہے کہ مین دوزخ مین نہ جاؤن حضرت رسالتمآب نے فرمایا خاطر جمع رکھہ
تو میرے ہمراہ جنت مین جاویگا اور جو آدمی تیرے سلسلہ مین داخل ہوگا وہ بہی فردوس مین داخل ہوگا۔
نقل ہے کہ آپ ہمیشہ اہل دنیا سے نفرت اور فقراء سے محبت کرتے اور فرماتے کہ اگر میرا اثر دنیاداران
پر پڑے تو فہو المراد اور انکا اثر میرے لئے زہر قاتل ہے۔ **نقل** ہے کہ حضرت حذیفہ سفر حضر مین اپنے
پیر قدس سرہ کی خدمت سے کبھی جدا نہوتے تھے اور آپ نے تجرد اختیار کیا تہا یعنے متاہل نہین ہوئے
نقل ہے کہ ستر برس تک آپنے اپنے رکوع و سجود کے مقام سے کہین جنبش نہین کی اور کبھی اپنے عبادتخانہ
سے قدم باہر نہین رکہا اور اکثر حجاج زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوکر آپ کے پاس آتے اور
آپسمین کہتے کہ ہمنے حضرت خواجہ کو بیت اللہ شریف مین دیکہا ہے اور کوئی کہتا کہ ہم نے خواجہ کو
بیت المقدس مین مصروف اعتکاف دیکہا تہا۔ **نقل** ہے کہ ایکرات کو خواجہ نے حضرت سرور کائنات
کو خواب مین دیکہا آپ نے فرمایا کہ اے خواجہ حذیفہ من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان ۔ والیضاً من لا
شیخ لہ فشیخہ ابلیس ۔

خواجگی بے پیر بودن کار نادان بود ——— ہر کرا پیرے نباشد پیر او شیطان بود

تجھکو پیر درکار ہے جاکر ابراہیم ادہم سے استفادہ حاصل کر اور اسکو اپنا مقتدا بنا آپ علی الصباح
سلطان ابراہیم رضکی خدمت مین حاضر ہوئے اُسوقت حضرت مراقبہ مین بیٹھے تھے از روئے کشف کے
آپنے خواجہ حذیفہ کو پہچان کر تعظیم و تکریم سے معانقہ کیا اور بیعت و ارادت سے سرفراز فرماکر گوشہ نشینی
اور عزلت کا ارشاد فرمایا آخر خواجہ حذیفہ رات دن ذکر خدا مین مشغول ہوئے چہہ مہینے تک اپنے حجرہ

کیے اور اس مدت مین ایک ایک مہینے کے بعد افطار کیا جب حضرت ابراہیم نے یہ ریاضت و مجاہدہ
ملاحظہ فرمایا کہ الحمد للہ جو کچھ فقراء کو چاہئیے وہ حذیفہ مین موجود دیکھتا ہون اسوقت جناب الٰہی مین دعا
کی کہ خداوندا حذیفہ کو مقبول و منظور فرما اور زمرہ درویشان مین اوسکو سرفرازی عنایت کر اور اسوقت حضرت
نے خواجہ حذیفہ کو فقر کا خرقہ جو خواجہ فضیل سے آپنے پایا تہا عنایت کرکے اپنا جانشین اور قائم مقام مقرر کیا
اور اجازت دی کہ خلقت کو ہدایت و ارشاد سے مشرف کر اور دین محمدی کو رونق اور ترقی بخش کر دینا
اور یا فیہما ہے بہا گفتار ہے کہ دنیا دون غفلت کا نام ہے اور غافل کبہی منزل مقصود کو نہین پہونچتا ہے اور
مرشدون کے طریق پر قائم رہنا۔ مرد وہ ہے کہ اہل دنیا سے اپنے آپکو بچاوے اور اونسے ہرگز ملاقات نہ کرے اگر
دنیا دار سے دوچار ہووے تو استغفار کرے **نقل ہے** کہ تاریخ ۲۵ شوال معظم ۲۷۶ھ ہجری کو آپ رحلت گزین فردوس
نشین ہوئے مرقد منورہ آپکا معلوم نہین ہوا +

شہ مرعشی خواجہ دو جہان ۔۔۔ چو گشت از جہان سوئے جنت روان
یکے قطب اعظم ۲۷۶ بگو سال او ۔۔۔ دگر رحلتش ۲۷۶ سرور دین شد عیان

بیان حالات شیخ المشائخ حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرۃ البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ عنا

آپکا مبارک نام ہبیرہ۔ اور لقب امین الدین تہا مشائخ علما و اولیاء مین اپنے علم امتیاز بلند کیا تہا اور
معرفت یزدانی کو بوجہ اتم حاصل فرمایا تہا خواجہ حذیفہ کے اگرچہ صدہا خلفا سے کامل تہے مگر خرقہ تفویض
اور منصب خلافت کبریٰ اور اسم اعظم معہ فیوضات ظاہری و باطنی خواجہ امین الدین ہبیرہ بصری کو عطا
ہوا۔ مرید ہونے کے قبل تیس برس ریاضت اور مجاہدہ مین اوقات گرامی کو صرف کیا ایکدن نہایت یا ہوش
زار زار روتے تہے اور نہایت عاجزی سے کہتے تہے کہ اے یزدان کام بخش ہبیرہ عاجز و بیکس نہایت گنہگار
اور شرمسار ہے تیرے عشق و محبت مین سوختہ اور تیری یاد مین شکستہ تیری رحمت پر چشم اومید دوختہ ہے

اوسکو عفو کرے اور ترحم وستاری سے بخشدی اوسے خضوع اور خشوع کیحالت مین غیب سے ایک آواز جانفواز پیدا ہوئی کہ اے ہبیرہ ہماری درگاہ سے مایوس ہو ہمنے تجہکو بخشا تمکو مناسب ہے کہ حذیفہ کے پاس جاکر نعمت بیعت وارادت سے مشرف ہووے آپ یہہ مژدہ جانفزا سنکر خوش و خورم حضرت حذیفہ مرعشی کی خدمت مین آئے حضرت نے کمال مہربانی سے بیعت اور نعمت سے سرفراز فرمایا آپ حضرت حذیفہ کی صحبت کی برکت سے ایک ہفتہ مین فائز المرام ہوئے بعد ایک سال کے خرقہ خلافت زیب بدن کیا تب خواجہ حذیفہ نے فرمایا کہ اے ہبیرہ اس خرقہ درویشی کی آبرو یہی ہے کہ تم اپنے پیران عظام کی عادت اور خصائل میں صرف اوقات کرو اسوقت غیب سے آواز آئی کہ اے ہبیرہ ہمنے تمکو اپنے مقبولون سے کیا۔ جب سے آپ مرید ہوکر خلعت خرقہ سے سرفراز ہوئے تب سے تمک اور شکر کو آشنا کام و زبان نہ کیا آپ مستجاب الدعوات اور تجرید مین یگانہ آفاق تہے **نقل ہے** کہ خواجہ ہبیرہ نے فرمایا کہ جب مین نے خرقہ پہنا ارواح پاک سرور کائنات علیہ افضل الصلوات اور دیگر بزرگان اور اہل یقین موجود تہین ہر ایک مجہکو دعا خیر دیتے تہے اور مین خوف خدا سے گریان ولرزان کہ خدایا درویشی بہت سخت اور دشوار ہے دیکہئے مین کسطرح عہدہ برآ ہوتا ہون مینے آج خرقہ فقر پہنا ہے ایسا نہ ہو کہ کل کیدن محشر مین روبرو پیران عظام کی مجہہ رسوائی اور ندامت ہو۔ **نقل ہے** کہ آپ اسقدر گریہ وزاری کرتے کہ کثرت ریاضت سے لوگون کو آپکی ہلاکت کا خوف ہوتا شدت گریہ مین بعض اوقات آپکی آنکہون سے خون جاری ہوتا۔ ایک دن منادی نے آپ کو غیب سے بشارت دی کہ اے ہبیرہ ہمنے تمکو بےحساب بخشدیا اور اعلے علیین مین تیرا مقام ہے تب آپکو وہ نسبت کامل عطا ہوئی کہ جو آپ سے بیعت کرتا ولی کامل ہوجاتا اور جو شخص اپنے مدعا کے لئے دعا کراتا حضرت ہمین توجہ سے اوسکا مطلب بہت جلد حاصل ہوتا اور آپنے فرمایا ہے کہ درویشون کے لئے اس آیۃ کا جو سورۃ یونس مین آئی ہے خیال کرنا بہت ہی تاثیر کرتا ہے مگر چاہئے کہ اس مین تدبر اور تفکر کرے تو مرد کامل ہوجاوے اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ (تا) لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ سوائے اسکے نہین کہ مثال زندگانی دنیا کی مثل پانی کے ہے

کر اوتارا ہمنے اوسکو آسمان سے پس مل گئی ساتھہ اوسکی روئیدگی زمین کی اوس چیز سے کہ کہاتی ہیں لوگ
اور چارپائے اتا ہا واسطے قوم کے کہ فکر کرتے ہین مولف کہتا ہے کہ مین نے مولانا محمد عبد القادر ہوگلوی سے
اس آیت کے معنے اور تقریر پوچھی مولانا موصوف نے اسطرح ارشاد فرمایا کہ اس آیت مین حق تعالے نے حیات
دنیاوی کو بارش باران کے ساتھہ تشبیہ دیکر بعد اوسکے لفظ یتفکرون کو جسکے معنے یتقیسون انفسا ہوسکتے
کی ہین ذکر فرمایا کہ لوگ اپنی اپنی حیاتونکو مثل مائِ انزلنا کے غیر ثبات سمجہکر فانی جانین ۔ بقاء کا دم نہ
بہرین بلکہ یتفکرون کی تفکر اور تدبیر اور تعقل مین اسطرح غوض کرین کہ لفظ حیوۃ ۔ حیو سے مشتق جسکے
معنے زندگی کے ہین اور اوسکی صفت الدنیا مشتق ہے دنو سے جسکے معنے نزدیکی کے ہین اور دنیا مونث
اسم تفضیل ادنی کا ہے پس اس سے زندگانی کا زوال بہت ہی سرعت سے ہونا ثابت ہے ۔ جیسا بارش
سکے پانی کے اختلاط سے زمین کی سبزیات اور نباتات اور بقولات وغیر ذالک بنتے ہین اور تازگی پاتے ہین
اوسیطرح ہے قولہ تعالے نفخت فیہ من روحی کی تاثیر کے اختلاط سے آدمیون کی قالبین بنتی ہین
اور تازگی پاتے ہین اور جیسی سبزیات سریع الزوال ہین ویسی آدمیونکی حیات بہی سریع الزوال ہے
اور اسی بات کیطرف اللہ تعالے نے بقولہ یتفکرون اشارہ فرمایا ہے یا فقط کماءٍ انزلناہ من السماء
کی حکمت الٰہیہ کیطرف ارشارہ فرمایا ہے اسطرح سے کہ لفظ سماء مشتق ہے سمو سے جسکے معنے بلندی کے ہے
تا فوق الارض کا نام اوس سے بیان ابر مراد ہے کیونکہ آسمان اور زمین کی کشش اور جذب کی خاصیت سے
زمین سے ابخرے حادث ہوکر فوق کیطرف صعود کرتے ہین اُسی ابخرے سے ابر پیدا ہوتی ہین اور اونسے
بارشین برستی ہین اور بارشون کی اختلاط سے سبزیات وغیرہ سبز ہوتے ہین اور اُنسے خلائق کی غذا مین پیدا
ہوتی ہین اور اُنسے خون اور خون سے منی اور منی سے پیکر انسانی بن جاتے ہین اوسیطرح مرد اور عورت کی
اختلاط اور کشش کی خاصیت سے بمضمون فلینظر الانسان مما خلق خلق من ماءٍ دافق یخرج
من بین الصلب والترائب حرارت بدنی کی ابخرے صلب اور ترائب کیطرف صعود کرتے ہین اونسے
منی انزال ہوکر عورت کی رحم جاکر پیکر انسانی ہوتے ہین اسی بات کیطرح اللہ تعالے نے ارشارہ فرمایا ۔

اُنتے کلام ہگلوے۔ نقل ہے کہ عمر شریف خواجہ حذیفہ کی ایکسو بیس سال کی ہوئی باوجود پیرسالی اور بزرگی کے بہی ہر روز دو مرتبہ کلام اللہ شریف ختم کرتے تہے کبہی وضو آپکا بجز ضروری حاجات کے نہ ٹوٹتا تہا نقل ہے کہ ایک دن کسی مال دار نے ایک ہزار دینار لاکر سامنے رکہے اور عرض کی کہ یا خواجہ اسکو قبول فرمائیے آپ مطلقہ اہل دل کو دیکہہ کر بیہوش ہوگئے جب آپکو ہوش آیا تو حاضرین نے باعث تغیر حال دریافت کیا فرمایا کہ جس غریب طالب محبوب وجویائے مطلوب کے سامنے کوئی شئے نامرغوب مانع حصول مطلوب آئے تو وہ خیال ناکامی سے اوس وبال جان کو دیکہہ کر کیونکر نہ ڈر جاوے کسطرح ہوش نہ کہو بیٹہے۔ بلکہ ایسے وقت اگر وہ شخص مر جاوے تو کیا عجب ہے درویش کو زر و سیم سے کیا علاقہ کونسی نسبت ہے فقیر وہی ہے کہ سوائے فقر کے کسی نوع کا سرمایہ نہ رکہے ورنہ سزاوار فقیری کا نہیں پہر فرمایا اعوذ باللہ من الدینا و اہل الدینا و من الشیطان الرجیم وفات شریف آپکی ساتوین شوال ۲۵۲ ہجری کو ہوئی مرقد منور آپکا بصرہ مین ہے آپکی عمر ایکسو بیس سال یا ایکسو تیس سال کی تہی ہکذا فی شجرۃ الانوار ؂

۵

آن ہمیشہ خواجۂ عالی مکان	شد چو از دنیا بفردوس برین
رحلتش زاہد کریم آمد عیان	وصل او کامل امین الدین بود

بیان اندکے حالات شیخ المشائخ حضرت خواجہ ممشاد علوی دینوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آپکا نام نامی حضرت ممشاد اور لقب کریم الدین تہا آپ حافظ قرآن محبوب یزدان تہے آپنے شیخ جنید بغدادی و احمد ابو الحسین و ابو شیبان رویم بن زید سے فیضان حاصل کرکے حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ البصری کی خدمت مین پہونچکر بیعت وارادت سے مشرف ہوکر خرقہ خلافت حاصل کیا تہا معروف کرخی سے ہمیشہ آپ مجالست رکہتے اور ایک طرح سے سلسلہ آپکا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اور ماسوائے اُنکے اکثر بزرگون سے آپنے استفاضہ حاصل کیا تہا مرید ہونے کے پہلے تیس برس تک ریاضت اور مجاہدے مین

مشغول رہتے اکثر ساتوین روزہ افطار فرماتے اور نہائیت خشکی دہن مین ایک جرعہ پانی + اور ایک خرما
پر اکتفا کرتے ہمیشہ روزہ رکھتے بلکہ خورد سالی مین بہی ونکو دودہ نہ پیتے۔ **نقل** ہے کہ حضرت مبادی الحال
مین بڑے مالدار تہے جسوقت محبت یزدانی جاگزین دل صفا منزل ہوئی تمام مال و متاع خدا کی راہ مین صرف
کرکے متوکل ہوگئی کوئی شے اپنے پاس نہ رکہی یہان تک کہ ایک ذرہ کا آرزوقہ بہی نرکہا اور متوجہ بیت اللہ
شریف ہوکر جناب باری مین عرض کی کہ یارب مجہکو سوا تیرے اور کس کی ساتہہ سروکار نہین جیتراہل عیال
تیرے بندے ہین اونکی خبرگیری تیرے حوالے ہے تو اونکے رزق کا کفیل ہے مجہے کیا فکر ہے۔ ابہی یہہ کلام
زبان پر ہی تہا کہ غیب سے ایک آواز آئی کہ جب تونے مجہہ پر سہارا کیا تیرے عیال کا مین کفیل حال ہون خاطر
جمع کرکے سیدہی راہ چل۔ ممشاد اس کلام سے شادکام ہوکر خدا پر بہروسا کرکے بیت اللہ شریف کیطرف
روانہ ہوئے اور اوس متبرک مکان مین پہونچکر مشغول طاعت و عبادت ہوئے تو ایک دن مراقبہ مین تہے کہ ایک
شخص سر پر خوان رکہکر خواجہ کے سامنے آیا اور ادب سے تسلیمات بجالایا خواجہ نے پوچہا کہ تو کون ہے اور کیا لایا ہے
جواب دیا کہ مین مردان غیب سے ہون خدا تعالے کے حکم سے آپکے متعلقین کے لئے یہہ نعمت خدا داد اور یہہ
پیغام لایا ہون کہ آپ عبادت خدا کی اطمینان سے کرو آپکے عیال و اطفال کا رزق خدا تعالے نے اپنے
نعمت خانہ غیب سے نہائیت وسعت اور کثرت سے مقرر فرمایا ہے آپ شکر باریتعالے کا ادا کرکے پہلے سے زیادہ
ریاضت اور عبادت مین مصروف ہوئے فقر و فاقہ مین نہائیت خوشی سے بسر کرتے لباس پیوند دوختہ اور
کہنہ پہنکر صرف اوقات کرتے رہتے اور خوف خدا سے لرزان و گریان رہتے شدت گریہ سے بیہوش ہوکر دیر
مین ہوشیار ہوتے اسی حالت مین اکثر حضرت خضر علیہ السلام خواجہ کے پاس آکر جلیس صحبت ہوتی ایکروز
خواجہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یا حضرت مین خدا سے خوف کرتا ہون اور عشق حقیقی
مین اپنا جان و دل جلاتا ہون آخر میرا انجام کیا ہوگا اور یہہ بیم و ترس کیون مجہہ پر طاری ہوتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ اے علو تیرا انجام نہائیت بخیر ہے تو اہل اللہ سے ہے جسپر خداوند کریم کی نظر محبت ہوتی ہے اسکو اپنے
جلال اور عظمت کا ڈر عطا کرتا ہے اور اپنی دام الفت مین مبتلا کرتا ہے مگر اب چاہیئے کہ کسی کامل سے بیعت کر

خواجہ نے کہا کہ ایسے حضرت ایسا بزرگ کامل کہان ہے حضرت نے فرمایا کہ اس زمانہ کا قطب یگانہ حضرت
امین الدین ابی ہبیرہ ہے جسپر اوسکی نظر پڑتی ہے وہ ولی کامل ہو جاتا ہے تو بہی اسطرف رجوع کر خواجہ علو ممشاد
حضرت ہبیرہ بصری کی خدمت مین آئے اور زمین خدمت کو بوسہ دیا حضرت ہبیرہ نے فرمایا کہ اے علو خداوند عالم
ہر روز تیری ترقی اور علو مرتبت کرے مین نے جناب الہی مین استدعاء کی ہے کہ تو میرے بعد میرا جانشین
اور خلیفہ راستین ہووے بعد مرید ہونے کے خواجہ علو تفرید و تجرید مین بے نظیر ہوئے آپ پر تمام اسرار مکشوف ہوئے
جب زہد و ریاضت آپ کی درجہ کمال کو پہونچے تب خواجہ ہبیرہ نے علو ممشاد کا ہاتھ تہامکر فرمایا کہ رب علو کو
مقام اعلی فقر پر فائز المرام کر بمجرد استماع ارشاد خواجہ پر بیہوشی طاری ہو گئے اور ہوش آئی اسطرح چالیس مرتبہ
یہی حالت طاری ہوی پہر خواجہ ہبیرہ نے خواجہ ممشاد کو لعاب دہن اپنا چٹایا جب خواجہ ہوش مین آئے
تو حضرت ہبیرہ نے فرمایا کہ اے ممشاد تو نے اس عالم مین اپنے مطلوب کو معائینہ کیا خواجہ نے ادب سے جواب دیا کہ یا حضرت
مینے بہت ہی مجاہدہ اور مراقبہ کیا مگر یہ جلوہ جو ایکدم مین یہان دیکہا آگے کبہی نہین دیکہا ہے اوسوقت پیر
روشن ضمیر نے اپنا خاص خرقہ اور اسم اعظم جو سینہ بسینہ جناب سرور کائنات سے انکو ملا تہا ممشاد علو کو
عنایت کرکے اپنا جانشین کیا نفحات الانس اور سبیل لاقطاب مین آیا ہے کہ حضرت فرمایا
کرتے تہے کہ خداوند عالم نے عارف کی ستر مین ایک آئینہ رکہدیا ہے جب معاینہ کرے جلوہ یزدانی نظر آوے اور جو
شخص خدا کے دوستون کی دوستی کا منکر ہو کم سے کم عذاب اوسکا یہ ہے کہ ہرگز اوسکو نہ دین جو وہ رکہتا
تہا اور نیز اپنے فرمایا ہے کہ اہل دنیا کے مطلوب اور مستعمات سے دل کو پاک رکہتے کو اہل دل فراغت کہتے ہین اور
توکل اوسے کہتے ہین کہ جس شے کی نفس خواہش کرے اوس سے اعراض کیا جاوے اور فرمایا ہے کہ جمع اسکا نام ہے
کہ خلق کو توحید مین جمع کرے اور جو تفرقہ شریعت سے معلوم ہو اوسکو اوسی مین متغرق کرے اور حکماء نے
خاموشی سے حکمت پائی ہے اور فرمایا ہے کہ تصوف ایک صفائی اسرار ہے اور موافق رضائے خدا عمل کرنا
اوسکا مدار ہے اور اپنے فرمایا ہے کہ چالیس برس سے مجہکو بہشت معہ جمیع نعماء بنظر منظوری دکہلاتے ہین
مین مفت ہی اوسپر توجہ نہین کرتا **نقل** ہے ایک دن آپ دولت سرا سے باہر نکلے تو کتا بہونکتا ہوا

ایکو ملا اپنے لا الہ الا اللہ فرمایا کُسن نے الفور مرگیا۔ نقل ہے کہ شیخ عبد اللہ الطاقی فرماتے ہین کہ
مین نے محمد بن خفیف سے سنا کہ کہتے تہے کہ ایک دن بیتے خواجہ ممشاد علو کو دیکہا کہ آپ نے کہڑے ہوکر آسمان
کیطرف ہاتھ اوٹہائے اور کہا یا مقلب القلوب اوسی وقت آسمان نیچے اوترا اور خواجہ کے سر کے پاس
آکر پہٹ گیا اور خواجہ اوس شگاف آسمان مین چلے گئے۔ اپنے فرمایا ہے تصوف مستغنی رہنا ہے اور بیکار
اور بے سود چیزون سے اعراض کرنا۔ نقل ہے کہ وقت واپسین خواجہ کے ایک شخص نے کہا کہ اے
خواجہ لا الہ الا اللہ زبان سے کہو خواجہ نے دیوار کیطرف رخ پہیر کر کہا کہ مین نے آپ کو تیری
طاعت مین فانی کردیا اوس کی خبر ایسے ہے جو اسوقت دیکہا اور کسی نے آپسے پوچہا کہ خواجہ اتنی
عبادت و طاعت پر خدا نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ارشاد ہوا کہ جنت با ہزار نعمت چالیس برس
سے میرے سامنے موجود ہے مین اوسکو نہین دیکہتا مشہور ہے کہ مشاہیر خلفاء آپکے تین ہین خواجہ ابو اسحاق شامی
حضرت ابو عامر د خواجہ شیخ اسود دینوری جو صاحب سلسلہ ہے سہر وردیون مین ہین ۱۴ محرم الحرام ۲۹۹ ہجری
کو اپنے اس دار ناپائیدار سے طرف دار القرار کی رحلت فرمائی مرقد منور آپکا معلوم نہین ہوا

شیخ عالی علو دینوری | یافت چون زین جہان بخلد مکان
سال ترحیل حضرت ممشاد | زاہد دین علو عالی دان

شیخ المشائخ سر سلسلہ چشتیان خواجہ خواجگان حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رضی اللہ تعالے عنہ

لقب آپکا شریف الدین اور نام نامی ابو اسحاق ہے آپ صاحب کشف و کرامات اور مستند اولیائے باصفا
تہے اپنے وقت مین بے نظیر و ممتاز مصاحبت رجال الغیب سے خلوت پر دانہ تہے۔ ملاقات خلائق سے
دستکش صحبت صلحا سے دلخوش فقر و امادت یگانہ آفاق۔ طاعت و عبادت مین یکہ و طاق تہے
خرقہ فقر کا آپنے حضرت قطب الواصلین خواجہ ممشاد علو دینوری سے پایا ہے سیر الاقطاب مین ہے کہ آپ فرط

مجاہدہ سے چھٹے ساتوین دن روزہ افطار کرتے اور آپ فرماتے تھے کہ جو لذت بھوکہ مین پائی ہے کسی شئے مین نہین پائی ہے آپ جب افطار کرتے ۔ لقمہ سے زیادہ تناول نہ فرماتے مرید ہوتے وقت اپنے چالیس روز استخارہ کیا آخر آواز آئی الواسحاق ہمارے خاص الخاص مخلص کا مرید ہوبہہ سنکر خواجہ الواسحاق مرشد الوقت مرجع الکل خواجہ علو ممشاد کے پاس بارادہ بعیت حاضر ہوئے خواجہ ممشاد نے اوس قد سے نہاد کو گلے لگایا اور کہا کہ مین نے یہہ دعا کی ہے کہ تو ولی کامل ہو اور نیز فرزند مرید نیز سب روئیش کامل ہون پہر مرید کرکے خلوت مین بٹھا کر ارشاد فرمایا کہ فقر و فاقہ اور ریاضت و مجاہدہ اختیار کر خداوند عالم کا ذکر و فکر ہر وقت دل و زبان پر متمکن رکھہ خواجہ الواسحاق حسب ارشاد خواجہ علو ممشاد سات برس تک عبادت و ریاضت مین مصروف رہے چنانچہ سات سات روز کے بعد خواجہ ممشاد کو ندا ہاتف غیب سے معلوم ہوا کہ الواسحاق کامل مرتبہ اعلےٰ پر ہو نچگیا اب اپنا خاص خرقہ پہنا کر اوسکو خلیفہ اور جانشین بناؤ اسیوقت خواجہ ممشاد نے الواسحاق کو خرقہ خاص سے سرفراز فرماکر اپنے سجادہ پر بٹھایا۔ اسحالمین غیب سے آواز آئی کہ اے الواسحاق تجہکو ہمنے قبول کرکے یگانہ آفاق کیا چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا کہ اکثر لوگ آپکی برکت ارشادات سے منزل مقصود کو پونچے۔ آپ ہی سے آغاز سلسلہ حضرات چشت کا ظہور مین آیا اور یہہ خاندان عالی آپکے بعد بلقب چشت ملقب ہوا۔

جواہر فریدی مین لکہا ہے کہ جب خواجہ الواسحاق اپنے پیر عدیم النظیر کے پاس بغداد شریف مین پونچے تو خواجہ ممشاد نے اپکا نام پوچہا خواجہ الواسحاق نے جواب دیا کہ مجہکو الواسحاق چشتی کہتے ہین اوسوقت حضرت خواجہ ممشاد نے فرمایا کہ تم خواجہ چشت ہو اور اہل چشت تمہارے قدوم کی برکت سے مشرف باسلام ہوکر فائز المرام ہونگے پس خواجہ بروقت بنوبتیت خلافت اپنے پیر سے رخصت لیکر مع حشم و خدم مقام چشت مین آئے جو ماوراءالنہر خراسان مین ایک قریہ ہے چونکہ خواجہ ممشاد نے فرمایا تہا کہ چشت مثل چاشت کے روشن ہوگا قدرت الہی سے ایسا ہی ظہور مین آیا کہ یکے بعد دیگرے سوائے آپکے چار ولی کامل خلافت کبرے و نعمت عظمیٰ کے مالک ہوے ایک خواجہ الواحمد مرید و خلیفہ آپکے دوسرے

خواجہ ابو محمد ان خواجہ احمد ہین خواجہ ناصر الدین خواجہ ابی یوسف جو ہین خواجہ مودود یہ پانچون اولیا
باکرامت درجہ بدرجہ قایم مقام وخلیفہ یکدگر ہوئے ہر شخص کے مرید و خلیفے بیشمار ہوئے انہین حضرات کا نام شہرہ
خواجگان چشت ہے اور جو کوئی ان سے ارادت او ربیعت حاصل کرتا ہے چشتی کہلاتا ہے سیر الاقطاب
مین ہے کہ خواجہ ابو اسحاق سماع بہت سنا کرتے تھے کوی متشرع آپ پر مجال اعتراض نہ رکہتا تہا۔ کوئی نہ کہتا تہا
کہ آپ سماع کیون سنتے ہین حاضرین مجلس بہ برکت اجلاس مبارک کیفیت وجد و ذوق کامل اوٹہا لیتے بلکہ بعد
شرالت مجلس حضور کوئی شخص الودہ معصیت نہ ہوتا اور بتاثیر مجلس سے در و دیوار متواجد ہوتے۔ جو مریض آپکے
مجلس مین حاضر ہوتا صحیح و سالم ہو جاتا دنیا دار غافل آپکے جلسہ مین نہ آسکتا اگر احیانًا محفل خاص مین کوئی
دنیادار آجاتا بہ یمن توجہ آپکی تارک دنیا ہو کر داخل حلقہ ارادتمندان ہو جاتا کسی شخص نے آپ سے پوچہا کہ یا حضرت
آپ دنیا دارون کو مجلس خاص مین کیون نہین آنے دیتے آپنے فرمایا کہ دنیادار کثیف الطبع کج نہاد اور اہل
معرفت تارک دنیا لطیف القلب پاک نہاد پس اجتماع ضدین ممتنع اور محال ہے۔ سماع کی استماع کے لئے
اجتماع برادران متحد الطبع شرط ہے کہ الفقراء کنفس واحد اسبات پر دلالت کرتا ہے پس سب درویش
الکمل ایک نفس فراہم ہوتے ہین اور یہ تمام متوجہ الی اللہ ہو کر ہر کوی محبوب حقیقی کے تصور مین جان
کہپاتا ہے تب سماع سے ہر ایک پر کشف اسرار ہوتے ہین اور ہر ارباب سماع روشن ضمیر ہوتے ہین پس ایسی مجمع
پاک مین اور خلل اندازون کا کیا کام اور جب آپ مجلس سماع مقرر فرماتے تو دو تین دن پہلے اصحاب مجلس اور
یاران سماع کو مطلع کرتے اور قوالون سے توبہ کراتے اور خود طی کا روزہ رکہتے **نقل** ہے کہ ایک سال برسات
نہ ہونے کے سبب سے سخت قحط سالی ہوئی مخلوقات گہبرائی بادشاہ معہ اکابر و ائمہ عصر حضرت کی خدمت مین بطلب
استمداد حاضر ہوئے اور بنہایت لجاجت اور عاجزی سے اپنا مطلب بیان کیا حضرت خواجہ نے اسیوقت قوالون کو
طلب کرکے مجلس سماع کی طیاری کی مگر فرمایا کہ بادشاہ وقت ہماری مجلس سماع مین نہ آوے اگرچہ بادشاہ
نے بوسیلہ جمیلہ بعض صلحاء کی مجلس شریف مین حاضر ہونے کی تمنا اور آرزو ظاہر کی مگر قبول نہ ہوئی حضرت
خواجہ نے فرمایا کہ اے بادشاہ اگر تم محفل مین شریک ہوگے تو سماع کا اثر مفقود ہو جائیگا اور تلف مقصود

بارش نہ ہوگی بہتر یہہ ہے کہ اپنے مقام پر عنایت ایزدی کی انتظار مین بیٹھکر دیکھو کہ پردہ غیب سے کیا رحمت ظاہر ہوتی ہے انشاء اللہ تعالے خاطر خواہ پانے رہیگا۔ آخر بادشاہ حسب الحکم آپ کے اپنے مکان پر منتظر نزول رحمت الٰہی نامتناہی جا بیٹھا ادرادہر مجلس گرم ہوئی اور حضرت کو حالت وجد مین گریہ شدید لاحق حال ہوا ناگہان ایک ابر بدرار نمودار ہوکر ایسا برسنے لگا کہ کشت از روے تشنہ لبان بالوسی دم بھر مین سیراب و پر آب ہوگئے اور تمام خلق آسودہ دل ہوکر خواجہ مستجاب الدعوات کیطرف متوجہ ہوئی دوسرے دن اکثر عمائد شہر اور بادشاہ وقت حاضر مجلس خواجہ ہوے اسوقت خواجہ شدت سے گریہ وزاری کرنے لگے اور جملہ حضار ہمراہ خواجہ کے رونے لگے بادشاہ نے عرض کی یاحضرت آپ کیون اسقدر گریہ وزاری کرتے ہین آپنے فرمایا کہ مین اسخوف سے روتا ہون کہ خدا جانے مین کس گناہ کی عقوبت مین گرفتار ہون کہ بادشاہ وقت باربار میری مجلس مین آتا ہے اور مجھکو صحبت صلحاء اور فقراء سے نکسو کرتا ہے۔ مین خوف کرتا ہون کہ مبادا میرا حشر اہل دنیا کے ساتھہ ہو۔ یہہ کہکر نعرہ مارا اور بیہوش ہوگئے۔ جب ہوشیار ہوئے تو یہ دعا زبان پر لائے اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین اور فرمایا اے پروردگار مین محض بے کس ہون اور مسکینون کو دوست رکھتا ہون میرا حشر بھی اسی زمرہ مین ہو۔ یہہ حال دیکھکر خلیفہ ناکام اور نادم ہوکر اپنے مکان کو روانہ ہوا مشہور ہے کہ جب حضرت خواجہ دنیادار کو دیکھتے معاً زبان پر لاتے کہ اتوب من کل المعاصی والمناھی **نقل** ہے کہ جب خواجہ کسی سفر کو جاتے چشم زدن مین کیساہی دور دراز مقام ہوتا پہنچ جاتے خداوند عالم نے عجب عظمت وکرامت خواجہ کو عنایت فرمائی تھی کہ جس کا شمہ بھی بیان نہین ہوسکتا۔ **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ بابرکت ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ ہجری کو اس جہان فانی سے رحلت فرمائی عالم جاودانی ہوئے مرقد مبارک آپکا ملک شام شہر عکہ مین ہے۔ زبان زد عام ہے کہ آپکی مزار گوہر بار پر ہر شام کو غیب سے چراغ روشن ہوتا ہے اور کچھہ باد و باران سے اوس مشعل نوری کو ضرر نہین پونچتا ہے۔



شیخ ابو اسحاق شامی پیر چشت | شد ازین دنیا بجنت شاد کام
وصل پاکش ہست قطب العاشقین ۳۲۹ | ہم ابو اسحاق محبوب انام ۳۲۹

بیان حضرت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان خواجہ ابی احمد ابن فرسنافہ چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام نامی آپکا ابو احمد ابدال ہے اور لقب قدوۃ الدین ہے ولادت باسعادت آپکی تاریخ ششم ماہ رمضان المبارک سنہ ۲۶۰ ہجری خلیفہ معتصم باللہ کے خلافت کے زمانہ مین ہوئے آپ سلطان فرسنافہ امیر العمائد چشت کے صاحبزادہ تھے نسب شریف آپکے حضرت امام حسن بن امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضہ سے ملتی ہے اسطرح سے کہ ابو احمد ابن سلطان فرسنافہ ابن سید ابراہیم ابن سید یحییٰ ابن سید ناصر الدین ابن سید حسن ابن سید مجد والمعالی ابن سید عبد اللہ ابن سید حسن مثنی ابن سلطان العارفین امام حسن رضہ ابن حضرت امام الدین اجمعین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ نفحات الانس مین ہے کہ سلطان فرسنافہ کی ایک ہمشیرہ نہایت عابدہ وصالحہ عفیفہ مکرمہ تھین کبھی کبھی حضرت ابو اسحاق چشتی انکے گھر قدم رنجہ فرما کر طعام نوشجان فرماتے ایک دن خواجہ ابو اسحاق نے فرمایا کہ اے عفیفہ ہمکو بشارت ہوئی ہے کہ تمہارے بہائی سلطان فرسنافہ کے گھر ایک فرزند فرد یگانہ قطب زمانہ پیدا ہوگا تمکو لازم ہے کہ جب وہ پیدا ہو اوسکی پرورش مین نہایت احتیاط کرکے نگاہداشت کرو۔ کوی شے مکروہ یا مشتبہ اوسکو ہرگز نہ دینا سلطان فرسنافہ کی بی بی صاحبہ حاملہ تھین اور خواجہ ابی احمد والدہ کے پیٹ مین تھے اوسی روز سے حسب الارشاد خواجہ ابو اسحاق کے سلطان فرسنافہ کی ہمشیرہ صاحبہ نے سلطان فرسنافہ کی بی بی صاحبہ کی بہت احتیاط رکہنی شروع کی سوائے اور احتیاطون کے ایک یہہ احتیاط کی کہ آپ خود چرخہ کاتکر سوت فروخت کراکے اوسکی قیمت سے قوت بسری اپنی بہاوج کی کرتین اور کبہی لقمہ مشکوک نہ کہانے دیتین جب خواجہ ابو احمد پیدا ہوئے تو آپکی پہوپہی صاحبہ نے آپکی پرورش کی حفظ اور نگاہداشت مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جب کبہی حضرت ابو اسحاق شامی سلطان فرسنافہ کے گہر تشریف لاتے ا آپکو والدہ ماجدہ کی گود مین دیکہکر فرماتے کہ یہہ لڑکا بڑا خدا رسیدہ کامل ہوگا خاندان چشت اوسکے سبب سے نہایت عظمت پائیگا حالات عجیبہ اور کرامات غریبہ اس سے ظہور مین آئینگی چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا۔ **نقل** ہے کہ ایکدن خواجہ ابو احمد حضرت

ابواسحاق کی مجلس سماع مین سات سال کی عمر مین آئے حضرت ابواسحاق کی نظر کیمیا اثر علین ذوق اور
وجد کیحالت مین آپ پر پڑی خواجہ ابواسحاق نے فرمایا کہ اے ابواحمد مجلس مین آو خواجہ ابی احمد حسب الارشاد پیر
روشن ضمیر کی مجلس سماع مین آئے توفیق ایزدی اور عنائت الٰہی سے جملہ اسرار صوری اور معنوی
آپکے لئے مکشوف ہوگئی اور رمندات فقر و حقیقت و معرفت آپکو ظاہر ہوگئی کہ خدا رسیدگان منزل حقائق آپ
کے کشف و دقائق سے حیران ہو جاتے تھے تیرا برس کی عمر مین آپ مرید ہوئے اور ایسی ریاضت اور مجاہدت اختیار
کی کہ ساتوین روز افطار اور تجدید وضو کرتے۔ اور مثل اکابر اسلاف غذا مین نہائت قلت کرتے کثرت گرسنگی سے
نہائت نحیف ہوگئی۔ کہ لوگ آپکی صورت دیکھکر ڈر جاتے **نقل** ہے کہ جب حضرت ابواحمد ابدال بیس برس کے
ہوئے تو ایک روز اتفاقیہ اپنے والد ماجد سلطان فرسافہ کے ہمراہ شکار کے لئے کوہستان کیطرف جاتے تھے قضاً
آپ والد ماجد سے جدا ہو کر ایک ہولناک جنگل مین رہگئے کیا دیکھتے ہین کہ وہان چالیس شخص رجال الغیب
ایک پہاڑ کے پتھر پر کھڑے ہین اور خواجہ ابواسحاق شامی اونمین موجود ہین چونکہ ابواحمد حضرت خواجہ ابواسحاق
کو پہچانتے تھے دیکھتے ہی تعظیم کے لئے گھوڑی کی پیٹھ سے اوتر کر حضرت کیخدمت شریف مین حاضر ہوئے اور قدم
قدم بوسی کی تمام ہتھیار اور اسواری وغیرہ کو چھوڑ کر ایک خرقہ پشمین زیب تن کر کے خواجہ کی دائمی حضوری
اختیار کی۔ ہرچند سلطان فرسافہ اور اونکے خدمتگاروں نے آپکی جستجو بے انتہا کی مگر آپکا سراغ نہ پاکر مایوس
ہو کے گھر مین چلے آئے۔ آخر چند روز کے بعد ایک شخص نے خبر دی۔ کہ مین نے خواجہ ابواحمد کو فلانی جگہ خواجہ
ابواسحاق کے ساتھ دیکھا ہے۔ سلطان فرسافہ نے کچھہ آدمیونکو اپنے فرزند کے واپس لانیکے لئے روانہ
کیا آخر وہ اشخاص حضرت ابواحمد ابدال کے پاس جاکر بہت ہی سمجھانے لگے مگر خواجہ ابواحمد نے اپنے خیال سے
منہہ نہ پھیرا یا اور آٹھہ برس حضرت خواجہ ابواسحاق کیخدمت مین رہکر دولت فیوضات صوری و معنوی سے
مالامال ہوئے اور مجاہدت و ریاضت کر کے منصب خلافت پر فائز ہوگئے خرقہ درویشی کا حاصل کیا اور خواجہ
نے آپکو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اور ارشاد کیا کہ اے ابواحمد تو میرا فرزند ہے مجھکو جو نعمت اپنے پیران عظام
سے ملی ہے وہ سب تیرے سپرد کرتا ہون۔ اور ابواحمد ابدال کا ہاتھہ پکڑ کے روبقبلہ کھڑے ہو کر دعا

کی ناگہان غیب سے آواز آئی کہ اے ابواسحاق ہمنے ابواحمد کو مقبول کیا بلکہ جو اوسکی صحبت یافتہ اور ارادت
آوردہ ہونگے اونکو بہی اپنا دوست کیا سیر الاقطاب مین آیا ہے کہ بعد وفات حضرت ابواسحاق
کے خاندان چشت حضرت شیخ ابواحمد چشتی کی ذات بابرکات سے منور ہوا۔ آپکی کرامات و مجاہدات کی
گنجایش تحریر پذیر نہین آپ مکاشفات اور مشاہدات مین اولیاء کبار کے پیشوا ہوئے ہین۔ خواجہ ابواسحاق
نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کر کے اپنا خلیفہ اور جانشین بنایا اور نام آپکا ابدال مقرر کیا **نقل** ہے کہ خواجہ
ابی احمد ابدال سماع بہت سُنا کرتے تہے اور حالت ذوق سماع مین جسپر آپکی نظر پڑتی وہ شخص کامل بانسبت
ہو جاتا اور جو کافر آپکی مجلس مین آتا مسلمان ہو جاتا جو مریض آپکے سامنے آتا تندرست ہو جاتا اور وقت
سماع آپکی پیشانی ایسی پرضیا اور نورانی ہوتی کہ رات کو اوسکی روشنی لوگون کو معلوم ہوتی اور اطراف
وجوانب کے لوگ دوڑے ہوئے جوق جوق آپکی خدمت بابرکت مین حاضر ہوتے یہ حال دیکھکر اکثر علماء
عصر کو حسد آپ سے نفاق وعناد ہوا اوسحالت مین آپ فرمایا کرتے تہے استغفر اللہ متعیذا بہ
من حسد یسد باب الانصاف ویرد عن جمیل الاوصاف اور آپ فرمایا کرتے تہے کہ حسد اوسکو کہتے
[یا مطلق زوال چاہتے]
ہین کہ آدمی غیر کی نعمت کا زوال چاہئے اور تمنا کرتے کہ وہ مجہکو ملے خواہ اوسکو ملے یا نہ ملے اور وہ سخت مرض ہے
کہ نیکیونکو کہاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کہاتی ہے چنانچہ یہ مضمون حدیث شریف مین وارد ہے اور بس کرتا ہے
حاسد کے لئے قولہ تعالے ومن شر حاسد اذا حسد سورۃ فلق کے آخری آیت مین حق تعالے حاسد
کی طرف شر کو نسبت کیا ہے اور اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امر کیا ہے کہ اوس سے پناہ مانگے تو حسد کی کونسی
برائی اور مذمت اس سے زیادہ ہوگی اگرچہ آپ حاسدون کے حسد کیطرف بالکل خیال نہ فرماتے لیکن حسد ایسی بلائی
سخت ہے کہ جسکو لگتی ہے اوسکو اوصاف جمیلہ سے پہیر دیتی ہے علماء عصر نے چشت کے دو سردار کہ جنکا نام نصیر
اور امیر عادل تہا جو حضرت ابواحمد ابدال کے رشتہ دار تہے اونکو اوس بات پر آمادہ کیا کہ سماع کے باب مین ابواحمد
ابدال کو ہمارے ساتھ مناظرہ کراوے۔ اگر وہ حق پر ہے تو اپنی راہ پر رہے اگر خلاف پر ہے تو اوسکو مزاحمت شدید کر کے
شغل سماع سے باز رکہے۔ آخر امیر عادل و نصیر نے مجبوراً کسی شخص کو خواجہ کے بلانے کے لئے بہیجا۔ خواجہ اس ماجرے

آگاہ ہوکر اپنا خاص خرقہ پہنکر گہوڑے پر اسوار ہوکر اپنا ایک خادم ناخواندہ ہمراہ لیکر امیر عادل و نصیر کی بارگاہ کیطرف روانہ ہوئے اگرچہ امیر کی مجلس مین اوس نواح کے بیشتر زبردست عالم موجود تہے اور امیر کو اوادہ اس بات پر کر رکہا تہا کہ خواجہ ابی احمد ابدال کی تکریم و تعظیم نہ کیجاوے لیکن جسوقت خواجہ ابی احمد تشریف مجلس مین لائے اوسوقت امیر عادل اور امیر نصیر معہ تمام اراکین دربار تعظیم خواجہ کے لئے کہڑے ہوگئے امیر دونے خواجہ کا استقبال کرکے صدر مجلس پر بٹہایا۔ علماء اور فضلاء نے آپنے مشکل سوالات خواجہ کے پیش کئے حضرت خواجہ نے اپنے ناخواندہ خادم کو جواب دینے کے لئے ارشارہ فرمایا چنانچہ صاحبدل نے ہر ہر مسئلہ کا جواب موافق آیات و حدیث بیان کیا کہ کسیکو مجال دم و نقص کی نہ رہی پہر خادم نے دو ایک امر مخاطبین سے دریافت کئے اوسمین سب مباحثین عاجز و خاموش ہو رہے آخر سب نے ایکزبان ہوکر کہا کہ ہم لوگ علوم ظاہری کے عالم مین اور خواجہ فی الحقیقت رموزات خفی کے مالک ہین خواجہ کے ساتہہ ہماری گفتگو محض قصور فہم پر مبنی تہی پہر سب لوگ قدمبوس ہوکر طالب عفو تقصیر ہوئے۔ حضرت خواجہ نے سب کی تقصیر معاف فرمائی وہ لوگ سب حلقہ ارادتمندون مین داخل ہوئے امیر عادل و امیر نصیر نے اپنی بے اعتدالی کا عذر بیان کرکے بہت متاع و درہم و دینار حضرت کے پیشکش کئے مگر ہمت خواجہ کی اوس طرف بالکل مصروف نہ ہوئی پہر خواجہ دولتخانہ کیطرف تشریف لے آئے اور دن بدن ولائت آپکی ترقی پر ہونے لگی خواجہ سری سقطے اکثر آپکی صحبت مین شریک مجلس سماع ہوکر مستفیض ہوا کرتے حضرت خواجہ دن کو تین ختم کلام اللہ شریف کے کیا کرتے اور رات کو دو مرتبہ ختم کرتے اکثر فضلائے عصر اور علماء دہر آپکے عجیبہ حالات دیکہکر متحیر رہتے اور جو کوئی آپکے چہرے مبارک پر نظر کرتا ولی کامل ہوجاتا جبین مبارک تہا بہ ہیبت روشنی کے سبب سے کسی کی نظر نہ جمتی تہی۔ مولانا عبدالرحمن جامی نفحات الانس مین فرماتے ہین کہ سنہ ۲۸۹ ہجری کو خواجہ ابی احمد نے اپنے والد ماجد سلطان فرسافہ کے خم خانہ مین جاکر تمام خم و سبو توڑ دالے سلطان فرسافہ نے غصہ سے نہایت تنگ ہوکر ایک بڑا بہارا پتہر خواجہ کے سر مبارک پر پہینکا خداوند حقیقی کی عنایت سے وہ سخت پتہر ہوا مین معلق رہگیا آپکے سر تک نہ آسکا سلطان فرسافہ اس مشاہدے سے متحیر ہوا اور آپ صاحبزادہ

جاں بحق رجعت کے ہاتھ پر توبہ کر کے فائز المرام ہوا **نقل** ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ راہ طے کرتے ہوئے کسی
کفار مومن آزار کے ملک مین وارد فرماتے ہوئے اوس ملک کے لوگون کا یہہ حال تہا کہ جو مسلمان اونکے ملک مین
جاتا وہان کے لوگ اوس مسلمان کو پکڑ کر آگ مین جلاتے جب خواجہ کامل النسب اوس طرف سے گذرے تو گروہ کفار نے
آپ سے پوچہا کہ تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ الحمد للہ گمان تمہارا درست ہے مین مسلمان ہون اونہون نے کہا کہ ہم مسلمان
کو بار آگ مین جلاتے ہین اور یہہ بات ہمنے امتحان کے لئے مقرر کی ہے یعنے اگر آگ مین جلانے سے اوسکو کچہہ نقصان ان
پونہچے تو وہ خاصہ مسلمان ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر مسلمان صدق دل سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پڑہے ہے آگ اوسپر اثر نہین کر سکتی پس اون شریرون نے آگ جلائی اور حضرت ابو احمد ابدال کو اوسمین داخل ہونیکا
ارشارہ کیا حضرت ابدال اوسمین داخل ہو کے مصلا بچہا کر نماز مین مصروف و مشغول ہو گئے فوراً آگ بجہہ گئی آپکا
رونگٹا بہی میلا نہ ہوا۔ کفار بدبال یہہ حال دیکہکر حضرت ابدال کے پاؤن پر گر پڑے اور تمام زمرہ اشرار صدق
دل سے مشرف باسلام ہوئے قریب دس ہزار آدمی تہے از انجملہ ایکسو آدمی حضرت بابرکت کیخدمت مین ہکر ولی کامل
ہوا اور باقی آدمی حسب فرمودہ خواجہ اوسی شہر مین رہے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ اوناسی آدمیونکے
ساتہ دریا کے کنارے بارادہ عبور تشریف لے گئے وہان کشتی موجود نہ تہی ہمراہیون کو فرمایا کہ سب ہمارے پاس آکر
آنکہ بند کر لو بحفاظت حافظ حقیقی پار اوتر جائینگے متابعین حسب الارشاد خواجہ دریا مواج مین اوتر پڑے اور
باطمینان تمام پار اوتر گئے کسی کے پاؤن بہی نہ بہیگے۔ دوسری طرف آسانی سے جا پونہچے اسوقت چوبیس کافر یہہ
حال کرامت ابدال کا دیکہکر مشرف باسلام ہوئے اور ہمراہ خواجہ کے دریا کے پار اوتر گئے اور پہر بہ برکت فیض و
ارادت خواجہ ہر شخص حصول قبول پر فائز ہوا +

وفات شریف آپکی بروایت مختارہ صاحب **نفحات الانس** اور **جواہر فریدی** وغیرہ غرہ جمادی الثانی
سنہ ۳۵۵ ہجری کو واقعہ ہوئے عمر شریف آپکی ۹۵ سال تہی مرقد مبارک قریہ چشت مین زیارت خلائق ہے۔
واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

شیخ بو احمد ولی دو جہان   گفت دل وصلش ولی میر جہان ۳۵۵

نورِ چشم مصطفےٰ و مرتضےٰ نبیرِ سید زندہ دل صاحب عطا

حالات شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی محمدؒ ابن احمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعد وفات حضرت خواجہ ابی احمد ابدال کے مسند خلافت اور رشادت کو خواجہ ابو محمدؒ ابن خواجہ ابی احمد چشتی نے
مزین اور منور فرمایا آپکا لقب ناصح الدین تہا۔ آپ اپنے والد بزرگوار سے تمام صفات مین مماثل اور متشاکل تہے
اطوار و کردار شائستہ اور اوضاع و افعال بائستہ سے بہرہ ور تہے ولائت و کرامت گویا آپکے ہمزاد تہے والدہ کے
پیٹ سے آپ ولی کامل عالم شہود مین آئے تہے خجستہ صفات گرامی اوقات عالی فطرت والا منزلت صاحب
نسبت باعظمت تہے ولادت باسعادت آپکی عاشورے کی رات کو ۳۳۱ ہجری کو ہوئی آپکے پدر بزرگوار نے اوسی رات
کو خواب مین دیکہا کہ حضرت رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو احمد خوش ہو کہ تمہارے گہر مین فرزند
قطب زمانہ پیدا ہوا۔ اوسکا نام ہمارے نام پر رکہنا اور اوسکو ہمارا سلام کہنا جونہین آپ خواب سے ہوشیار ہوئے آواز مبارک کیا دی
کی سُنی یعنے آپکے یہان فرزند دلبند پیدا ہوا ابہی خواجہ ابو محمد کو غسل ولادت نہین دیا گیا تہا کہ اپنے
سات مرتبہ بلند آواز سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہا۔ پہر خواجہ ابی احمدؒ نے تجدید وضو کر کے فرزند
کا مونہہ دیکہکر السلام علیک فرمایا اوسکا جواب وعلیکم السلام سنا پہر خواجہ ابو محمدؒ نے فرمایا یا شیخنا ما رویائک
ہٰذِہِ اللیلۃ اوسوقت خواجہ ابی احمدؒ نے فرزند کے کانون مین پیام و سلام خیر الانام کا بیان کیا خواجہ ابی محمد نے
سجدہ شکر ادا کیا حضرت ابو احمد نے بہی سجدہ شکر کر کے دعا کی کہ خداوندا میرے فرزند کو ذی رتبہ اور ولی کامل اور
اپنی جناب مین مقبول کر غیب سے آواز آئی کہ اے ابی احمدؒ تیری دعا قبول ہوئی اور تیرا فرزند ہمارا مقبول ہوا
حضرت کے والدہ ماجدہ ارشاد فرماتی تہین کہ جب ابو محمدؒ چار ماہ میرے پیٹ مین تہا تو آواز کلمہ طیبہ مجہکو آتی
تہی مین نے اپنے خاوند ابو احمد ابدال سے یہ حال بیان کیا انہون نے فرمایا تجہکو بشارت ہو کہ تیرے بطن سے فرزند
عالیقدر محبوب خدا ولی باصفا پیدا ہوگا۔ ایک روز اوسی آوان مین حضرت ابو احمد اپنی بی بی صاحبہ کے
پاس بیٹہے تہے ناگاہ بی بی صاحبہ کے پیٹ کیطرف دیکہکر آپنے فرمایا السلام علیک یا ولی اللہ و خلیفے

اوسکا جواب پیٹ کے اندر سے بعبارت غیر مفہوم معلوم ہوا بی بی صاحبہ نے حضرت ابی احمد ابدال سے کہا کہ ابھی بچہ پردۂ غیب مین ہے آپنے فرزند سے کیونکر تعبیر کی معلوم نہین کہ لڑکی ہو یا لڑکا۔ آپنے جواب دیا کہ مجھے خداوند عالم نے پہلی ہی بشارت دی ہے کہ تیرے گہر مین پسر نیک اختر ولی کامل حمیدہ فضائل پیدا ہوگا اور مینے لوح محفوظ پر بھی یہہ ہی لکھا دیکھا ہے آخر شب عاشورے مین آپ پیدا ہوئے اون دن کو اپنی والدہ ماجدہ کا دودہ نہ پیا گہر والون نے آپکے والد ماجد کو خبر کی اونہون نے فرمایا کہ یہہ لڑکا مادرزاد ولی ہے متابعت انبیا اور اولیاء کی کرتا ہے اس سبب سے دن عاشورے کے دودہ نہین پیتا۔ جب آپ اڑہائی برس کے ہوئے تو غذا کم کہاتے تہے آپکی والدہ نے یہہ حال حضرت خواجہ ابدال سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ خوف کی بات نہین ہے درویشونکی عادت کم کہانا ہے اور یہہ فرزند ابہی سے کم کہانیکی عادت کرتا ہے **نقل** ہے کہ آپ تہوڑے ہی دنون مین قرآن شریف پڑہ کر علوم دین سے بہرہ یاب ہوئے چار برس کی عمر مین نماز جماعت کیساتھہ پڑہنا شروع کی جب سات برس کے ہوئے تو گوشۂ تنہائی مین بیٹھے اور جو کچھہ زبان سے فرماتے وہی ہوتا خلائق بیشمار آپکی طرف رجوع لائی آپکے پاس جو حاجتمند آتا اپنی مراد پاتا جو کافر آپکے سامنے آتا فوراً مسلمان ہو جاتا۔ الاقطاب مین ہے کہ ایام طفولیت مین آپ ایکدن مکتب کو جارہے تہے کہ راستہ مین خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی خواجہ خضر نے فرمایا کہ اے ابو محمد تجھکو بشارت ہو کہ مین خدا تعالے کے حکم سے علم ظاہری اور باطنی تجھے سکہانے آیا ہون پس حضرت خضر علیہ السلام نے آپکو اسم اعظم سکہایا۔ اوسوقت خواجہ ابو محمد کو اسرار باطنی منکشف ہوگئے تب ابو محمد گہر مین چلے آئے آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ اے نور چشم آج کیا سبق پڑہا۔ اپنی تختی دکہاؤ اور سبق سناؤ خواجہ ابو محمد نے جواب دیا کہ میرا سبق تختی اور کتاب سے مجدا ہے یہہ سنکر آپکی والدہ ماجدہ نے قرآن شریف سامنے کرکے فرمایا کہ پڑہو آپنے فرمایا کہ قرآن شریف اپنے پاس رکہو مین حفظ سنا دیتا ہون۔ پہر خواجہ ابو محمد نے سارا قرآن شریف سنا دیا والدہ ماجدہ نے شکر باریتعالی کا ادا کیا۔ **نقل** ہے کہ ستر اسال کی عمر مین جناب خواجہ ابی احمد ابدال نے آپ کو خرقۂ درویشی پہنا کر خلیفہ اور جانشین اپنا کرکے مواعظ و نصایح کرکے نہایت تاکید سے فرمایا کہ فقر و فاقہ کو بغایت عزیز رکہنا اور درویشی کو غنیمت جاننا فقیرون کی صحبت اختیار کرنا غرض آپنے موجب ارشاد

حضرت والد ماجد خواجہ ابی احمد ابدال ایسی ریاضت شاقہ اختیار کی کہ کئی برس تک چشت نہین سوتے اور
کوئین مین نماز معکوس ادا کی تہوڑے سے دلون مین آپ بڑے کامل ولی اومید گاہ خلایق ہوتے بارہ برس تک
ایک حجرہ مین آپنے اعتکاف کیا ساتوین روز ایک خرمہ سے افطار فرماتے دوسری کوئی چیز نہ کہاتے **نقل ہے**
کہ بیس برس تک آپکا وضو نہین ٹوٹا قبول عام ایسا تہا کہ چشت مین کوی بیدین نہ رہا۔ ما ورا النہر اور چشت
خراسان مین اسلام کا ڈنکا بج گیا جو مسلمان پاس حاضر ہوتا صاحب کشف ہو جاتا۔ اور آپکے والد بزرگوار نے آپکو
اپنا خلیفہ کیا جب آپکی عمر چوبیس برس کی ہوئی تو حضرت خواجہ ابی احمد ابدال کا انتقال ہوا آپ قایم مقام انکے
ہوئے اکثر بادشاہ و امراء درویش و فقرا ہر قسم کے لوگ آپ کیخدمت مین آکر اپنی اپنی مراد کو پہونچے ہین۔
نفحات الانس میں لکہا ہے کہ جب سلطان محمود بن سبکتگین بغزوہ سومنات بر ہندوستان مین آیا اسوقت غیب سے خواجہ
کو ہدایت ہوئی کہ ہمراہ سلطان محمود کے جہاد دیاری اسلام کیلئے ہندوستان کو جائین اسوقت عمر آپکی ستر برس
کی تہی۔ خواجہ ممدوح ایک جماعت فقرا کے ساتھ متوجہ ہندوستان ہوئے اور حربگاہ مین پہونچکر کفار پر جہاد مین
مقاتلہ کرنے لگے ایک روز کافرون کے سخت حملہ نے مسلمانون کو پسپا کر کے تنگ کیا مسلمان نہایت پریشان
ہونے لگے اوسوقت خواجہ ابو محمد نے اپنے مرید محمد کاکو۔ کو جو چشت مین تہا یاد فرماکر ارشاد کیا کہ اے کاکو جلد
آکر کافرون کو پسپا کر اور زیر کر اسوقت محمد کاکو موجود ہوئے اور کافرون پر قتال شروع کیا با امداد الہی
مسلمانون کو نصرت اور کافرون کو شکست ہوئی جسوقت خواجہ نے اپنے مرید محمد کاکو بلایا اسوقت وہ چشت مین
غضبناک جوش و خروش مین پہر رہے تہے لوگون نے پوچہا کہ اے محمد کاکو کیا کرتے ہو۔ فرمایا کہ کافران ہندوستان کو
قتل کرتا ہون جب سلطان محمود بدستیاری و مددگاری ظاہری و باطنی کافرون پر مظفر و منصور ہوا تو
خواجہ سے عقیدت اور ارادت و چندان زیادہ لایا اور اپنا سر خواجہ کے قدمون پر رکہا **جواہر فریدی**
مین لکہا ہے کہ خواجہ کی ایک ہمشیرہ عفیفہ نہایت پارسا نا کتخدا چالیس برس اونکی عمر تہی چرخہ کات
کر وجہ حلال سے قوت بسری کر کے رات دن ریاضت و عبادت مین مصروف رہتی تہین حضرت خواجہ از راہ
کشف اونسے فرماتے تہے کہ تمسے ایک فرزند صالح محبوب خدا پیدا ہوگا چونکہ ولادت فرزند بے زوج غیر ممکن ہے

اس لئے آپ اوسسے فرماتے تھے کہ تم اپنا عقد کرو وہ بسبب احتیاط اور بے تعلقی کی راضی نہ ہوتی تھیں آخر الامر
خواجہ نے اپنے والد ماجد ابی احمد ابدال کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین کہ اے ابو محمد تم اپنی ہمشیرہ کی شادی
ایک سیدزادہ شافلان کی ولائت کے باشندہ کے ساتھ جسکا نام سید محمد سمعان ہے کر دو اُس قدر بہاد کو اپنے
پاس بلالو۔ اور اپنے صاحبزادے کو بہی خواب مین معاقدت کے لئے فہمائیش کی وہ بہی حسب الارشاد پدر بزرگوار
راضی ہو گئے جب خواجہ ابو محمد بیدار ہوئے اسیوقت ایک خط محمد سمعان کو اس مضمون کا لکہا کہ بعد حمد خداوند و
نعت رسول صلعم تم بمجرد معائنہ تحریر ہذا کے اس طرف روانہ ہو اگر ایک کفش پاؤن مین و ہان پہنو تو دوسرے
یہان آکر پہنو یعنے اگر کہانا وہان کہاؤ تو پانی اس جگہہ آکر پیو والسلام نامہ نامی کو قاصد کے ہاتھ دیکر روانہ کیا
قاصد نے شافلان مین پوچہکر سید محمد سمعان کو اپنے دروازے پر دیکہا کہ ایک کفش زیر پا ہے اور دوسرا پاؤن برہنہ
قاصد نے خط دیا تو اونہون نے مضمون خط کو دیکہہ کر فرمایا بسم اللہ مین بیٹہے ہی طیار ہون فرادسی صورت سے روانہ
ہو گئے۔ جب خواجہ ابو محمد سے ملاقات ہوئی تو آپ اونکو دیکہہ کر بہت خوش ہوئے اور دو ایک دن کے بعد اپنی
ہمشیرہ صاحبہ کا عقد ازدواج محمد سمعان کے ساتھہ کر دیا۔ چنانچہ اونکے یہان فرزند ارجمند تولد ہوا خواجہ نے
اُنکا نام ابو یوسف رکہا اور خواجہ ناصر الدین لقب اونکا مقرر کیا۔ اور اپنے فرزندی مین لیکر تربیت و تعلیم فرمائی
اور تعلیم علوم ظاہری کے بعد خلافت صوری و معنوی اور علم باطنی سے سرفراز فرمایا نفحات الانس مین لکہے
کہ خواجہ ابو محمد نے ساٹھہ برس کی عمر مین اپنا نکاح کیا اولاد آپ کی لڑکپن ہی مین وفات پا گئی ہے خواجہ ابو
یوسف کو اپنے فرزندی مین لیکر تربیت ظاہری و باطنی مین بہت کوشش فرمائی اور اونکو اپنا قائم مقام و جانشین کیا
اور اوسی کتاب سے منقول ہے کہ اوستاد مردان برح ساکن قصبہ سنیمان سے کہ خواص مرید و خلیفہ حضرت خواجہ کے تہے
اور ہمیشہ با وضو رہتے تہے اور خواجہ کے استنجا کے لئے کلوخ اپنے رخسارون پر صاف کرتے اور خواجہ کے وضو کا
پانی حاضر رکہتے تہے اونکو حضرت خواجہ نے خلافت دیکر وطن کو رخصت کیا اونہون نے گذارش کی کہ مین آپکی
مفارقت کی طاقت نہین رکہتا ہون خواجہ نے فرمایا کہ تم اپنے وطن کو جاؤ۔ اور ہم ہر حال مین ہر جگہہ تم
سے ملاقات جسمی و روحی کرتے رہینگے چنانچہ خواف فرماتے ہین کہ مین چشت مین اپنے خواجہ باکرامت کا جمال جہان آرا

بچشم ظاہر دیکھتا تھا اور اشتیاق کے وقت مفارقت کے پردے درمیان سے اوٹھ جاتے تھے۔ منقول ہے
کہ منجملہ آپکے خلفاء کے تین خلیفے ایسے ہیں جنکو قطب الاقطاب کہنا چاہیئے اول آپکے ہمشیرہ زادہ خواجہ ابو یوسف
بن سید محمد سمعان جو بعد آپکے قائم مقام اور آپکے جانشین ہوئے جن سے سلسلہ چشتیہ جاری رہا۔ دوسرے محمد کاکو آپ
بان ساکن چشت تیسرے استاد مردان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آپکی عمر شریف ستر برس کی تھی وفات شریف خواجہ
ابو محمد کی چہارم جمادی الاخری ۴۱۱ سنہ چار سو گیارہ ہجری کو واقعہ ہوا مرقد منور آپکا چشت شریف میں حضرت
ابی احمد کے پاس ہے خلائق زیارت کرکے فیضان حاصل کرتے ہیں اور سید الاقطاب میں ۴۲۱ سنہ چار سو اکیس
ہجری لکھا ہے لیکن پہلی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب خزینۃ الاصفیا میں آپکی تاریخ
اسطرح لکھی ہے

بو محمد پیر برنا و پیر — محرم حق واقف سر خدا
وصل او آمد محمد یار حق — رحلتش فرما محمد پیشوا ۴۲۱

بیان حضرت شیخ المشائخ ناصر الحق والدین حضرت خواجہ ابو یوسف بن سید محمد سمعان چشتی رضی اللہ تعالے عنہ

آپکا اسم شریف ابو یوسف اور لقب ناصر الدین تھا آپ خواجہ ابو محمد کے بھانجے تھے اور محمد سمعان شافلانی کے
فرزند تھے جب خواجہ ابو یوسف چھتیس برس کے ہوئے تو آپکے ماموں ابو محمد آپ کو خلیفہ اور قائم اپنا کرکے راہی
ملک عدم ہوئے بعد وفات خواجہ ابو محمد کے سجادہ طریقت و شیوخیت نے آپ کی ذات برکات سے تقویت
ظاہری و باطنی حاصل کرکے سرفرازی پائی۔ آپکا سلسلہ آبائی کرام بمطابق روایت صاحب جواہر فریدی
یہہ ہے ابو یوسف بن محمد سمعان بن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید حسین بن سید عبد اللہ علی اکبر بن امام حسن
عسکری بن امام علی تقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا۔ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام
محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام الثقلین حضرت حسین بن امام الدین وامیر المومنین علی ابن ابیطالب

رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین۔ **نقل** ہے کہ خواجہ ابو یوسف نے جب اپنے ماموں خواجہ ابو محمد کے نزدیک بہ
ارادہ مرید ہی حاضر ہو کر اونکے قدمون پر سر رکھا اسوقت خواجہ ابو محمد نے نہایت مہربانی اور الطاف سے
آپکو ملقب ناصر الدین ملقب کر کے فرمایا کہ ناصر الدین علم خدا ادراک سے باہر ہے مگر جسکو اللہ تعالےٰ عنایت
فرماوے اوسکو ملتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء پہر خواجہ ابو یوسف نے حضرت سے کوئی مشکل سوال
توحید کے مسئلون کے کر کے جواب باصواب پایا۔ اور صدق عقیدت سے مرید ہوئے حضرت خواجہ ابو محمد نے فرمایا
کہ اے ابو یوسف سات بار میرا نام لیکر آسمان کیطرف دیکھو خواجہ نے بموجب ارشاد تعمیل کی تو عرش معلےٰ تک
حجاب اوٹھ گئے پہر فرمایا کہ اے ناصر الدین اوسی طرح میرے نام سے زمین کو دیکھو وقت کا آور ہی ارشاد حالات
تحت الثریٰ تک مشاہدہ ہونے لگے پہر خواجہ ابو محمد نے اسم اعظم جو خواجہ خضر علیہ السلام نے آپکو بتایا تہا خواجہ ابو یوسف
کو سکہا کر اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر کر کے فرمایا کہ اے ناصر الدین لایجوز للشیخ ان یجلس علی سجادۃ
النھایۃ ویتقلد بسیف العنایۃ حتی یکمل فیہ اثنا عشرۃ خصلۃ خصلتان من اللہ تعالےٰ وخصلتان
من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وخصلتان من ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ وخصلتان من عمر الخطاب
رض وخصلتان من عثمان ابن عفان رض وخصلتان من علی ابن ابیطالب کرم اللہ تعالےٰ وجہہ فاما اللتان من اللہ
تعالےٰ ان یکون ستاراً غفاراً واما اللتان من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکون شفیقاً رفیقاً واما
اللتان من ابابکر صدیق رض ان یکون صادقاً مصدقاً واما اللتان من الفاروق رض اماراً نہاءً و
اما اللتان من عثمان بن عفان رض ان یکون طعاماً للطعام ومصلیاً باللیل والناس نیام۔ واما اللتان
من الامام علی رض ان یکون عالماً شجاعاً اے ناصر الدین خدا تعالےٰ نے تجہکو اپنے مقبولون کا منصب عنایت
کیا مناسب ہے کہ فقر وفاقہ اختیار کرو اور فقراء سے دوستی اور اتحاد رکہو کہ ہمارے مرشدان کامل کا یہہ ہی طریقہ ہے
خواجہ ناصر الدین نصائح حضرت کے قبول کر کے چار سال تک گوشہ عبادت مین مصروف ہوئے اکثر اوقات تین چار
روز کے بعد افطار کرتے تہے تین لقمہ سے زیادہ نہ کہاتے اور کپڑا پیوند لگا کر پہنتے اکثر سماع سنتے آپ کی مجلس سماع مین
بجز فقراء و صلحاء کوئی نہ آتا آپ فرمایا کرتے تہے کہ میری مجلس سماع مین اگر فاسق آوے تو صاحب نعمت ہو

اہل معرفت ہو جاوے اور صالحین کا تو کیا ذکر ہے۔ **منقول** ہے کہ حضرت شیخ شبلی اکثر اوقات آپکی مجلس سماع میں آکر ذوق سماع حاصل کرتے اور آپکے روئے مبارک کو دیکھکر وجد کرتے لوگوں نے کہا کہ یا شبلی تم خواجہ ابو یوسف کو دیکھ کر کیوں حالت وجد میں بیقرار ہوتے ہو اور سماع کیوں سنتے ہو فرمایا کہ میں خواجہ کے دیدار میں ایسا جلوہ دیکھتا ہوں اگر تم دیکھو تو بیقرار ہو جاؤ خدا تعالے نے رتبہ عظیم خواجہ ابو یوسف کو عطا کیا ہے +

منقول ہے کہ ابتداء میں خواجہ ابو یوسف کو قرآن شریف حفظ نہ تھا۔ آپ اسمیں مغموم رہتے تھے آخر ایک رات آپنے مرشد کامل خواجہ ابو محمد کو خواب میں دیکھا کہ وجہ ملال پوچھتے ہیں اپنے عرض کی یا حضرت قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا اس لئے دل پریشان رہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ سات مرتبہ الحمد پڑہو خواجہ حکم کے بجا لائے اسیوقت حافظ کلام اللہ شریف کے ہو گئے آپ ختم کرتے تھے نفحات الانس میں ہے کہ خواجہ بعد عمر پنجاہ سالگی کے چندروز قاضی ابی کی مزار کے نزدیک رہے قاضی ابی بڑے بزرگ تھے کچھ دنوں وہاں عبادت میں مصروف رہکر خواجہ ابو اسحاق شامی کی مزار پر انوار کے قریب رہکر عبادت وریاضت میں مشغول رہے۔ پھر آپکو منظور ہوا کہ زمین کے نیچے عبادتخانہ بنایا جاوے مگر بسبب صلابت زمین کے کندیدگی سے لوگ عاجز تھے اوسیوقت خواجہ نے آپ کدال اوٹھا کر تھوڑی ہی دیر میں اوس مقام کو درست کر لیا چنانچہ ابتک وہ مقام زیارتگاہ خلائق ہے بارہ سال تک وہیں آپنے ریاضت میں وہ ولولہ وبیخودی ومحویت عشق خدا حاصل کیا اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وضوء کرتے میں چند ساعت آپ غائب ہو جاتے تھے اور پھر اپنی جگہہ پر آکر وضو تمام کرتے تھے اوسی ہنگام میں حضرت عبداللہ انصاری نے آپسے ملاقات کی ہے خواجہ کا حال دیکھکر عبداللہ انصاری بہت خوش ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ چشتی ایسے صاحب تصرفات اور اہل کرامات ہونی چاہئیں سیر الاقطاب میں لکھا ہے کہ موسم گرما میں حضرت خواجہ چند رفقاء کے ساتھ خانقاہ سے تشریف لاتے تھے راستہ کی گرمی وتپش سے سب بیتاب ہوئے آخر سب نے بے اختیار ہو کر استدعا کی کہ یا حضرت آپ توجہ فرماویں کہ اس جگہہ ایک چشمہ سرد پانی کا جاری ہو جاوے کہتے ہیں فی الفور اپنا عصا زمین پر مارا وہاں سے اسیوقت زمین شق ہو گئی اور پانی جاری ہوا۔ ہمراہیوں نے نہایت خوشدلی سے سیر ہو کر پیا اور وضو کر کے دوگانہ شکر ادا کیا۔ چنانچہ ابتک وہ چشمہ جاری ہے۔ گرمی میں نہایت سرد اور سردی میں

معتدل ہوتا ہے تپ والیکو اوسکے استعمال سے صحت ہوتی ہے، محتاجون کی دعا اس جگہہ قبول جناب ایزدی مین ہوتی ہے **نقل** ہے حضرت خواجہ کے دو صاحبزادے تھے خواجہ مودود و خواجہ ابوالفتح قائم مقام آپکے خواجہ مودود ہوئے وفات خواجہ ابو یوسف ناصر الدین کے بقول مراۃ العاشقین ۲۸ ماہ ربیع الآخر ۴۵۹ھ ہجری کو ہوئی اور **جواہر فریدی** اور سیر الاقطاب مین ۳ ماہ رجب المرجب ۴۵۹ھ کو وفات خواجہ کی لکھی ہوئی ہے، لیکن پہلی روایت قوی اور صحیح ہے خواجہ یوسف کا انتقال قائم بامر اللہ کی خلافت مین ہوا مزار شریف آپکے مقام چشت مین زیارت گاہ خلائق ہے **قول الجمیل** مین ہے کہ چشت ایک قریہ مبارک ہے درہ کوہ مین ہرات سے دو منزل پر واقعہ ہے نفحات الانس مین ہے، کہ خواجہ ابو یوسف اپنے فرزند خواجہ مودود کو قائم مقام اپنا کر کے ۸۴ سال کی عمر مین رحلت فرمائی خلد برین ہوئے۔

خواجۂ دین یوسف ثانی	مثل او مادر زمانہ نزاد
رحلتش شد عیان ز عارف حق	نیز یوسف ولی مادر زاد

۴۵۹ھ

بیان حالات شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الحق والدین مودود چشتی بن خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپکا نامی مودود اور لقب قطب الدین ہے، آپ خواجہ ناصر الدین ابو یوسف کے بڑے فرزند قائم مقام و جانشین اور خلیفہ ہین بعد وفات خواجہ ابو یوسف کے خاندان عالیشان چشتیاں کا خواجہ مودود سے متنور و متجلی ہوا آپ ولی مادر زاد ہین آپکے اقوال مبارک جملہ مشائخ کبار کے مسلمات سے ہین صلحائے عصر آپکے معتقد و محکوم تھے اکثر کبین ہی سے پیران با عظمت آپکے پاس احترام و عظمت مین صرف ہمت کرتے مشائخ وقت مین سے کوئی شخص ایسے خالق نہ تہا۔ اکثر مقاصد مشکل اور دقائق مالا ینحل آپ سے حل ہوتی تہی جو کوئی آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا کامیاب ہو کر منزل مقصود کو پہونچتا اقوال و افعال مین آپ اتباع شریعت غرا سے سر مو تجاوز نہ کرتے علوم ظاہر و باطن مین آپ نے اپنے وقت مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے۔ خرقہ خلافت اور ارادت کا اپنے

دو صاحبزادے تھے

والد ماجد خواجہ ابو یوسف سے حاصل کیا ہے سن ۴۳۰ ہجری کو آپ پیدا ہوئے ایام طفلی ہی سے مساکین و فقرا
اہل دل سے موافقت رکھتے تھے فقر و زہد و اتقا سے آپ کو سروکار تھا - سات برس کے سن میں قرآن شریف
آپ نے حفظ کر لیا تھا - علوم مروجہ میں آپ نے وہ کمال حاصل کیا تھا کہ پندرہ برس کی عمر میں کتاب منہاج العارفین
خواجگان کے حال میں آپ نے تحریر فرمائی ہے چوبیس برس کی عمر میں آپ اپنے والد ماجد کے قائم مقام اور خلیفہ ہوئے
اور گلیم درویشی پائی اور آپ کے والد ماجد نے خطاب فرمایا کہ اے مودود یہ خلعت عطیہ حضرت محمد مصطفے صلے
اللہ علیہ وسلم بخشیدہ حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کا ہے تجھکو سزاوار ہے کہ بعد اوڑہنے کے مطلب رب کے عبادت اور
ریاضت میں مشغول و مصروف رہے تجھکو لائق اور قابل دیکھکر امانت تفویض کرتا ہوں اور اسوقت اسم اعظم
حضرت خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا آپ کو عنایت کیا اوسکی برکت سے علوم ظاہری و باطنی پر آپکو عبور تام
ہوگیا بلکہ ہر شخص جلسہ میں آپ کے الا صاحب نعمت و کرامت ہوگیا فیض آپکا ایسا عام ہوا کہ لوگ چشت سے بلخ تک
دس ہزار خلیفہ آپ کے ہوئے ہیں اور لائق و اثق الارادت مریدونکا تو حصر و شمار نہیں جو شخص تین روز
خانقاہ میں رہتا اوسکا مطلب حاصل ہو جاتا جس کسیکو آپ کے مریدوں اور فرزندوں سے مہم پیش آتی آپ
کی ذات سے استغاثہ اور استمداد و طلب کرتا فوراً وہ مہم رفع ہو جاتی اگرچہ طالب مسافت دور و دراز پر ہوتا مگر آپ
تصرف سے وہاں پہنچ جاتے بلکہ بعد وفات کے بھی آپ کے تصرفات مریدوں اور فرزندوں میں آپ کے ظاہر ہوتے
رہتے ہیں آپ کی اولاد کثرت سے ایران و توران و ہندوستان میں صاحب کرامت و برکت ہے سیر الاقطاب
میں لکھا ہے کہ جب آپ کے والد ماجد نے انتقال فرمایا تو خواجہ مودود سجادہ نشین ہوئے اسوقت عمر آپ کی چوبیس برس
کی تھی شیخ الاسلام احمد النامقی جامی ابو نصر احمد بن ابو الحسن مشہور باحمد جام زندہ فیل نے بپاس حرمت خاندان
خواجہ عالی فطرت ارادہ کیا کہ ابھی خواجہ کمسن ہیں شاید بسبب خوردسالی کوئی نقص تکمیل استحکام مراتب اہل ارادت
میں رہ جاوے اس سبب سے آپ اپنے وطن جام سے ہرات میں تشریف لائے اوس جگہ کے خاص و عام آپ کے معتقد و مرید ہوئے
آپ کی ولایت کا شہرہ مشہور و دور و نزدیک ہوا تب شیخ احمد جام ہرات سے متوجہ زیارات چشت ہوئے [illegible]
خدمت میں جا کر گذارش کی کہ شیخ احمد جام آپ کے سلب اقتدارات کے لیے اس سامان کے ساتھ آتے ہیں حضرت خواجہ نے جائے

شکر تا لی کے بعد فرمایا کہ تمہارا زعم غلط ہے بلکہ شیخ احمد تائید نصرت اور اعزاز دینا و تحسین کے لئے آئے ہیں جب
شیخ الاسلام قریب ہوئے تو پھر کسی نے خبر پہونچائی کہ یا حضرت شیخ احمد جام مریدان کثیر کے ساتھ آپکو یا حضرت
خواجہ نے اس کلام پر بھی التفات نہ فرمایا اور کچھ تھوڑے سے مریدوں کے ہمراہ شیخ الاسلام کے استقبال کے لئے روانہ ہوئے
اسوقت شیخ الاسلام کو کسی نے خبر دی کہ خواجہ مودود آپ سے مقابلہ کرنیکو آتے ہیں شیخ الاسلام نے جواب دیا کہ
یہ بات بے اصل ہے خواجہ مودود چشتی اپنے مریدوں کے ساتھ ہمارے استقبال کے لئے آتے ہیں آخر حضرت خواجہ دریا
کی ایک طرف اور شیخ الاسلام دوسری طرف تشریف لائے فقط دریا دونوں حضرات کے درمیان حائل رہگیا شیخ الاسلام
شیر پر سوار تھے اور حضرت خواجہ دیوار پر سوار کر دیوار پر روان تھے شیخ الاسلام نے خدمتگاروں نے کہا کہ ہم تمہارے
پاس آویں یا تم یہاں آؤگے حضرت خواجہ نے فرمایا کہ تم یہاں دور سے آئے ہو اور ہم استقبال کے لئے قریب سے آئے ہیں ہم
ہی اوس طرف تمہاری ملاقات کو آتے ہیں پھر خواجہ باکرامت نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر اپنے ہمراہیوں سمیت
دریا میں قدم رکھا اور طرفۃ العین میں سب کے ساتھ مع الخیر اوسطرف جا پہونچے اور شیخ الاسلام نے ملاقات کی
شیخ الاسلام نے یہہ تصرف خواجہ کا دیکھکر ہمراہیوں سے فرمایا کہ خواجہ مودود پر خیال ہمارا ہے کہ اکمل الکاملین ہیں
پھر خواجہ نے فرمایا کہ آپ میرے مکان پر چلئے اور مزارات خواجگان عالیشان کی زیارت سے مشرف ہوجیئے۔
شیخ الاسلام نے فرمایا کہ آپ کی ملاقات مقصود تھی۔ اور زیارات خواجگان مرحوم کی اونکے ارواح سے ہمیں تصرف
سے ہر جگہہ میسر ہے یہہ کہہ کر دونوں حضرات نے مراجعت کی اور خواجہ علی حکیم کے مکان میں کہ شیخ احمد جام کا
معتقد تھا فروکش ہوئے اور خواجہ بھی ہمراہ تھے دونوں بزرگ تین دن تک وہیں مقیم رہے۔ بزم سماع منعقد کرکے
تواجد اور ذوق حاصل کیا قبل فروکش ہونے کے شیخ الاسلام سے خادم نے کہا کہ رخت خواب کس مکان پر لگایا جاوے
شیخ الاسلام نے فرمایا کہ ابھی صبر کرو ایک مہم درپیش ہے چنانچہ اوسکا ظہور یہہ ہوا کہ اہل نفاق نے بدطینتی سے
یہہ ارادہ کیا کہ شیخ الاسلام کو شہید کر ڈالیں اس ارادے سے بہت سے لوگ ہتیار بند سماع کی مجلس میں شیخ الاسلام
کے پاس آئے شیخ احمد جام نے اونکی طرف نگاہ غضب سے دیکھا وہ سب کے سب خوف سے تہرانے لگے اور خواجہ نے بھی
ان کوتہ اندیشوں کی طرف نظر عتاب [illegible] بیہوش ہوکر گر پڑے اور جسوقت تک دونوں حضرات

حالت لاحقہ سماع سے ہوشیار نہ ہوئے وہ سب نا کس بے حس و حرکت پڑی رہے جب سماع موقوف ہوا حضرت
خواجہ نے حال تمام و کمال شیخ الاسلام سے بیان کیا شیخ باعظمت و جلال نے یہہ ماجرا سنکر نہایت حلم و تمکین سے خواجہ کو
فرمایا کہ اے صاحبزادے ان لوگون نے اپنے عمل بد کی سزا پائی ہے اب انکو عفو کر دینا چاہئے خواجہ نے فرمایا کہ یہ لوگ
آپکے خطاوار ہین جب آپ معاف فرما دینگے تو مین بھی معاف کر دونگا الغرض دونون حضرات نے قصور عفو فرمایا
جو ہین دونون بزرگون نے یہہ کلام ارشاد فرمایا سب اشخاص ہوش مین آگئے اور شیخ کے قدمون پر گر پڑے
اور اظہار ندامت کے بعد توبہ کی بعد اسکے شیخ الاسلام آپنے خاندان کی خلافت و نعمت حضرت خواجہ کو
دیکر اپنے مقام کیطرف تشریف لے گئے۔ اور حضرت خواجہ مقام چشت مین چلے آئے وقت رخصت کے شیخ الاسلام نے
خواجہ کو فرمایا کہ علوم ظاہری کا بھی سرمایہ دانی حاصل کرنا تمہارے لئے ضروری ہے خواجہ نے بپاس نصیحت شیخ الاسلام
اوسی روز سے تعلیم علوم ظاہری مین کوشش کر کے تہوڑے ہی دنون مین تکمیل فرمائی بلخ و بخارا مین طالب علمی
کر کے چار سال مین دستار فضیلت باندہ کر اپنے مقام چشت مین جسکو اب شاہ فلاں کہتے ہین تشریف لا کر
باقی عمر کو ہدایت و ارشاد خلقت مین مصروف کیا مناقب مودودی اور سیر الاقطاب وغیرہ مین اسی طرح لکہا ہے
اور نفحات الانس مین دوسری طرح لکہا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ منقول ہے کہ جب خواجہ ہمراہی
شیخ الاسلام سے جدا ہوکر چشت کیطرف روانہ ہوئے راستہ مین ایکطرف سے آواز یا مودود یا مودود آپکے گوش زد
ہوئے آپنے اوس طرف جاکر دیکہا کہ ایک نابینا بحال بیقراری یا مودود یا مودود کہتا ہے آپنے فرمایا کہ اے بندہ
خدا یہہ آواز کیسی ہے اوس نے کہا مین بسبب ابتلاء بلا و رنج و تکالیف جناب باریتعالی مین مدت سے گریہ و زاری
کرتا تہا غیب سے ندا آئی کہ اے شخص اب سے تو یا مودود کا وظیفہ پڑہا کر مودود ہمارا محبوب ہے فلانے روز تیرے پاس
پہونچکر تیری نجات ہمسے طلب کریگا چنانچہ کئی روز سے یہہ نام میرا ورد زبان ہے آج وہ روز موعود ہے دیکہئے وہ
شخص کب آتا ہے یہہ حال سنکر خواجہ مودود نے فرمایا کہ اے شخص میرا ہی نام مودود ہے اوس نے نام مبارک سنکر اپنی
روشنی چشم کی استدعا کی آپنے دعا کر کے لعاب دہن اپنا اوسکی آنکہون مین لگایا۔ قدرت خدا سے اوسیوقت
بینا ہوگیا اور تمام تکلیفون سے نجات پائی اپنے والد ماجد کے سلسلہ کے سوا دوسرا سلسلہ آپکا یہہ ہے خواجہ مودود

خلیفہ احمد جام کے وہ خلیفہ ابو سعید ابو الخیر کے وہ خلیفہ عبد الرحمن سلمی کے وہ خلیفہ ابو القاسم نصر آبادی کے وہ خلیفہ شبلی کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے وہ خلیفہ سری سقطی کے وہ مرید و خلیفہ خواجہ معروف کرخی کے وہ امام علی موسی رضا وہ امام موسی کاظم کے وہ امام جعفر صادق کے وہ حضرت امام محمد باقر کے وہ حضرت امام زین العابدین وہ حضرت امام حسین رضہ وہ حضرت امام علی ابن ابیطالب کے وہ داماد و خلیفہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ایضاً خواجہ قطب الدین مودود چشتی خلیفہ احمد جام کے وہ خلیفہ امام علی موسی رضہ کے۔ آپ کے سلسلونکی تفصیل مناقب محبوبین مین مولانا نجم الدین چشتی نے بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ آپ کے دس ہزار خلفا ہے دس خلیفہ یا گیارہ بڑے کامل اور مکمل ہوئے ہین نام نامی انکا یہ ہے اول خواجہ احمد بن مودود دوئم خواجہ حاجی شریف سوئم شاہ سنجان رکن الدین محمود ساکن قریہ سنجان خواف چہارم ابو نصر شکیبان پنجم و باز زاہد ششم حسن تستمی ہفتم سبز پوش آذربائجانی ہشتم عثمان رومی جو بایزید کے سلسلہ کے بھی نامور بزرگ ہین نہم شیخ احمد بدرون دہم محمد ہشام یازدہم ابو الحسن بلخی مصنف تاریخ حالی وفات آپ کی بقول آداب الطالبین تیرہ رجب و بقول تیسری رجب و بروایتے بسوین رجب ۵۲۷ھ ہجری واقعہ ہوئی +

عمر شریف آپ کی ستانوے ۹۷ سال یا ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی تھی کذا فی مرات الاسرار و اقتباس الانوار و سفینۃ الاولیاء مرقد منور انکا چشت شریف مشاقلان ہے۔ مخبر الواصلین مین یہہ رباعی تاریخ وفات خواجہ مودود کی لکھی ہے

انکہ مودود چشتیش نام است ۔۔۔ گلشن چار باغ اسلام است

ہست تاریخ نقل آن مسعود ۔۔۔ کہ بجناب آب از مودود ۵۲۷

مفتی غلام سرور لاہوری

سرور اینچنو نامی گو ۔۔۔ سال تولید آنشہ مسعود

سال تاریخ رحلتش سرور ۔۔۔ ہست اہل یقین شہ با جود

خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

نام نامی آپکا شریف اور حاجی بحج بیت الحرام کے ادا کرنے سے آپکو کہا کرتے تھے - فریہ زندن کے ہین
آپکی ولادت باسعادت سنہ ۴۹۳ ہجری کو ہوئے اور زندن بفتح زا فارسی و سکون نون و فتح دال و سکون نون
ثانی ایک قریہ کا نام ہے بخارا کے متعلقات سے بکذا فی سفینۃ الاولیاء و شفاء العلیل اور سیر الاقطاب وغیرہ مین لکہا ہے
کہ خواجہ شریف زبدہ اولیا کرام مین علیم المثال و صاحب کمال تھے - خرقہ فقر و ارادت کا اپنے حضرت خواجہ
قطب الدین مودود چشتی سے پایا ہے سن بلوغ سے وضو آپکا سوائے متوضا کبہی شکست نہین ہوا - کپڑا پیوند لگا
کر پہنا کرتے - آپ ہمیشہ فقر و فاقہ کو دوست رکہتے تہے - اور جب فاقہ ہوتا تو سو رکعت نماز نفل شکرانہ ادا کر
کہ فقر و فاقہ انبیاء اور اولیاء کا طریقہ ہے - اگر فقر و فاقہ سے ملال ہو تو روز قیامت اوس گروہ سے خجالت
ہو گی - حضرت خواجہ مودود چشتی آپکے پیر نے آپکو بلقب نیر الدین ملقب کیا تہا - خزینۃ الاصفیاء مین ہے کہ
ایک فقیر کی سات لڑکیان تہین جب وہ جوان ہوئین وہ فقیر بسبب افلاس و تنگدستی کے بہت لاچار ہوکر حضرت
خواجہ نیر الدین حاجی شریف کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر گریان و نالان گذارش حال کرکے امیدوار
فراغی اور وسعت کا ہوا - خواجہ حاجی شریف نے فرمایا کہ اے درویش گو تو آج رنجیدہ ہے انشاء اللہ تعالے کل
تیرا سارا فکر و رنج راحت و آرام کے ساتہ مبدل ہو جاویگا اور تو کل فجر کو ہمارے پاس آنا فقیر آپ سے رخصت ہوا
راہ مین ایک یہودی سے ملاقات ہوئی اوسنے دریافت کیا کہ اے درویش تیرا کیا حال ہے درویش نے
کہا کہ میری سات لڑکیان بالغہ ہین مین اونکے فکر سے ملول ہون - آج خواجہ نیر الدین حاجی شریف کے
پاس شکایت لیکے گیا تہا اونہون نے کل کا وعدہ کیا ہے - دیکہا چاہیئے کل کو کیا ظاہر ہوتا ہے یہودی نے کہا کہ
خواجہ شریف مرد مفلس ہے اوسکے پاس کچہہ نہوگا اسلیئے کل کا بہانہ کرتا ہے اب تو اونکے پاس جا کر کہہ
کہ اگر آپنے کچہہ دینا ہے تو سات برس تک فلانے یہودی کی خدمت کرین وہ سات ہزار دینار دینے کا وعدہ
کرتا ہے درویش نے آکے خواجہ سے بیان کیا آپ اوسیوقت اوسکے ہمراہ یہودی کے پاس تشریف لے گئے -
یہودی نے کہا کہ اے خواجہ جو کچہہ آپسے اس درویش نے کہا ہے مجہے منظور ہے خواجہ شریف نے فرمایا کہ مجہکو بہی منظور
ہے اوسیوقت شہر کے قاضی کے روبرو تحریر کردی کہ مین بعوض سات ہزار دینار کے سات سال تک اُس

کیخدمت کرونگا اور سات ہزار دینار لیکر درویش کے حوالہ کئے اور یہودی سے فرمایا کہ جو خدمت تیرے
لائق ہے تجھیر سپرد کردے یہودی نے کہا کہ تم رات کو ہماری پاسبانی کیا کرو آپنے منظور کیا جب یہہ خبر خلیفہ
وقت کو پونچی اوس نے اوسیوقت ستر ہزار دینار آپکی خدمت بابرکت مین بھیجے اور کہلا بھیجا کہ سات ہزار دینار
یہودی کو دیکر آپ مخلصی حاصل کیجئے اور باقی خادمون کے خرچ مین صرف فرمایئے جسوقت وہ دینار ستر ہزار آپکے
پاس پونچے آپنے اوسیوقت فقرا اور مساکین اور مستحقون کو ایثار کردی۔ تب یہودی نے کہا کہ تجھیر سات ہزار دینار
دیکر آپ رہائی کرلیتے اس محنت پاسبانی سے آپکو نجات ملتی حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ترسا تو اس راز
سے آگاہ نہین ہے جو لطف اور راحت اس محنت اور مشقت مین ہے وہ دنیا کے راحت و آرام مین نہین ہے باری تعالیٰ شانہ
اس فقر و فاقہ کو دوست رکھتا ہے پس جس سے وہ راضی ہو وہی بات بہتر ہے معبود کی رضا ہر حال مین مطلوب ہے
یہہ کلمات موثر سنکر یہودی کا دل نرم ہوا تب یہودی نے گذارش کی کہ مین نے آپکو آزاد کیا حضرت خواجہ نے فرمایا
کہ تجھکو اللہ تعالیٰ دوزخ کی جلتی آگ سے نجات بخشیگا یہودی نے یہہ کلمہ آپ کی زبان دُر فشان سے سنکر فوراً صدق
دل سے کلمہ طیبہ پڑہکر دین اسلام کا قبول کیا اور حضرت سے بیعت کرکے عبادت الٰہی مین مشغول ہوا اور مجاہدہ اور
ریاضت کرکے خواجہ کی یمن و توجہ سے ولی کامل ہوا سفینۃ الاولیاء مین لکھا ہے کہ جب سلطان سنجر نے وفات
پائی تو ایک شخص نے اوسکو خواب مین دیکھکر دریافت کیا کہ تجھہ سے کیا معاملہ درپیش آیا سلطان نے کہا کہ
جسوقت فرشتے بموجب حکم کے دوزخ کی طرف لیجانے لگے تو خداوند تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ اسکو دوزخ مین مت
لیجاؤ کہ ایک دن مسجد جامع دمشق مین اسنے خواجہ نیر الدین حاجی شریف کی قدمبوسی حاصل کی تہی
اوسکی برکت سے ہمنے اسکو عذاب دوزخ سے نجات بخشی سیر الاقطاب مین ہے کہ آپ چالیس برس تک جنگل و بیابان
مین ہے خلائق سے تنفر رکہتے اور گوشہ نشینی کو دوست رکہتے اگر اشتہا غالب ہوتی تو بعد چار یا پانچ روز کے
میوہ صحرائی یا درخت کے پتے تناول فرماتے اور کبہی ساگ بے نمک کہا کر عبادت مین مصروف رہتے اور پسخوردہ آپکا
جو کوئی کہاتا مجذوب ہو کر تارک الدنیا ہو جاتا اور جسپر آپ کی نگاہ پڑتی وہ کامل ولی ہو جاتا۔ اکثر فقراء صلحاء
آپ کی مجلس سماع مین حاضر ہوکر فیضیاب ہوتے اور حالت وجد و ذوق مین نہایت گریہ و زاری کرکے بیہوش ہو

ہوجاتے تھے اور نماز میں بدرجہ کمال استغراق آپ کے عاید حال رہتا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی مجلس سماع
میں ذکر جل وعلا سے غافل رہے خام ہے اور عاشق وہ ہے کہ محبوب کا ذکر سنکر بےخود ہو جاوے ورنہ عاشق نہیں ہے
نقل ہے کہ جو کوئی محتاج یا فقیر آپ کے پاس آتا تو نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آتے اگر کوئی دنیادار خدمت میں
تو بہت کم التفات فرماتے اور نہ کبھی اہل دنیا کے یہاں تشریف لیجاتے اور فرماتے تھے کہ میں فقراء کا غلام ہوں
اگر فروخت کردیں تو مجھے عذر نہیں آپ کے ارشادات سے ہے التوبۃ نظر الحق بالعنایۃ السابقۃ القدیمۃ
للعبدہ واشارتہ لہ بتلک العنایۃ الی قبلہ وتجریدہ ایاہ بالشفقۃ مجتذباً الیہ فالفضا فاذا کان
کذالک انجذب القلب الیہ من کل ہمتہ فاسدۃ وتابعت الروح ووافقہ العقل وصحت التوبۃ وصار الامر کلہ للہ تعالیٰ
اور فرماتے تھے المتوکل حقیقۃ کحقیقۃ الاخلاص وحقیقۃ الاخلاص انقطاع الہمۃ عن طلب الاعواض علی الاعمال
وکذالک التوکل ہو الخروج عن الحول والقوۃ مع السکون الی رب الارباب سبحانہ وتعالیٰ اور فرماتے تھے حقیقۃ الشکر الاعتراف
بنعمۃ المنعم علی وجہ الخضوع۔ وفات خواجہ حاجی شریف کے بقول سفینۃ الاولیا ششم رجب المرجب کو وبقول مراۃ الاسرار
اور شجرۃ الانوار واقتباس الانوار تیسری رجب المرجب کو اور بزد آت آداب الطالبین وسیر الاقطاب تیرہ رجب المرجب سنہ ۶۱۲ ہجری کو
سلطان سنجر سلجوقی کے زمانہ میں واقع ہوئے اوس زمانہ میں خواجہ یوسف ہمدانی موجود تھے۔ عمر شریف آپکی ایک سو بیس برس کی
مرقد منور آپکا بقول مراۃ الاسرار ملک شام ہے اور بقول سیر الاقطاب قبر آپ کی قنوج برکنارہ دریا متصل شہر
جانب شمال واقعہ ہے اگرچہ آپ کا آنا ہندوستان میں ثابت نہیں ہوا ہے مگر بزرگان زمانہ میں یہی مشہور ہے اور شجرۃ الانوار
میں ہے لکھا کہ آپ کی مرقد منور مقام زندنہ میں ہے جو بخارا کے علاقہ میں ہے اور مناقب محبوبین میں لکھا کہ سنہ ۱۲۷۰ ہجری
کو عرس خواجہ سلیمان تونسوی رفیق پر سوداگر بخارا سے آئے تھے اونہوں نے بیان کیا کہ ہمنے خواجہ شریف کی قبر کی
زیارت زندنہ میں کی ہے جو بخارا کا ایک محلہ ہے اور اب محلہ زندانیان کے نام سے مشہور ہے واللہ اعلم بالصواب

چون شریف از عالم دنیا رفت — سال وصل آنشہ الاحسنہ
کن رقم مہتاب دین اہل دین ۶۱۲ — نیز کن تحریر بس حاجی شریف ۶۱۲

ذکر حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالے عنہ

انکا اسم شریف عثمان اور کنیت ابی النور اور مولد ہارون تہا۔ اور ہارون بفتح ہا مہملہ و الف و راو و فتح واو و سکون نون ایک گاؤں کا نام ہے نزدیک ایک میل کے فاصلہ پر۔ کذا فی شفاء العلیل۔ اور مرات الاسرار میں لکھا ہے کہ ہروان ایک قریہ متعلقہ نیشاپور ملک خراسان میں ہے وہاں خواجہ عثمان ہرونی ۵۲۶ سنہ ہجری کو تولد ہوئے علوم شریعت و حقیقت میں امام عصر اور مقتدا و دہر اور صاحب اسرار و کرامات اور سلطان الاقطاب تہے اکثر ابدال اور اوتاد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے تہے خرقہ فقر و ارادت کا آپنے حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی سے حاصل کیا تہا ستر سال تک اپنے کہانا پانی سیر ہو کر نہ کہایا پیا تہا اور آپ ہمیشہ رات کو بیدار رہتے مستجاب الدعوات ایسے تہے کہ جو دعا طلب کرتے فوراً قبول ہو جاتی آپ حافظ قرآن تہے ایک ختم قرآن شریف ہر روز کیا کرتے علوم ظاہری اور باطنی میں کامل تہے سماع سے آپ کو بہت ذوق تہا سیر الاقطاب میں ہے کہ جسوقت انکو حضرت خواجہ حاجی شریف نے کلاہ چار ترکی سے مراد چار ترک ہے اول ترک دنیا دوسری ترک عقبی تیسری ترک خورد و خواب مگر قدر ہے برائے سد رمق کہ ضروریات سے ہے چہارم ترک خواہش نفس یعنے نفس کے حکم کے برخلاف کام کرنا جو کوئی یہہ چار چیز ترک کرے اوسکو کلاہ چار ترکی سزاوار ہے خزینۃ الاصفیا میں ہے کہ خواجہ شریف نے انکو خرقہ عنایت کیا تو آپ بموجب ارشاد کے سیاحت کو تشریف لیگئے ایکروز آتش پرستوں کی بستی میں پہونچے دیکہا کہ وہاں ایک آتش کدہ روشن ہے۔ لوگ اوسکی پرستش کرتے ہیں آپنے اوس آتش کدہ کے نزدیک قیام فرمایا اور خادم کو فرمایا کہ اس آتش کدہ سے تہوڑی آگ لاکر روٹی پکاؤ خادم آگ لانے کو آتش پرستوں کے قریب گیا اور منت آگ طلب کی لیکن اوسکا مطلب حاصل نہ ہوا خادم نے حضرت کی خدمت بابرکت میں آکر حال واقع بیان کیا تب خود حضرت نے جاکر آگ طلب کی اونہوں نے مثال سابق کے انکار کیا۔ آپنے فرمایا کہ تم کس لئے آگ دینے سے انکار کرتے ہو آتش پرستوں نے جواب دیا کہ یہہ ہمارا معبود ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ معبود نہیں ہے بلکہ معبود نے اسکو پیدا کیا ہے تم لوگ غافل ہو۔ اگر حق پرستی اختیار کرو اور آتش پرستی سے باز آؤ تو قیامت کیدن دوزخ کی آگ سے نجات پاؤ گے اونہوں نے کہا کہ تم

اس آتش کدہ مین کود و اگر تمہارا بدن نہ جلے تو ہمکو یقین ہو جاوے کہ تم سچے ہو آپ نے اسیوقت دوگانہ نماز پڑھکر
ایک آتش پرست کی گود سے ایک خورد سال لڑکے کو لیکر آگ مین ڈالدیا چار گہڑی تک وہ آگ مین پڑا رہا۔ اور اوسکا
ایک بال تک بہی نہین جلا پہر آپ بہی آتش کدہ مین تشریف لے گئے لیکن آگ اوس محبوب خدا پر گلزار ہو گئی سارے
مجوسی آتش پرست حضرت کی یہہ کرامت دیکہکر حیران ہو گئے اور سب نے اسلام قبول کیا حضرت نے سردار مجوس کا
نام عبد اللہ رکہا اور اوس لڑکے کا ابراہیم اور صدہا مجوس مسلمان ہو کر آپکے مرید ہوئے خواجہ عثمان دو سال اور چہماہ
وہان مقیم رہکر قصبہ ہارون مین تشریف لے آئے **خواجہ معین الدین** حسن سنجری فرماتے ہین کہ
ایکدن مین ہمراہ حضرت **خواجہ عثمان** ہارونی کے دریائے دجلہ کنارہ پر پونہچا کشتی موجود نہین تہی کہ
اسوار ہو کر اوس پار جائین حضرت پیر و مرشد نے ارشاد کیا کہ آنکہین بند کر لو مین نے آنکہین بند کین تو پہر
کہولنے کا حکم دیا جب آنکہین کہولکر دیکہا تو خواجہ سمیت اپنے آپکو دجلہ کے دوسرے کنارے پر دیکہا معلوم بہی نہ
ہوا کہ دریا سے کسطرح پار اوترے اور ایضاً **خواجہ ممدوح** سے منقول ہے کہ ایک دن ایک شخص نہایت پریشان حال
اور متفکر خواجہ عثمان ہارونی کیخدمت شریف مین حاضر ہوا آپنے ملالت کا سبب دریافت کیا اوس شخص نے گذارش
کی کہ میرا فرزند چالیس برس سے غائب ہے اوسکی موت و حیات کی کچہہ خبر نہین آپسے امیدوار ہون کہ آپ دعا
فرماوین کہ پروردگار میرے فرزند کو مجہہ سے ملادے حضرت خواجہ نے حاضرین سے فرمایا کہ فاتحہ خیر پڑہو سب نے فاتحہ پڑہنی
شروع کی اور آپ مراقبہ مین مشغول ہو گئے اور تہوڑی دیر کے بعد آنکہہ کہولکر پہر فاتحہ کے لئے ارشاد فرمایا اور آپ
پہر مراقبہ مین بدستور مصروف ہو گئے۔ پہر ایک ساعت کے بعد آنکہہ کہولکر فرمایا کہ جا تیرا فرزند تیرے مکان پر آگیا
وہ شخص بہت جلدی اپنے مکان پر گیا اور اپنے فرزند کو گہر مین موجود دیکہہ کر بہت محظوظ ہوا۔ اور اوسیوقت
اوسکو ہمراہ لیکر حضرت کیخدمت بابرکت مین حاضر ہوا حضرت نے اوس لڑکے سے دریافت کیا کہ تو کہان تہا
اور کسطرح آیا اوسنے عرض کیا کہ یا خواجہ مین ایک جزیرہ مین دیوؤن کی قید مین مقید تہا آج ایک ولی اللہ
آپ کی صورت کا مجہکو وہان نظر آیا اوسنے میری زنجیر کو ہاتہہ لگایا وہ زنجیر فوراً ٹوٹ گئی پہر مجہہ سے کہا
کہ میرے قدم پر قدم رکہہ مین حکم بجالایا تہوڑی دیر مین اپنے آپکو قریب اس شہر کے پایا وہان سے اپنے گہر چلا آیا اور

والدین سے ملا یہہ حال سنکر حاضرین متعجب ہوگئے اور وہ باپ بیٹا دونون حضرت کے مرید ہوئے سیر الاقطاب
بعد اسکے خلیفہ وقت نے آپسے عداوت شروع کی اور حکم دیا کہ جو کوئی خواجہ کی مجلس سماع مین جاکر
راگ سُنے اوسکو سخت سزا دیکر شہر سے باہر کردو اور قوالون کی نسبت بھی ایسا ہی حکم دیا اور خواجہ کو کہلا بھیجا
کہ سماع مت سنا کرو اور یہہ بھی کہلا بھیجا کہ خواجہ جنید نے سماع سے توبہ کی تھی پھر تم کس طرح راگ سنتے ہو آپنے
جواب بھیجا کہ اے خلیفہ تم سماع کے اسرار سے واقف نہین ہو ہمنے تو خدا سے راگ طلب کرکے اپنے اوپر مباح
کیا ہے اور التجا کی ہے کہ بعد اوسکے ہماری اولاد اور پیران راگ سے لطف اوٹھائین خلیفہ نے یہہ جواب سنکر
دوسرے دن کل علماء و فضلاء کو جمع کرکے حضرت کو بلا بھیجا آپ تشریف لے گئے جسوقت خلیفہ کی مجلس مین
داخل ہوئے خلیفہ پردہ کے پیچھے بیٹھکر مناظرہ کا مشتاق ہوا۔ علماء و فضلا ہرچند مناظرہ کی دلایل کو یاد
کرتے مگر حضرت کے تصرف سے سبکے سینے کا علم محو ہوگیا اور ابجد تک بھی کسی کو یاد نہ رہا۔ ہرچند خلیفہ نے
علماء و فضلا کو مناظرہ کی ترغیب دی مگر سب ششدر خاموش تھے۔ یہانتک کہ سبنے متفق ہوکر اپنے قصور کا اقرار
کیا اور آپکے قدمون پر گرکے معافی قصور کی طلب کی تب خواجہ باکرامت نے علماء و فضلا سے خطاب کیا کہ اے
ظاہری علم کے عالمون تم اسرار سماع سے محض بیخبر ہو معلوم کرو کہ سماع ایک سر ہے اسرار الٰہی سے اور شیخ جنید نے
جو کمال مشکل دیکھا۔ اس لئے اوس سے دل اوٹھا لیا اور چھوڑ دیا اور ہمارے لئے جنید کا سماع نہ سننا حجت نہین ہو
سکتا ہمارے پیران عظام نے سماع کو دل سے دوست رکھا ہے اور خواجہ شبلی شیخ جنید کے مرید اکثر اوقات
خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی کی مجلس سماع مین حاضر ہوکر راگ سنتے اور تعجب مین آتے تھے۔ ابو الفضل برکی
نے ایکدن ابو احمد ابدال کی سماع پر اعتراض کیا تھا اوسیوقت سزا کو پونچا۔ اور پشیمان ہوا تم بھی اگر منع سماع
رکھتے ہو۔ تو تکمیل خاندان چشت کے ظاہر کیجائے سب نے عاجزی کرکے توبہ کی اور کہا کہ یا خواجہ اس سے زیادہ
اور کیا برہان کی ضرورت ہے آپ للہ ہم پر رحم فرمائیے حضرت کو رحم آیا اور مہربانی کی نگاہ سے اونکی طرف
دیکھا بمجرد نگاہ لطف سب کو علم اپنا یاد آگیا اور مرید ہوئے اور تھوڑے عرصہ مین رتبہ ولایت کو پہنچے اور سب نے راگ
سننا اختیار کیا۔ حضرت خواجہ وہان سے اوٹھکر دولتخانہ مین تشریف لے گئے۔ اور آٹھ دن متواتر سماع

سنا گئے پہر کسی نے اعتراض نہین کیا۔ **جواہر فریدی** مین لکہا ہے کہ خواجہ معین الدین حسن سنجری نے فرمایا ہے
کہ میرے ہمسایہ مین ایک شخص حضرت پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونی کے مریدون مین سے رہتا تہا جب اوسکا انتقال
ہوا بعد تجہیز و تکفین جب وہ قبر مین رکہا گیا سب آدمی تو وہان سے چلے گئے اور مین چندے اوسکی قبر پر بیٹہا تہا
تہوڑے دیر مین عذاب کے فرشتے آئے اور اُنکے ساتھ پیر و مرشد خواجہ عثمان بہی تشریف لائے۔ اور فرشتون سے
فرمایا کہ یہہ میرا مرید ہے اسکو عذاب مت کرو فرشتے چلے گئے اور پہر تہوڑی دیر کے بعد آکر خواجہ سے کہا کہ خداوند
تبارک و تعالے فرماتے ہین کہ یہہ شخص آپکے برخلاف تہا۔ اسلیئے عذاب کا حکم ہوا ہے خواجہ نے فرمایا کہ ہرچند میرے
برخلاف تہا لیکن اوسنے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیا ہے۔ اسواسطے اوسکا لحاظ ضرور ہے اوسیوقت فرمان
باری تعالے شانہٗ کا حکم فرشتون کو پونچا کہ چلے آوین اس شخص سے متعرض نہووین اوسکو ہمنے خواجہ عثمان
کی طفیل بخشا ہے آیا رخدا اس فرہ ہیمقدار کو بہی بحرمت خواجہ ابی النور عثمان کے بخشدے اور تمام مریدان
اس خاندان کو عذاب قبر اور آگ دوزخ سے نجات دے۔ **نقل** ہے کہ خلفا آپکے بیشمار تہے مگر چار خلیفہ
سب سے کامل اور مکمل مشہور ہنر و بکت دور تہے۔ اول خواجہ معین الدین اجمیری دوم سید محمد ترک نارنولی جنکی مرقد
منور نارنول مین ہے سیوم سعد الدین لنگوچی اونکی قبر بہی نارنول مین ہے چہارم شیخ نجم الدین صغری جنکی مزار
پرانی دہلی خانقاہ خواجہ قطب الدین بختیار کی جنوب کیطرف پہاڑی پر ہے قدس اللہ اسرارہم وفات شریف
آپکی بقول آداب الطالبین پانچوین ماہ شوال ۶۱۷ ہجری کو پورے پانچ سال بعد وفات خواجہ حاجی شریف
کی ہوئی یعنے حضرت حاجی شریف کے بعد آپ صرف پانچ برس زندہ رہے ہے عمر شریف آپکی اکانوے برس کی تہی
ہلذا انی **سیر الاقطاب** مرقد منور آپکا مکہ معظمہ مین درمیان بیت اللہ شریف اور جنت المعلے
کی زیارتگاہ خلائق ہے کذا فی مناقب محبوبین و **جواہر فریدی**

رفت از دنیا چو در خلد برین — شیخ عثمان مقتدائی اولیاء
سال وصلش قطب وقت آمد عیان ۶۱۷ — جلوہ گر شد نیز تاج الاصفیاء

ذکر خواجہ خواجگان معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپکا نام نامی معین الدین اور لقب ہند الولی و ہند النبی خواجہ بزرگ تھا ۵۳۷

ولادت آپکی ۵۳۷ھ کو بلدہ سیستان مین جو معرب سجستان کا ہے متعلقہ خراسان مین ہوئی کذا فی سفینۃ الاولیا اور اقتباس الانوار مین ہے کہ سنجر بفتح سین و سکون جیم و زاء معجمہ مخفف سجستان کا ہے ولایت خراسان مین کذا فی شفاء العلیل وغیرہ اور خیر الاذکار مین خواجہ نور محمد مہاروی سے منقول ہے کہ خواجہ بزرگ کے والد ماجد سید غیاث الدین حسن قریہ سنجار متعلقہ عراق کے باشندہ تھے اس لئے آپ کو سنجری کہتے ہین نسب آبائے آپکا حضرت امام حسین سے ملتا ہے اور نسب مادری آپکا حضرت امام حسن رض سے ملتا ہے اس لئے آپ کو حسینی الحسنی کہتے ہین نسب حضرت کا بارہ ان واسطہ سے جناب امام الاشجعین علی ابن ابیطالب کے ساتھ اس طریق سے پونچتا ہے کہ خواجہ معین الدین ابن سید غیاث الدین حسن بن سید کمال الدین بن سید احمد حسین بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن سید ابراہیم بن امام علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امام الملتہ والدین علی ابن ابیطالب ✤

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپکی والدہ ماجدہ کا نام خاص الملکہ تہا سید غیاث الدین حسن نے عراق مین ۵۵۲ھ ہجری کو انتقال فرمایا اوس وقت عمر آپ کی پندرہ برس کی تہی باپ کا ترکہ تین فرزندون پر تقسیم ہوا ایک قطعہ باغ کا خواجہ کے حصے مین آیا ایکدن آپ اوس باغمین تشریف رکھتے تھے کہ ایک مجذوب ابراہیم قلندر نام اوس باغ مین آیا خواجہ نے اوسکی نہایت تعظیم کی اور قدم بوس ہوکر خوشہ انگور اونکے آگے رکہے ابراہیم نے وہ انگور کہائے اور اپنی بغل سے ایک کنجارہ نکالا اور اوسکو منہ مین چبایا اور پہر نکالکر خواجہ کے منہ مین دیا جسدم خواجہ کے حلق سے نیچے اوترا اوسیدم انوار الٰہی دل مین جلوہ گر ہو گئے اور ایک عجیب کیفیت نمایان ہوئی۔ اور دنیا و مافیہا سے دل سرد ہوگیا اوسیوقت باغ وغیرہ فروخت کرکے مستحقون کو تقسیم کردیا اور طلب خدا مین سفر اختیار کیا پہلے

سمرقند مین جاکر قرآن مجید حفظ کرکے علوم ظاہری تحصیل کیا اور بعد تحصیل جنات ضروری کے عراق کیطرف روانہ ہوئے
اور قصبہ ہارون متعلقہ نیشاپور مین پہونچکر خواجہ عثمان ہارونی کیخدمت مین گئے اور مرید ہوکر سالہا سال ہر طرح
کیخدمت بجالائے اور کار باطن کی تکمیل کرکے خرقہ خلافت حاصل کیا وہان سے روانہ ہوکر مقام سنجان مین حضرت
نجم الدین کبری کیخدمت مین پہونچکر مستفید ہوئے پہر کوہ جودی پر پہونچکر حضرت ابو محمد محی الدین سید عبد القادر جیلانی
وگیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کیخدمت سے مشرف ہوئے اور ہمرکاب حضرت کے جیلان کو تشریف لے گئے اور وہان سے رخصت
ہوکر بغداد مین حضرت ابو النجیب ضیاء الدین سہروردی اور اونکے خلیفہ و برادر زادہ شیخ شہاب الدین سہروردی
کیخدمت سے مشرف ہوئے پہر شیخ اوحد الدین کرمانی سے ملاقات ہوئی اور اونکو خواجہ بزرگ نے خرقہ خلافت عطا فرمایا
اور پہر شیخ شہاب الدین سے ملاقات کرکے اونکو علوم باطنی سے آگاہ کرکے ہمدان مین جاکر شیخ یوسف ہمدانی کیخدمت
سے مستفید ہوئے پہر تبریز مین جاکر شیخ ابو سعید تبریزی سے فیض حاصل کیا اسطرح شیخ محمود اصفہانی شیخ ابو سعید ابو الخیر
اور ناصر الدین استرآبادی اور شیخ ابو الحسن خرقانی اور شیخ عبد الواحد رضی اللہ تعالے عنہم سے رموزات فقر و
عرفان اور نعمت فراوان حاصل کی اور سوا اسکے چار سو اولیاء سے استفادہ حاصل کرکے ہندوستان کی
ہدایت کے لئے مامور ہوئے۔ **خواجہ فرید الدین گنجشکر** سے منقول ہے کہ جب بزرگ اصفہان مین
آئے اور شیخ محمود اصفہانی سے ملاقات حاصل کی اُسوقت خواجہ **قطب الدین بختیار اوشی**
بہی وہان پہونچے اونکا ارادہ تہا کہ شیخ محمود اصفہانی سے بیعت کرکے بہرہ یاب ہون لیکن جب خواجہ بزرگ سے دوچار
ہوئے اوسیوقت خواجہ بزرگ کے مرید ہوکر ہمراہ خواجہ کے ہرات مین پہونچے تو وہان سبزوار مین محمد یادگار نام حاکم جسکا
مذہب شیعہ امامیہ تہا ملاقات ہوئی خواجہ بزرگ کے یمن توجہ سے محمد یادگار مذہب باطل سے توبہ کرکے مرید ہوکر
خرقہ خلافت ظاہری اور باطنی خواجہ سے حاصل کرکے ولایت ہرات پر مامور ہوا پہر خواجہ بزرگ بلخ مین
تشریف لائے چندے شیخ احمد خضرویہ کے پاس مقیم رہے اور وہان حکیم ضیاء الدین نامی کو مرید کرکے خلعت خلافت سے
ممتاز فرمایا پہر غزنی کی راہ سے مقام لاہور مین تشریف لائے اور مزار پر انوار شیخ علی جلابی ہجویری پر دو مہینے
معتکف رہکر دولت ظاہری اور باطنی سے مالامال ہوئے اور اسی اثنا مین سید یعقوب صدر دیوان زنجانی لاہوری

[illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملاقات کا خواجہ غریب نواز اور غوث الاعظم کی ملاقات کے بارے میں اختلاف ہے
نیز تحقیق کے نزدیک خواجہ غریب نواز رح اور حضرت غوث الاعظم کے درمیان کوئی ملاقات نہیں ہوئی

آپنے باہم صحبت اعلیٰ ہو دت ہوئے اور فیوضات ظاہری و باطنی نے تقویت پائی چنانچہ اب تک نشستگاہ خواجہ
بزرگ کی متصل مزار سید یعقوب کی زیارت گاہ مخلوق ہے الغرض لاہور سے خواجہ بزرگ دہلی میں تشریف لائے اور
چند روز وہاں رہکر اجمیر کیطرف روانہ ہوئے ۵۶۱ سنہ ہجری کو اجمیر میں رونق افروز ہوئے اور اجمیر میں سب سے پہلے
میر سید حسین خنگ سوار آپکی ارادت سے مشرف ہوکر مذہب و اعتقاد شیعہ سے تائب ہوکے فائز المرام ہوا بعد اسکے
ہزار در ہزار صغار و کبار مشرف باسلام ہوکر حلقہ ارادت میں داخل ہوئے یہانتک کہ چراغ اسلام کا آپ کی طفیل
ہندوستان میں روشن ہوا **سیر الاقطاب** میں ہے کہ جب خواجہ بزرگ اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان
ہارونی سے رخصت حاصل کرکے اطراف عالم میں تہفت فرما ہوئے اور سفر اختیار کیا جہاں آپ پہنچتے وہاں قبرستان
میں قیام فرماتے اور جہاں شہرت ہوتی وہاں سے آپ خفیہ چلے جاتے کسی کو خبر نہ ہوتی تھوڑے لوگون کعبہ معظمہ [illegible] میں
تشریف لے گئے اور وہاں سے مدینہ طیبہ میں پہنچے بعد زیارت کے ریاضت شاقہ اختیار کرکے عبادت میں مشغول ہوئے
ایک روز روضہ منورہ کے اندر سے آواز آئی کہ معین الدین کو حاضر کرو خادموں نے عرض کی کہ یہاں اس نام کے
بہت لوگ ہیں کوئی خاص نشان اوس شخص کا ارشاد ہو حکم ہوا کہ معین الدین چشتی سنجری کو حاضر کرو خادمون
نے تفحص کیا اور خواجہ بزرگ کو روضہ منورہ میں لے گئے اسوقت حضرت کا عجب حال تھا نالاں گریان وجد میں
ہوئے وجد کی حالت میں روضہ منورہ کے اندر تشریف لے گئے اور دست بستہ کھڑے ہوئے آواز آئی کہ قطب المشائخ اندر آؤ آپ
آگے ہوکر جمال جہان آرا اوس سرور کائنات مفخر موجودات کی زیارت کرکے سرفرازی حاصل کی ارشاد ہوا کہ
اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے اب تجھکو لازم ہے کہ تو ہندوستان کو جاوے اور وہاں اجمیر شہر میں مقیم ہوکر دین اسلام
کو جاری کرے اور حضور نے ایک انار خواجہ کے روبرو کیا اور فرمایا کہ اسکو دیکھ لو کہ وہ شہر کونسا ہے خواجہ بزرگ نے
اوس انار میں دیکھا ہے اجمیر شریف تمام و کمال نظر آیا الغرض خواجہ بزرگ فاتحہ خیر پڑھ کر رخصت ہوئے اور ہمراہ چالیس
آدمیوں کی متوجہ اقلیم ہندوستان ہوئے بعد قطع منازل ہندوستان میں داخل ہوئے ہر چند راجہ اجمیر نے منجموں کے
کہنے سے ہندوستان میں پروانے جاری کر دیے تھے کہ اس صورت کا درویش اگر اس ولایت میں وارد ہووے
تو اوس کو ہلاک کر دینا لیکن چالیس خادموں سمیت خواجہ بزرگ علانیہ اجمیر میں داخل ہوئے اور کوئی متعرض نہ ہوا

آپنے شہر کے باہر ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا اوسی جگہہ مہاراجہ اجمیر کے اونٹ کہڑے ہوا کرتے تہے ساربان
اوسکے اونٹون کو لائے اور جماعت درویشون کو دیکہہ کر سخت گہبرائے ایک ساربان نے درویشون سے کہا کہ تم اس جگہہ
کسکے حکم سے ٹہیرے ہو - یہہ جگہہ جہان راجہ کے اونٹ باندہنے کی ہے یہان سے بستر اوٹہاؤ - خواجہ بزرگ نے ارشاد
فرمایا کہ بہتر ہم جاتے ہین تمہارے اونٹ یہان بیٹہین گے یہہ فرما کر آپ حوض اناساگر پر تشریف لے گئے اوس تالاب کے
گرد اگر بہت بتخانے موجود تہے انکے قریب آپنے مقام کیا - جب راجہ کے اونٹ آئے سب کے سب بیٹھ گئے - اور
دن رات اونکو بیٹہے گذر گیا اوسوقت ساربانون نے راجہ سے حال واقع بیان کیا راجہ نے ساربانون کو سمجہایا کہ تم لوگ
درویشون کے پاس جاکر منت اور سماجت کرو اونکی دعا سے یہہ بیٹھ گئے ہین اور اونکی ہی دعا سے کہڑے ہونگے آخر الامر
ساربانون نے حضرت خواجہ کی خدمت مین حاضر ہوکر عاجزی اور انکساری کی خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ جس کے حکم سے
بیٹھ گئے تہے اوسی کے حکم کہڑے ہو جاوینگے - ساربانون نے جو آکر دیکہا تو اونٹ کہڑے تہے یہہ خبر شہر مین مشہور
ہوئی - کافرون نے راجہ کو بہکایا کہ یہہ درویش ہمارے بتخانہ کے متصل قیام پذیر ہین اور ہمارے مذہب کے مخالف ہین انکا
یہان رہنا مناسب نہین ہے - راجہ نے ملازمون کو حکم دیا کہ درویشون کو وہان سے اوٹہا دو جسوقت وہ لوگ حضرت
خواجہ کے نزدیک آئے اور سخت الفاظ کہنے لگے خواجہ نے تہوڑی خاک اوٹہا کر اوسپر آیۃ الکرسی پڑہکر اونکی طرف
پہینکی کچہہ آدمی تو خشک ہوکر رہگئے اور کچہہ دیوانہ وار اودہر اودہر بہاگنے لگے اور مجبور ہوکر راجہ کے پاس گئے دوسرے
دن رام دیو مہنت ایک جماعت کثیر ہمراہ لیکر خواجہ پر یورش لایا جسوقت خواجہ کے نزدیک پہونچا اوسکے بدنون
پر لرزہ پڑگیا حتی کہ رام دیو قدم بوس ہوکر مشرف باسلام ہوا - آپنے ایک پیالہ پانی کا بہر کے اور اوس سے تہوڑا آپ پیکر
باقی رام دیو مہنت کو دیا اوسکے پیتے ہی رام دیو کا دل مثل آئینہ کے صاف ہوگیا پہر تو رام دیو نے اوس جماعت
کفار کو مارنا شروع کیا خواجہ بزرگ نے جو یہہ خدمت اوسکی ملاحظہ فرمائی تو اوس کا نام شادی دیو رکہا راجہ نے
جب یہہ کرامت حضرت کی دیکہی تو سب کو جمع کرکے کہا کہ یہہ درویش بڑا جادوگر ہے جبتک کہ کوئی جادوگر
ایسے رتبہ کا نہ آویگا اس درویش سے بازی نہ لیجاویگا آخر جیپال جادوگر کو کہ ہندوستان مین مشہور تہا طلب کیا
جیپال وزیرہ ہزار چیلے ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور راجہ سے اجازت لیکر حضرت کے مقابلہ کو روانہ ہوا جسوقت

حضرت کے سامنے گیا خواجہ نے تازہ وضو کر کے ایک خادم کو عصائے مبارک دیا کہ جا کر طرف عبادتگاہ کے خط کھنچو
کھینچے۔ کہ جیپال کا جادو اس احاطہ کے اندر اثر نہ کرے۔ جس وقت گروہ منتفیان نے اوس خط کے اندر قدم رکھا
ستنہ کے بل اوندھے گر پڑے۔ آخر تالاب انا ساگر پر قیام کر کے پانی چشمے کا خدام والا احترام پر بند کیا۔ خواجہ نے
شادی دیو سے فرمایا کہ جس طرح ممکن ہو ایک پیالہ پانی کا اوس تالاب سے لاؤ۔ شادی دیو موجب ارشاد اوس
تالاب کے کنارے گیا اور قدح کو پانی سے بھرا کل پانی اوس تالاب کا اوس پیالہ میں آگیا۔ اور ایک قطرہ پانی
کا بھی اوس تالاب میں باقی نہ رہا اور خواجہ کی یمن توجہ سے جسقدر خرچ پانی کا ہے اوسی پیالہ سے صرف ہوتا
تھا اور پیالہ بدستور بھرا رہتا تھا ادھر لشکر جیپال کا پیاس کے جان بلب ہونے لگا۔ بلکہ اکثر تشنگی سے مر گئے۔ آخر
جیپال دایرہ کے خط کے نزدیک آکر عرض کرنے لگا۔ کہ یا خواجہ آپ فقیر ہیں آپکو رحم چاہیے بندگان خدا پر
یہ تکلیف گوارا نہ چاہیے۔ خواجہ بزرگ نے مہربانی فرما کر شادی دیو کو فرمایا کہ اس پیالہ کو اوس تالاب میں ڈال آؤ۔
شادی دیو نے ویسا ہی کیا تالاب بدستور لبالب ہو گیا پھر جادوگروں نے جادو کرنا شروع کیا۔ ہزاروں سانپ
پہاڑ سے نکلنے لگے اور خط دایرہ پر سر رکھ کر مردہ کی صورت ہو گئے۔ جب جیپال نے دیکھا کہ میرا جادو کارگر نہ
ہوا۔ تو آسمان سے آگ برسانی شروع کی اور اسقدر آگ برسائی کہ انبار انگاروں کے اوس جنگل میں ہو گئے اور ہزاروں
درخت جلکر خاکستر ہو گئے۔ لیکن دایرہ کے اندر ایک چنگاری بھی نہ آئی جب جیپال اس جادو سے بھی مایوس ہوا
تو ہرن کی چمڑے پر بیٹھ کر آسمان کیطرف اوڑا خواجہ نے جب یہ امر ملاحظہ فرمایا آپنے نعلین سے ارشاد کیا کہ تو
بھی اوڑکر جیپال کو گوشمالی کرتے ہوئے میرے پاس حاضر کر آخر نعلین بھی اوڑ گئی اور جیپال کے سر پر لگنی
شروع ہوئی نہایت تنگ لگی کہ اوسکی ضرب سے سر ورم ہو گیا آخر جیپال کو کہیں جائے امن نہ ملی ناچار خواجہ بزرگ
کے قدموں پر آکر گرا اور بہت عاجزی کی خواجہ نے نعلین کو منع فرمایا جیپال یہ کرامت دیکھ کر صدق دل سے
اسلام لایا اور کلمہ شہادت پڑھکر حضرت کا مرید ہوا خواجہ نے کمال نوازش سے فرمایا کہ جیپال اب کیا چاہتا ہے
اوس نے التماس کی کہ میں قیامت تک زندہ رہوں خواجہ بزرگ نے دعا کی خداوند تعالے نے قبول فرمائی
آپنے فرمایا کہ تو نے عمر دائمی پائی لیکن نگاہ خلق سے پوشیدہ رہیگا چنانچہ مشہور ہے کہ جیپال ابتک زندہ ہے

اور ہر شب جمعہ زیارت میں آتا ہے اور بموجب خواہش کے اشعار ان اسرار عالم اوسپر منکشف ہوگئے جب یہ خبر راجہ کو
پہونچی کہ اوس شادی دیو کے جیپال سے بھی بالیون ہوا اور شرمندگی سے وہان نہ ٹھہرا شہر کو واپس چلا گیا
اور پھر کسیطرح متعرض نہ ہوا بعد اسکے خواجہ بزرگ نے شہر میں آکر شادی دیو کے مکان میں سکونت اختیار کی جہاں
اب روضۂ منورہ ہے وہان قیام اور راجہ کو نصیحت مشفقانہ سے دعوت اسلام کی لیکن اوس بدبخت نے
قبول نہ کیا شعر بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ۔ گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ ۔ خواجہ بابرکت نے فرمایا
کہ تجھکو لشکر اسلام قتل کریگا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں سلطان شہاب الدین نے آکر راجہ کو گرفتار کیا اور دہلی و اجمیر کو
فتح کر کے اسلام کا ڈنکا بجایا اور پھر راجہ کو قتل کیا ۔ **نقل** ہے کہ آپکی دو بیبیاں تھیں ایک کا نام بی بی عفت
جو سید وجیہ الدین کی صبیہ تھیں اونسے تین فرزند پیدا ہوئے خواجہ ابوسعید و خواجہ حسام الدین و خواجہ فخر الدین اور
دوسری بی بی امۃ اللہ جو کسی راجہ کی لڑکی تھیں اونسے ایک صاحبزادی بی بی حافظہ جمال تولد ہوئیں اور
دو صاحبزادے تولد ہوئے لیکن حالت شیر خوارگی میں انکا انتقال ہوگیا ۔ اور یہہ جو مشہور ہے کہ حضرت خواجہ لاولد
تھے غلط ہے اس لیئے کہ حمید الدین ناگوری سے منقول ہے کہ ایکدن خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ پہلے جو کچھ ارادہ
ہوتا تھا بغیر دعا کے حاصل ہوتا تھا اور جب سے اولاد ہوئی ہے دعا و التجا کے بعد مطلب حاصل ہوتا ہے ۔ خواجہ
حمید الدین نے عرض کیا کہ بجا ہے جب تک حضرت عیسے روح اللہ پیدا نہوئے تھے تو بی بی مریم کو غیر فصلی میوے
ملتے تھے ۔ اور جب حضرت عیسے پیدا ہوئے تو حکم ہوا کہ خرما کے درخت سے خرما توڑو خواجہ بزرگ نے تبسم فرمایا

خلفا حضرت خواجہ بزرگ کے بے انتہا تھے ۔ از انجملہ مشاہیر یہہ ہیں اول خواجہ قطب الدین بختیار اوشی
کاکی دوم خواجہ فخر الدین فرزند حضرت سوئم شیخ حمید الدین صوفی ناگوری چہارم شیخ وجیہ الدین پنجم شیخ
حمید الدین صوفی جنکا لقب سعد ابن زید ہے چھٹوین شیخ برہان الدین عرف بدو ساتوین شیخ احمد آٹھوین
شیخ محسن ناتوین خواجہ سلیمان غازی دسوین شیخ شمس الدین گیارہوین خواجہ حسن خیاط بارہوین عبد اللہ
جیپال جوگی تیرہوین شیخ صدر الدین کرمانی چودہوین بی بی حافظہ جمال صبیہ سعیدہ آپکی پندرہوین
شیخ محمد ترک نارنولی سولہوین شیخ علی سنجری سترہوین خواجہ یادگار سبزواری اٹھارہوین خواجہ عبد اللہ

یہ روایت غلط ہے عورت نہ خلافت حاصل کر سکتی ہے نہ پیر مرید کر سکتی ہے حضرت اولیاء حضور شاہ سلیمان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں عورت نہ پیر نہ امام نہ خلیفہ بن سکتی ہے بحوالہ ملفوظات شاہ سلیمان [illegible] مولفہ حکیم [illegible] الدین پاک پٹنی المجنون [illegible] مولوی حاجی نجم الدین [illegible]

بابا بانی انیسوین شیخ وحید برادر شیخ احمد بیسوین شیخ قتال کیسوین شیخ مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور سلطان مسعود جنکا مزار برائچ مین مشہور و معروف ہے یہہ صاحب دوسرے ہین اس لئے کہ خواجہ بزرگ اور انکے درمیان فاصلہ دوسو دس برس کا ہے واللہ اعلم بالصواب اقتباس الانوار مین تفصیل کے ساتھہ تذکرہ ہے وفات خواجہ بزرگ کی سلطان شمس الدین التمش کے عہد مین دوشنبہ کے دن چھٹی تاریخ ماہ رجب المرجب ۶۳۳ ہجری کو ہوئے کذا فی اخبار الاخیار مرقد منورہ آپکا اجمیر مین ہے پہلے مقبرہ حضرت خواجہ کا حسین ناگوری نے طیار کرایا تہا پہر دہلی کے بادشاہون نے تعمیر کرایا سیر الاولیاء و اخبار الاخیار و خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا جواہر فریدی اور تمامی ملفوظات خواجگان چشت مین بعد مناقبات حضرت خواجہ بزرگ کے لکہا ہے کہ جب خواجہ بزرگ نے وفات پائی تو سبز حروف سے آپ کی پیشانی مبارک پر لکہا تہا حبیب اللہ مات فی حب اللہ گویا یہہ ملفوظی تاریخ خواجہ بزرگ کی رحلت کی ہے عمر شریف آپکی ایکسو چار سال تہی کذا فی سفینۃ الاولیاء و بعضے ستانوے سال بیان کرتے ہین۔ از انجملہ چالیس برس اجمیر شریف مین قیام رہا اور بیس برس اور چہ ماہ اپنے پیر مرشد کی خدمت مین رہے کذا فی مرات الاسرار اور پندرہ برس اپنے مکان سنجر مین رہے۔ اور باقی سیر و سیاحت مین گذارے

مخزن الواصلین

فیض بخش جہان معین الدین	خواجہ حق نما معین الدین
رونق خاندان چشت ازو است	زینت روضۂ بہشت ازو است
سال نقلش بعزت و تمکین	گو سراج جہان معین الدین ۶۳۳

ایضاً مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم

رہبر دین حق معین الدین	سید پاک شاہ خلد مکان
واصل حق امین قطب الہند ۶۳۳	ہست تو تیہ آنشہ دوران
سال وصلش چو از خرد جستم	گفت زاہد ولی ہندوستان ۶۳۳

ذکر برہان چشتیان حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

آپکا نام نامی بختیار اور لقب قطب الدین اور کاکی خیر الاذکار مین لکھا ہے کہ بختیار یا اسم اصلی آپکا یا لقب ہے اور اقتباس الانوار مین ہے کہ نام آپکا قطب الدین اور بختیار ہے اور سیر الاقطاب مین لکھا ہے کہ اصلی نام بختیار اور قطب الدین آپکو خطاب جناب باریتعالی سے ملا تہا۔ اور مرات الاسرار مین ہے کہ خواجہ بزرگ کمال مہربانی سے آپکو قطب الدین بختیار کہا کرتے تہے اسوقت سے آپکا لقب بختیار ہوا۔ واللہ اعلم عنداللہ طلادت باسعادت آپکی علے اختلاف الروایات ۵۸۶ ہجری کو قریہ اوش بضم ہمزہ متعلقہ ماوراء النہر مین ہوئی۔ اور کاکی کئی وجہون سے آپکو کہا کرتے تہے وجہہ اول یہہ ہے کہ خواجہ قطب الدین کا دستور یہہ تہا کہ نجم الدین بقال سے قرض لیکر لنگر وغیرہ مین خرچ کیا کرتے تہے اور اوسکو آپنے فرما دیا تہا کہ پانچسو روپیہ تک ہمارے نام سے قرض دینا اور جب فتوحات غیبی حاصل ہوتا۔ قرض ادا کر دیتے۔ ایکدن نجم الدین کی بی بی نے حضرت کی بی بی صاحبہ کو طعنہ مارکر کہا کہ اگر ہم تمکو قرض نہ دیوین تو تمہارا حال تباہ ہو جاوے یہہ بات بی بی صاحبہ کو بہت ناگوار معلوم ہوئی بی بی صاحبہ نے حضرت کیخدمت شریف مین عرض کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ اوس سے قرض مت لینا پس اوسی روز سے ایک اشرفی اپنی جانماز کے نیچے سے نکالکر ہر روز عنایت کیا کرتے اور گہر والون کو منع کر دیا گیا تہا کہ کسی سے یہہ حال بیان نہ کرین ایکدن نجم الدین بقال کی بی بی حضرت کے دولتخانہ مین آکر دریافت کرنے لگے کہ اب کسطرح لنگر وغیرہ کا گذارہ ہوتا ہے گہر کے لوگون نے اشرفی ملنے کا حال بیان کر دیا اوسی دن حضرت نے اشرفی عنایت کرنا موقوف کر دیا۔ اور فرمایا کہ اگر تم کو بہوکہ لگے تو اوس طاق سے کہ حویلی مین ہی ہاتھ ڈالکر کاک گرم نکالکر کھایا کرو حضرت کیے مین توجہ سے بی بی صاحبہ اوس طاق سے گرم کاک نکالکر تصرف مین لاتے تہے اوسی دن سے آپ کو کاکی کہتے ہین دوسری وجہ کتاب سبع سنابل مین یہہ لکھی ہے کہ جب خواجہ بزرگ نے خواجہ بختیار قطب الدین کو اجمیر کیطرف رخصت فرمایا اسوقت سن آپکا سترہ برس کا تہا آپ دہلی

مین تشریف لائے اور ستر حال کے لئے کاک پز کے مکان مین اوتر کر پیشہ مزدوری اختیار کیا وہ کاک پز بادشاہ
دہلی کا ملازم تہا سات من میدہ کاک پکوانے کے لئے بادشاہ کی سرکار سے اوس کے یہان ہر روز آیا کرتا
تہا۔ اتفاقاً اوس روز تنور مین تمام کاک جل گئے بادشاہی سپاہیون نے اوسکو مار پیٹ کرنا شروع کیا حضرت خواجہ
نے اونکو منع کیا اور فرمایا کہ مین تمکو بہت صفا کاک بنا دیتا ہون۔ آپنے وہ کاک پہر تنور مین رکہی اور باہر
نکالکر دی وہ کاف ایسے صاف اور ستہرے تہے کہ ایک داغ بہی کالا اونپر نہ تہا جب بادشاہ نے سنا تو
معلوم کیا کہ حضرت ولی کامل ہین اسوقت بادشاہ شمس الدین التمش نام آپ کی زیارت کے لئے روانہ ہوا
آپ نکلکر خواجہ حمید الدین صوفی ناگوری کے مکان تشریف لے گئے اوسیدن سے کاکی انکا لقب ہوا تیسری حدیث یہہ ہے
کہ جب سعد الدین تنبولی بہانجا سلطان شمس الدین کا مرید ہوا سلطان بہی زیارت کے لئے خدمت مین حاضر ہوا
اسوقت سلطان نے التماس کی کہ آپ میرے لشکر سمیت دعوت کرین خواجہ بابرکت نے اپنے دونون آستین جہاڑنا
شروع کیا اونسے اسقدر تازہ کاک نکلے کہ سلطان نے معہ تمام لشکر سیر ہوکر کہائے۔ پہر خواجہ نے سعد الدین کو ارشاد
کیا کہ تم بہی اپنے آستینون کو جہاڑو اونے بموجب ارشاد کے دونو آستین کو جہاڑا اس قدر برگ تنبول گرے
کہ سب کو کفایت ہوئی اوسیدن سے خواجہ کو کاکی اور سعد الدین کو تنبولی کہتے ہین آخر شمس الدین التمش بہی یہہ
کرامت دیکہ کر خواجہ کا مرید ہوا وجہہ چہارم یہہ ہے کہ ایک وقت آپ مغلون کے قید خانہ مین اسیر ہوگئے تہے اور اوس
قید خانہ مین ایک عورت چہوٹے بچہ والی بہی تہی آدہی رات کیوقت وہ بچہ رونے لگا حضرت نے رونے کا سبب دریافت
کیا اوس نے کہا کہ میرے بچہ کی عادت ہے کہ جب اوٹہتا ہے روٹی طلب کیا کرتا ہے اب مین روٹی کہان سے لاؤن
اسوقت خواجہ بابرکت نے اپنی آستین سے کاک نکالکر اوسکو دئے اور دوسرے قیدیون کو بہی کہلائے اوسیدن سے
آپ کاکی مشہور ہوگئے نسب آپکا چند واسطہ سے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ ساتہہ اس طرح سے پونچتا ہے کہ
خواجہ قطب الدین بختیار اوشی بن سید کمال الدین بن سید موسی بن سید احمد بن سید کمال الدین بن سید محمد
بن سید احمد بن سید اسحاق بن سید حسن بن سید معروف بن سید احمد حسینی بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین
بن سید رشید الدین بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ جواہر فریدی اور سیر الاقطاب مین ہے کہ

کہ جب خواجہ بختیار کی عمر ڈیڑہ برس کی ہوئی تو آپکے والد ماجد سید کمال الدین نے انتقال فرمایا اور آپ کی
والدہ ماجدہ نے آپکو سایہ عاطفت مین پرورش کیا جب پانچ برس کے ہوئے تو آپکی والدہ صاحبہ نے ایک ہمسایہ کو بلا
کر فرمایا کہ میرے فرزند بختیار کو کسی معلم کے حوالے کرو کہ جس سے میرا فرزند علوم ظاہری و باطنی تعلیم پاوے وہ شخص
خواجہ کو ہمراہ لئے جاتا تہا راہ مین ایک ولی اللہ سے ملاقات ہوئی اونہون نے دریافت کیا کہ اس لڑکے کو کہان
لئے جاتے ہو ہمسایہ نے بیان کیا کہ کسی معلم کے سپرد کرونگا اوس ولی اللہ نے کہا کہ اس لڑکے کو میرے حوالے
کر دو مین اسکو ایسے معلم کے حوالہ کرونگا جو علوم ظاہری و باطنی مین بے نظیر ہو ہمسایہ نے خواجہ کو ولی اللہ کے حوالہ
کر دیا ولی اللہ خواجہ کو شیخ ابو حفص وشی کی خدمت مین لے گئے اور فرمایا کہ احکم الحاکمین کا حکم ہے کہ اس لڑکے کو
بڑی کوشش سے علوم صوری و معنوی سے مستفیض کرو شیخ ابو حفص نے قبول کیا اور خواجہ کی تعلیم کیطرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا کہ اے لڑکے تو عجب بختیار ہے کہ خضر علیہ السلام نے تجہہ کو میرے سپرد کیا ہے اور حکم ذات باریتعالی کا
ایسا ہی ہے چنانچہ چار دن مین آپنے قرآن شریف حفظ کر لیا۔ اور تہوڑی ہی دنون مین آپ علوم ظاہری و
باطنی سے باہر ہو گئے اور علم لدنی کی جستجو کرینگے اور مقام اصفہان پونچکر شیخ محمود اصفہانی کی خدمت مین حاضر
ہوئے اتفاقاً خواجہ معین الدین سنجری وہان تشریف لے آئے خواجہ بختیار نے خواجہ بزرگ کو دیکہتے ہی مرید ہو کر
خواجہ بزرگ سے سترہ برس کی عمر مین درجہ تکمیل کو پونچکر خرقہ خلافت حاصل کیا اور حسب الارشاد خواجہ
بزرگ کے دہلی کی قطبیت کے مالک ہو کر دہلی مین تشریف لائے اور ہدایت خلق مین مشغول ہوئے۔ نقل ہے کہ آپکی
والدہ ماجدہ نے فرمایا ہے کہ جب خواجہ بختیار میرے شکم مین تہے اور مین نماز تہجد کے لئے اوٹہا کرتی تہی اور مین
ذکر کا آواز سنا کرتی ایک پہر یہی حال رہتا تہا اور جب خواجہ چار برس کے ہوئے تو خواجہ کو حضرت معین الدین چشتی
کی خدمت مین لے گئے خواجہ بزرگ نے ایک تختی آپکو دیکر فرمایا کہ اے بختیار اسپر کچہہ لکہو۔ اوسوقت غیب سے آواز
آئی کہ اے معین الدین توقف کر کہ قاضی حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ ہمارے قطب الدین کو تعلیم کریگا اور تو
اسکو علم معرفت اور توحید سکہانا خواجہ بزرگ نے تختی ہاتہہ سے رکہدی تا قاضی حمید الدین صوفی کو بشارت ہوئی
کہ جلد اوش مین جا کر قطب الدین کو علوم تعلیم کر حسب الحکم علام الغیوب کے قاضی اوش مین خواجہ بزرگ کے پاس

ہوئے اور نابختیار بختیار بختی یہ سکر کہنے لگے کہ اے قطب الدین اسیر کیا انکہون لینے فرمایا کہ سبحان الذی
اسریٰ بعبدہ الٰہی قاضی صاحب نے فرمایا کہ یہہ پندرہوین سیپارہ کی آئیت ہے آپنے فرمایا کہ میری
والدہ ماجدہ پندرہ سیپارہ کی حافظ تھین جب وہ یاد کیا کرتی تہین تو مین شکم مین اوسکو سنکر یاد کیا کرتا تہا چنانچہ
پندرہ سیپارہ مجہکو یاد ہین قاضی ممدوح نے کہا کہ پڑہو آپنے اوسیوقت سنادئے حالانکہ اوسوقت عمر آپ کی چار
برس کی تہی قاضی حمید الدین نے سبحان الذی اسریٰ الکہکر کہا کہ اے قطب الدین پڑہ آپنے بسم اللہ کہکر سبق
شروع کیا یہانتک کہ چار دن مین سارا قرآن ختم کیا اور قرآن شریف کے حافظ ہوگئے اور یہ بہی روایت ہے جو مذکور ہے
کہ شیخ ابو حفص نے پڑہایا وہ روایت اصح ہے کہ بعد ہ قاضی صاحب کے شیخ موصوف نے باقی تحصیل تمام کرائی چنانچہ
قاضی حمید الدین نے بعد شروع کرانے اور ختم کرانے قرآن شریف کے کہا کہ بابا بختیار تو خدا کا دوست ہے تجہکو خود خدا
تعلیم کرتا ہے استاد کی حاجت نہین ہے یہہ سنکر قاضی صاحب رخصت ہوگئے پہر حضرت فارغ التحصیل ہوکر خواجہ بزرگ
معین الدین حسن سنجری کی خدمت مین رہکر علوم باطنی کی تحصیل مین مصروف ہوئے جب جذبہ الٰہی دل مین جلوہ گر
ہوا اور دلولہ محبت ذات باری بیمان تک دل مین اثر کیا کہ ہر وقت حالت جذب نمایان تہی پہر آپ بغداد
مین تشریف لاکر فقیہ ابو اللیث کی مسجد مین آئے وہان خواجہ معین الدین کی قدمبوسی حاصل کی اور اوس مجلس مین
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور شیخ محمود اصفہانی
اور برہان الدین چشتی کہ ہر ایک ہندوستان عظام تہا موجود تہے ہر ایک کی صحبت اور برکت عنایت کی پس تہوڑی
روز مین کام اپکا مرتبہ اعلےٰ پر اوپنچا۔ اور نظر تربیت پیر و مرشد سے درجہ کمال کو اوپہنچے ستارہ اون سال کی عمر مین ابہی ریش
مبارک بہی نہ نکلی تہی خرقہ خلافت کا خواجہ معین الدین حسن سنجری نے عنایت فرمایا اور خلافت
کیوجہ یہہ ہوئی کہ خواجہ معین الدین اور خواجہ قطب الدین نے چالیس روز حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین متواتر دیکہا اور دوسرے مشائخ بہی ہمراہ سرور کائنات کے تہے۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کہ اے معین الدین قطب الدین خدا کا دوست ہے اسکو خرقہ خلافت دیکر دہلی کو روانہ کر حکم ایزدی سے ولایت دہلی
اسکے تصرف مین آئی ہے چنانچہ ایسا ہی ظہور مین آیا۔ **نقل** ہے کہ جب خواجہ معین الدین سنجری ہندوستان

مین رونق افروز ہوئے تو خواجہ قطب الدین بھی بہمراہی شیخ جلال الدین تبریزی روانہ ہو کر ملتان مین تشریف لائے
شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی نے خواجہ کی خبر مقدم سُنکر بڑے تکلف سے دعوت کرکے اپنے مکان پر ٹھہرا کر اعزاز و اکرام
حد سے زیادہ کیا اسی اثنا مین قباچہ بیگ حاکم ملتان کا آپکی خدمتمین حاضر ہوا اور مغلون کے ظلم و ستم کا حال بیان
کرکے کہنے لگا کہ یا حضرت جمعیت میری بہت قلیل ہے اور مغلون کی فوج بہت ہے آپ امداد فرمادین کہ بندگانِ خدا کو
مغلون کے ہاتھ سے نجات ملے۔ خواجہ کے ہاتھ مین اسوقت ایک تیر تھا آپنے اوسکے حوالے کرکے فرمایا کہ اس تیر کو مغلون
کی طرف چھوڑ دو اوسنے ایسا ہی کیا آپکے یمن توجہ سے مغل ہیبت کھا کر بھاگ گئے۔ تب شیخ جلال الدین تبریزی
آپ سے رخصت ہو کر غزنی کیطرف چلے گئے اور خواجہ دہلی مین تشریف لائے پہلے ایک کاک بز کے مکان مین اوترے جب مشہور
کرامت کا ظاہر ہو گیا تب قاضی حمید الدین ناگوری کے مکان مین تشریف لائے اور وہان سے ایک عریضہ خدمت بابرکت
مین خواجہ معین الدین سنجری کے مقام اجمیر مین اس مضمون سے لکھا کہ خادم باشتیاق قدم بوسی یہان تک آگیا ہے
اگر حکم ہووے تو اجمیر حاضر ہو۔ شعر: بلبل زادب پا نہ نہد در صفِ گلزار تا گل بطلبگاری او لب نکشاید
خواجہ حسن سنجری نے اسکے جواب مین تحریر فرمایا کہ دہلی مین رہنا تمہارا عین مطلوب ذات باری ہے اس لئے کہ دہلی کی تولیت
تمکو جناب ایزدی سے ملی ہی اور ملاقات روحانی سو تمکو ہر روز حاصل ہے اور ماسوا اسکے ہم بھی دہلی مین انشاءاللہ العزیز
آوینگے اوسوقت ملاقات ظاہری بھی ہو جاویگی تب خواجہ قطب الدین نے بموجب ارشاد حضرت خواجہ بزرگ کے دہلی مین
قیام فرمایا ازدحام خلق اس کثرت سے رہنے لگا کہ آپ گھبرا جاتے لیکن بلا اجازت خواجہ بزرگ پیر و مرشد کہین نہ جا
سکتے تھے یہان تک کہ قبول عام آپ کو ایسا ملا کہ تمام شہر کے آدمی واسطے آپ کی بیعت سے مشرف ہو کر فائز المرام ہوتے۔
آپ مستجاب الدعوات صاحب کشف و کرامات تھے اس مرتبہ عظیم کا ولی بعد ہند النبی خواجہ بزرگ کے دوسرا نہین ہوا
آپکے اوصاف کو لکھنا گویا دریا کو کوزہ مین بند کرنا ہے۔ **نقل** ہے کہ خواجہ ہند النبی معین الدین موجب اپنے وعدہ کے
دہلی مین رونق افروز ہوئے تو خواجہ بختیار استقبال کے لئے حاضر ہو کر اپنے مکان پر لائے اور تمام خلفا اور مریدون کو ملاحظہ
مین پیش کیا ہر ایک کو موافق حوصلہ اور استعداد کے فیض حاصل ہوا۔ تھوڑے روز خواجہ بزرگ دہلی مین رہکر اجمیر کو تشریف
لے گئے۔ کچھ مدت گذرنے کے بعد پھر خواجہ قطب الدین نے ایک عریضہ متضمن حاضری خود خدمت بابرکت خواجہ

بزرگ مین بھیجا اوسکے جواب مین خواجہ معین الدین چشتی نے لکھا کہ ہم کو بھی اشتیاق ملاقات اوس برخوردار کا کمال
ہے جلد اجمیر مین پہونچو ہمارا یہہ آخری خط سمجھنا۔ جسوقت خط خواجہ بختیار کو ملا اوسیوقت اپنے خاص دوستون سمیت
اجمیر شریف کیطرف روانہ ہوئے بعد طے منازل اجمیر شریف مین پہونچکر قدمبوسی سے مشرف ہوئے حضرت خواجہ معین الدین نے
تخلیہ مین راز و نیاز کی گفتگو کرکے ارشاد فرمایا بحکم کل النفس ذائقۃ الموت سب کو عالم فنا سے طرف عالم بقا کے جانا
ضرور ہے اور یہہ سفر سب کے درپیش ہے عنقریب درمیان اجمیر اور ہندوستان اجمیر کے جدائی ہونے والی ہے مین امید کرتا ہون
کہ میرا مدفن اجمیر ہوگا پس شیخ علی سنجری کو فرمایا کہ مین نے خلافت اور سجادہ قطب الدین کو دیا۔ چنانچہ کلاہ و دستار
اپنے ہاتھ سے خواجہ کے سر پر رکھی۔ اور عصاء خواجہ عثمان ہرونی اور مصحف و مصلا و خرقہ عنایت کرکے فرمایا
کہ یہہ امانت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے اور پیران عظام مین درجہ بدرجہ چلی آتی ہے حق اسکا
ادا کرنا کہ کل پیران عظام کے روبرو شرمندگی نہ ہو بعد اسکے خواجہ قطب الدین نے اپنا سر خواجہ بزرگ کے قدمون پر
رکھا اور فرمایا کہ بابا مین نے تجھکو خدا کے سپرد کیا۔ اور منزل قرب کو پہونچایا اب تو جہان رہو وہان با خدا رہو۔
واللہ معنا و معکم اینما کنتم اور چشم پرآب ہوکر دہلی کو رخصت فرمایا حضرت نے وہان سے رخصت ہوکر دہلی مین حکم
چند روز کے بعد سنا کہ خواجہ بزرگ کا انتقال ہوگیا آپ اس خبر کو سنکر روئے اور فاتحہ خیر پڑھکے فرمایا کہ جو دوستان خدا
کو موت نہین آتی ہے وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہین مشاہیر خلفاء آپکے یہہ ہین حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر۔ و شیخ
ضیاء الدین رومی و سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی و شیخ بابا سنجری بحر دریا و مولانا فخر الدین حلوائی و
شیخ احمد متماجی و شیخ حسین و شیخ فیروز و شیخ بدر الدین متاب برادر شیخ شاہی موے تاب و شاہ خضر قلندر و شیخ
نجم الدین قلندر و خواجہ بسیر و شیخ سعد الدین۔ و شیخ محمود بہاری و مولانا محمد ماجری و سلطان نصیر الدین غازی
و قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا شیخ محمد و شیخ برہان الدین حلوائی و شیخ شرف الدین علی قلندر و مولانا خضر معین
و مولانا سید و صوفی بدخشی۔ و شیخ جلال الدین ابو القاسم تبریزی و شیخ نظام الدین ابو المویئد و شیخ تاج الدین منور دہلی
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین۔ نقل ہے کہ ایکروز مجلس سماع گرم تھی قوالون نے یہہ شعر پڑہا۔ عاشق رو کجا بنید بکس
بستہ موئنت کجا ماند خلاص۔ اور آپ کو اس شعر پر وجد آرہا تہا۔ کہ صلاح الدین و نصیر الدین قوالون نے یہہ غزل احمد جام

کی شروع کی۔ کشتگان خنجر تسلیم را ٭ ہر زمان از غیب جان دیگر است۔ اسپر عجب حالت طاری ہوئی کہ جب قوال اول مصرعہ کہتے آپ مردہ بیہوش ہوجاتے تھے اور مصرعہ ثانی پڑھنے سے آپکو حرکت ہوتی تھی گویا آپکے قالب مین جان آجاتی ہر بار یہی کیفیت تھی تین دن تک یہی وجد کی صورت رہی نماز کیوقت افاقہ ہوتا نماز پڑھ کر پھر وجد مین آجاتے تیسرے روز آپکے ہر بن موے سے خون ٹپکتا تھا اور اسکا نقش بسم اللہ سبحان اللہ بن جاتا اور اس سے آواز سبحان اللہ کی پیدا ہوتی آخر وقت چاشت کے چودہوین ماہ ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری بسال وفات خواجہ معین الدین سنجری سلطان شمس الدین التمش کے عہد مین قوالون کو بشارت ہوئی کہ اب شعر کو تمام کرو آخر انہون نے تمام کیا آپنے ۵۲ باون سال کی عمر مین اس جہان سے طرف عالم بقاء کی رحلت فرمائی اور آپکے جنازے کی نماز شمس الدین التمش بادشاہ دہلی نے پڑھائی مرقد منور آپکا دہلی مین زیارت گاہ خلائق ہے ہکذا فی سفینۃ الاولیا و اخبار الاخیار و معارج الولایت وغیرہ

مفتی غلام سرور لاہوری

جناب شیخ قطب الدین اوشی ٭ کہ بود او مقتدائی شیخ و ہم شاب
بتولیدش رقم کن قطب عاشق ٭ بگو ہم عاشق سالک دریاب
عجب تاریخ وصلش یافت سرور ٭ ز قطب الدین مقدس قطب اقطاب
۶۳۳

از فخر الواصلین

فیض بخش جہان بصدق و یقین ٭ قطب آفاق خواجہ قطب الدین
عقل تاریخ نقل آن محمود ٭ آب جنت بقطب دین فرمود
۶۳۳

ذکر حریق المحبت امام العارفین حضرت فرید الدین مسعود گنجشکر اجودہنی فاروقی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام پاک آپکا مسعود اور لقب فرید الدین اور گنجشکر تھا مشہور ہے کہ حضرت فرید الدین عطار نے آپکو اپنے نام سے ملقب کیا ہے نسب آپکا حضرت عمر فاروق خلیفہ دوم سے ملتا ہے اور فرخ کابلی کے ورثا ان سے ہین چنگیز خان کیوقت مین آپ

کے والد کے جد بزرگوار شہید ہوئے تہے تب آپکے دادا مولانا شعیب کہ مرید خواجہ معین الدین حسن سنجری کے
کے تہے قصبہ متعلقہ لاہور مین تشریف لائے اور وہان سے موضع کہتی وال متعلقہ ملتان مین جسکا نام
جاولی مشائخ مشہور ہے تشریف لاکر سکونت پذیر ہوئے وہان بفضلہ تعالےٰ علے اختلاف الاقوال ۵۶۹ہجری کو
مولود مبارک حضرت سے زمین و آسمان روشن ہوا - والدین کو نہایت خوشی ہوئی اور نام انکا مسعود رکہا
والدہ ماجدہ آپ کی بی بی قرسم خاتون عابدہ صالحہ مولانا وجیہ الدین کی بیٹی تہین اور نسب آبائی انکا
کتب سیر اور ملفوظات حضرات چشت مین اس طرح لکہا ہے کہ بابا فرید الدین مسعود ابن جمال الدین سلیمان ابن
مولانا شعیب بن احمد شاہزادہ بن خواجہ یوسف شاہزادہ بن شیخ محمد بن خواجہ شہاب الدین بن شاہ احمد
فرخ شاہ بادشہ کابل بن سلطان نصیر الدین بن سلطان محمود شہنشاہ بن شاہ ساسان بن سلطان مسعود شاہ
بن عبداللہ بن خواجہ واعظ الاصغر بن خواجہ واعظ اکبر بن خواجہ ابوالفتح کامل بن شاہ اسحاق بن سلطان
ابراہیم ادہم بادشہ بلخ بن ادہم شہ بن خواجہ سلیمان بن خواجہ منصور بن حضرت عبداللہ بن امیرالمومنین حضرت
عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین بکذا فی مجزالاولیاء **جواہر فریدی** وغیرہ سیرالاقطاب اور جواہر فریدی
مین لکہا ہے کہ خواجہ مسعود گنجشکر ایام طفلی مین مولانا منہاج الدین کی مسجد مین شہر ملتان مین بعد حفظ قرآن شریف
کے تشریف لاکر کتاب نافع پڑہتی تہی کہ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی ملتان مین تشریف لائے ایکدن آپ کی بغل
مین کتاب نافع تہی خواجہ قطب الدین کاکی نے پوچہا کہ اسے لڑکے یہہ کیا کتاب ہے آپنے کہا کہ نافع ہے
خواجہ نے فرمایا کہ تجہکو نافع نفع دیگی اس کلام کے سنتے ہی آپ کو جوش آگیا اور خواجہ کے قدمون پر سر ڈال دیا اور
حضرت خواجہ نے اسوقت یہہ رباعی پڑہی - **مقبول تو جز مقبل جاوید نشد ✣**
وز لطف تو ہیچ بندہ نا امید نشد ✣ لطفت بکدام ذرہ پیوست دمے
کان ذرہ بہ از ہزار خورشید نشد ✣ بعد بیعت آپ ہمراہ خواجہ بختیار کے دہلی کو چلنے کے
لئے تیار ہوئے لیکن خواجہ بختیار کاکی نے فرمایا کہ پہلے علوم ظاہری حاصل کرنا تمہارے لیے بہت ضرور ہے اس لئے
کہ زاہد بے علم شیطان کا مسخرہ ہے بعد تحصیل علوم دہلی مین ہمارے پاس آنا آخر خواجہ قطب الدین دہلی کیطرف روانہ

ہوئے اور خواجہ مسعود گنجشکر ملتان سے قندہار مین تشریف لے گئے اور بعد تحصیل علوم کے بغداد پہونچکر شیخ شہاب الدین
سہروردی اور سیف الدین باخرزی اور شیخ اوحدالدین کرمانی و بہاؤالدین حموی و شیخ فریدالدین نیشاپوری
وغیر ذالک صدہا بزرگون کی صحبت سے فیض حاصل کرکے قلق افروز ہندوستان ہوکر دہلی مین حضرت خواجہ بختیار
کاکی کی خدمت مین حاضر ہوئے حضرت خواجہ نے ایک حجرہ علیحدہ آپکو رہنے کے لئے عنایت فرمایا آپ اوس مین ہاتدن
مجاہدہ اور ریاضت مین معروف رہتے اور ہر جمعرات کو خواجہ بہی آپکے پاس جاکر تعلیم علوم باطنی مین کوشش کرتے
پہر خواجہ صاحب نے طے کے روزون کا حکم دیا موجب ارشاد حضرت خواجہ کے اپنے طے کے روزے شروع کئے
چنانچہ کبہی چار اور کبہی پانچ روز مین آپ روزہ افطار فرماتے ایک مرتبہ ایک شخص آپکے پاس روٹی لایا آپنے وقت
افطار کے وہ روٹی تناول فرمائی تہوڑی دیر کے بعد آپنے دیکہا کہ ایک کوا منہہ مین مردار لئے درخت پر بیٹہا ہے
آپکو دیکہتے ہی استفراغ ہوگیا جب حضرت خواجہ بختیار تشریف لائے تو آپنے یہہ ماجرا بیان کیا خواجہ بابرکت نے
فرمایا کہ اے مسعود اللہ تعالے نے تیرے حال پر بہت رحم فرمایا ہے کہ لقمہ حرام کو تیرے شکم سے نکالدیا اب جو
غیب سے ملے اوسکو تناول فرمانا پہر چہہ روز آپنے روزہ رکہا اور افطار نہ کیا جب بہوکہ سے نہایت لاچار ہوئے
تو آپنے زمین پر ہاتھ مارا کچہہ سنگریزے ہاتھ مین آئے انکو منہہ مین رکہہ لیا وہ سب سنگریزے شکر ہوگئے اسی سبب سے
آپکو گنجشکر کہتے ہین اور ایک روایت گنجشکر خطاب ہونیکی یہہ ہے کہ آپ ایکدن بر سر راہ کسی مقام پر بیٹہے تہے ایک
سوداگر شکر بہر کے لئے جاتا تہا آپنے دریافت کیا کہ اس مین کیا ہے اسنے جواب دیا کہ نمک ہے آپنے فرمایا کہ
نمک ہی ہوگا۔ جب سوداگر نے مکان پہونچکر دیکہا تو نمک نظر آیا آخر سوداگر آکر قدمون پر گرا اور خطا معاف کرائی تو
آپنے دعا فرمائی وہ نمک شکر ہوگیا تیسری روایت یہہ ہے کہ جب دہلی مین آپ حجرہ سے باہر آئے آپکا پاؤن بے اختیار
حرکت مین آیا آپ ضعف سے گر پڑے ایک ڈہیلا مٹی کا آپکے دہن مبارک مین گرا وہ تمام شکر ہوگیا سوائے اسکے مشہور
روایت یہہ ہے کہ حضرت سرور کائنات معراج کو تشریف لے گئے تو ایک طبق شکر کا جناب ایزدی سے آپکے روبرو
آیا اور حکم ہوا کہ تیری امت مین ایک عارف گنجشکر ہوگا یہہ شکر اوسکے خزانے سے ہے آپ تناول فرماوین اور
اصحاب کو بہی تقسیم کرین اسکے سوا اور بہی کئی وجہہ مین جنکے باعث آپکو گنجشکر کہتے ہین بخوف دراز ی کتاب اونکو

ہنین لکھا گیا ہے۔ **نقل** ہے کہ جب خواجہ معین الدین حسن سنجری دہلی مین تشریف لائے تو خواجہ بختیار سے فرمایا
کہ اے قطب الدین اپنے خلفا ہم کو دکھاؤ چنانچہ آپنے سب کو پیش کیا خواجہ حسن سنجری نے سب کے لئے دعا
فرمائی اور پہر فرمایا کہ بابا کوئی اور خلیفہ ہے خواجہ بختیار کاکی نے عرض کی کہ ہا حضرت مسعود نامی درویش
چلہ مین بیٹھا ہے وہ باقی ہے۔ تب دونون حضرت قریب حجرہ کے گئے اور دروازہ کہولا دیکھا تو آپ بالکل کمزور
اور ضعیف ہین تعظیم کے لئے کہڑے ہونے کی آپ مین طاقت نہ تہی۔ آبدیدہ ہوکر زمین پر سر رکھا حضرت خواجہ
بزرگ کو آپکے حال پر رحم آیا اور فرمایا کہ بابا کب تک اس بچارے کو ریاضت مین رکہوگے آؤ ہم اور تم دونون
اسکے حق مین دعا کرین چنانچہ دست راست خواجہ بزرگ نے اور دست چپ خواجہ قطب الدین نے پکڑ کر کہڑا کیا
اور دعا کی کہ الٰہی فرید کو قبول کر اور بندگان خاص سے اسکو فرما غیب سے آواز آئی کہ فرید کو ہمنے قبول کیا
فرید فرید دہر ہوگا اس آواز سے حال حضرت پر طاری ہوا۔ پہر دونون حضرات نے اسم اعظم کہ سینہ بسینہ
پیران عظام سے چلا آتا ہے آپ کو بتلایا تمام علم لدنی طرفتہ العین مین منکشف ہوگیا اور درمیان آپکے اور
خدا تعالیٰ کے حجاب باقی نہ رہا۔ پہر خواجہ نے دستار خلافت عنایت فرمائی اوس جگہہ قاضی حمید الدین ناگوری
و مولانا علی کرمانی اور شیخ خواجہ محمود اور بہت اولیاء اللہ صاحب کشف و کرامت موجود تہے اسوقت کمال نے یہ شعر کہا

گنج بخش کونین از شہنشہین شد + یافتہ شاہی شاہان جہان

نقل ہے کہ جب خواجہ قطب الدین نے آپکو رخصت سفر کی دی تو فرمایا کہ بابا فرید مین جانتا ہون کہ تو وقت آخر میرے
پاس نہ ہوگا۔ میرے بعد وفات میری چیز آویگی تو اپنی امانت قاضی حمید الدین سے لینا اور آبدیدہ ہوکر رخصت کیا
آپ وہان سے ہانسی مین آئے ایک رات کو خواب مین دیکھا کہ حضرت خواجہ بلاتے ہین اسیوقت روانہ ہوئے وہان پہونچکر
دیکھا تو خواجہ کی وفات کو تیسرا دن تہا آپ بہت نالان ہوئے اور مزار اقدس پر جاکر گریہ وزاری کی آخر خواجہ
حمید الدین ناگوری نے وہ خرقہ جو خواجہ نے عنایت کیا تہا آپکے حوالہ کیا تب آپ ہانسی کیطرف روانہ ہوئے اگرچہ لوگون نے
الحاح وزاری کرکے دہلی مین رہنے کو التجا کی مگر آپکو مفارقت خواجہ کی بہت سخت تہی اسلئے آپ ہانسی مین چلے آئے
جب ہانسی مین آپکی کرامت کا شہرہ زیادہ ہوا تب آپنے ہانسی سے کوچ کرکے اجودہن مین جسکو آپ پاکپٹن کہتے ہین

اگر مقام فرمایا پاکپٹن پہلے ویران تہا آپ کو یہہ مقام پسند ہوا اور نیز حضرت خواجہ بختیار سے ہدایت ہوئی کہ اسی جگہہ مقیم رہو چنانچہ آپ اجودہن مین مقیم رہے۔ **نقل** ہے کہ آپنے ارشاد فرمایا ہے کہ زکوۃ تین طرح پر ہے زکوۃ شریعت زکوۃ طریقت زکوۃ حقیقت زکوۃ شریعت یہہ ہے کہ چالیس درہم سے پانچ درہم خیرات کرے اور زکوۃ طریقت یہہ ہے کہ چالیس درہم سے پانچ درہم اپنے پاس رکہے اور باقی خیرات کرے اور زکوۃ حقیقت یہہ ہے کہ کل چالیس درم خیرات کردے تاکہ خداتعالے کے سوا اسکے پاس کچہہ نہ رہے۔ اور نیز آپنے فرمایا ہے کہ درویشی پردہ پوشی کو کہتے ہین اور آپنے فرمایا ہے کہ درویش کو چار چیزین لازم ہین اول آنکہہ کو نابینا کرے تاکہ غیب خلایق کے نہ دیکہے دوسرا کان کو بہرا کرے تاکہ کوئی بات ناشنیدنی نہ سنے تیسرا زبان کو گنگا کرے تاکہ سواء ذکر باریتعالے اسکے منہہ سے نہ نکلے چہارم دست وپا کو واسطے ماسوا اللہ کی حرکت نہ دے جس مین یہہ چار خصلت موجود ہون وہ درویش ہے وگرنہ کاذب ہے درویش نہین اور آپنے فرمایا ہے کہ مدار تصوف کا دل کے حضوری پر ہے اور حضوری دل اوس وقت حاصل ہوتی ہے کہ لقمہ حلال کہاوے حرام سے اجتناب کرے اور اہل غفلت سے متنفر ہو اور فرمایا ہے کہ الآفۃ فی التدبیر والسّلامۃ فی التسلیم اور آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تہے کہ جو آنکہہ بغیر ذات باری کے نظارہ کرے اندہی بہتر ہے اور جو کان سوا اوسکے ذکر کے سنے وہ کر بہتر ہے اور جو زبان سوا ذکر حق تعالے کے گویا ہو وہ گنگی بہتر ہے اور جو جسم کہ اوسکی طلب مین تساہل کرے مردہ بہتر ہے اور آپنے فرمایا ہے کہ عقلمند وہی ہے جو ماسوا اللہ کے سب کو ترک کرے اور ہمیشگی اُسکے لئے جو پہلے مرنے سے مرگیا اور فرمایا ہے انی الفقر بین العلماء کالبدر بین کواکب السماء ایک روز آپ کمال ذوق سے سربسجدہ ہوکر کہنے لگے کہ الہی اگر تو مجہکو دوزخ مین بہیجے تو مجہے اندیشہ نہین ہے بلکہ شوق سے ایسی فریاد کردن کہ اہل دوزخ نالہ وفریاد سے باز رہین۔ **نقل** ہے کہ آپ کی چار بیبیان تہین اول ہزیرہ بانو دختر غیاث الدین بلبن بادشاہ دہلی دوئم شارد بی بی سیوم شکرو یہہ دونون کنیزک دختر بادشاہ کی تہین ہزیرہ بانونے آپ کو خدمت کے لئے بخش دین تہین چہارم بی بی ام کلثوم جو بیوہ تہین کذا فی شجرۃ الانوار اولاد وامجاد آپکی بروایت صاحب سیر الاقطاب بی بی ہزیرہ خاتون سے چہہ فرزند اور تین دختر پیدا ہوئین اور اُنسے بہت اولاد عالم مین پہیلے اول صاحبزادہ بدرالدین سلیمان صاحب سجادہ حضرت گنجشکر آپکے چہہ فرزند اور

پانچ لڑکیان تولد ہوئین۔ دوسرے شیخ شہاب الدین گنجعلم اونکے پانچ فرزند تھے تیسرے شیخ نظام الدین شہید اونکے دو فرزند تولد ہوئے تھے۔ چہارم شیخ یعقوب اونکے دو فرزند تھے کہتے ہین کہ شیخ یعقوب رجال الغیب مین داخل ہوئے پانچوین شیخ عبداللہ شہید جو ایام خردسالی مین مفسدون کے ہاتھ سے شہید ہوئے چھٹے شیخ نصیرالدین جو بی بی شارہ کے شکم سے تھی اور بعض کہتے ہین کہ وہ آپکے لے پالک فرزند تھے اور بعض کہتے ہین کہ بی بی کلثوم کے ہمراہ آئی تھی اونکے چھہ فرزند تھے انکا مرقد اور آپکے والد ماجد اور آپکے بھائی اعزالدین محمود کا مزار چاولی مشائخان مین ہے اور دوسرے بھائی حضرت کے خواجہ نجیب الدین متوکل کا مزار شاہجہان آباد اندر خواجہ قطب الدین کی مزار کے پائین جانب زیارت گاہ خلائق ہے اور صاحبزادیان اول بی بی فاطمہ جن کا نکاح شیخ بدرالدین اسحاق جامع ملفوظات کے ساتھہ ہوا دوسری بی بی شریفہ جو جوانی مین بیوہ ہوگئی تھین اونکی نسبت آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر عورت کو خلیفہ کرنا جائز ہوتا تو مین شریفہ کو اپنا خلیفہ کرتا تیسری بی بی مستورہ شیخ عمر صوفی کے ساتھہ انکا بیاہ ہوا خلفاء آپکے بقول صاحب جواہر فریدی پچاس ہزار آٹھہ سو بیالیس ۵۰۸۴۲ ہین تفصیل اونکی یہہ ہے دس ہزار زمین پر اٹھارہ ہزار دریا مین ستائیس ہزار کوہ قاف مین اور پانچسو بیالیس ہوا مین اور چار سو چہارم آسمان پر اور چودہ ہزار سالک آسمان پر اور نوسو غیب مین منجملہ اونکے جو دس ہزار خلیفہ زمین پر ہین تینتیس ۳۳ آدمی ایسے ہین کہ اون مین اور حضرت مین کچھہ فرق نہین ہے۔ اول سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء دوسرے علاؤالدین علی احمد صابر تیسرے جمال الدین قطب ہانسوی چوتھے بدرالدین سلیمان گنجشکر پانچوین شیخ شہاب الدین گنجعلم ابن گنجشکر چھٹوین نظام الدین شہید ابن گنجشکر ساتوین یعقوب ابن گنجشکر آٹھوین شیخ نصیرالدین ابن گنجشکر نوین بدرالدین اسحاق غزنوی مولف کتاب اسرارالاولیا الملقب گنجشکر دسوین شیخ دہارو خادم گیارہوین زین الدین دمشقی بارہوان شیخ شکرریز تیرہوان شیخ علی شکرباران چودہوین امام علی الاحق سیالکوٹی پندرہوین شیخ محمد سراج سولوین ۱۶ دہنی دہاستارہوین شیخ جمال عاشق اٹھارہوین نجیب الدین متوکل برادر حقیقی آپکے انیسوین شیخ عارف سجستانی بیسوین شیخ ذکر باشندہ ہے اکیسوین صدر دیوانہ بائیسوین داود پاہلی تیئسوان شیخ جلال الدین چوبیسوان شیخ رکن الدین ۲۵ سید محمد بن محمود کرمانی ۲۶ شیخ منتخب الدین برادر شیخ برہان الدین غریب ۲۷ شیخ یوسف ۲۸ شیخ برہان الدین صوفی ابن قطب جمال ہانسوی ۲۹ محمد شاہ غوری ۳۰ مولانا

محمد مولتانی ۳۱ مولانا علی بہاری ۳۲ شیخ محمد نیشاپوری ۳۳ شیخ حمید الدین سکانی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین

اقتباس الالنوار مین لکہا ہے کہ وفات آپکی روز سہ شنبہ پنجم محرم الحرام ۶۶۴ ہجری یا ۶۶۹ ہجری کو ہوا اور سفینۃ الاولیا اور اخبار الاخیار مین لکہا ہے کہ وفات خواجہ گنجشکر کی ۶۶۴ ہجری کو ہوئی عمر شریف آپکی بقول صاحب فوائد الفواد کے ۹۳ سال اور بقول محقق عبد الحق دہلوی پچانوے برس تہے اور اقتباس الالنوار مین دونون روائیت کے بعد لکہا ہے کہ آپ پندرہ سال کے مرید ہوئے اور بعد وفات خواجہ قطب الدین کے ۲۵ برس آپ زندہ رہے ہین اور بیعت ہونیکے بعد انتی برس آپ عالم دنیا مین موجود تہے تو دونون روائیت سے معلوم ہوا کہ عمر شریف آپکی ۹۵ سال یا ۹۰ سال تہی روضہ منورہ آپکا پاکپٹن شریف مین زیارتگاہ مخلوق ہے آپکے سالیانہ عرس کے دن ہزار در ہزار خلقت مزار گوہر بار پر حاضر ہوکر دروازہ بہشتی سے عبور کرتے ہین اور دروازہ بہشتی اوس دروازہ کو اس لئے کہتے ہین کہ بعد وفات آپکے ایک وقت سلطان المشائخ نظام الدین اولیائے مزار پر انوار پر حاضر ہوکر دیکہا کہ جناب سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین یا نظام الدین من دخل فی ہذا البیت کان آمنا اوسی دن سے اس دروازہ کا نام بہشتی دروازہ ہوا واللہ اعلم بالصواب کذا فی جواہر فریدی وغیرہ

قطعہ تاریخ وفات گنجشکر از سرور

شیخ دنیا و دین فرید الدین | چون ز دنیائی دون بخلد رسید
رحلتش بندۂ خدا میخوان | ہم بدان فرد دین فرید وحید

ایضاً از مخزن الواصلین

فرید الدین کہ او گنج شکر بود | چو در ذات خدا شد محو مطلق
بمظہر گفت ہاتف سال نقلش | فرید الدین ولی واصل حق

ذکر حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محمد بن احمد بخاری بداونی رضی اللہ تعالے عنہ

آپکا نام نامی محمد بن احمد بن علی بخاری ہے اور لقب سلطان المشائخ اور سلطان الاولیاء و
سلطان السلاطین اور خطاب محبوب الہی اور نظام اولیاء اور زری زر بخش ہے آپ خلیفہ راستین حضرت خواجہ
فرید الدین گنجشکر کے ہین نسب اپکا چند واسطہ سے حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اس طریق سے ملتا ہے
کہ حضرت نظام الدین اولیا ابن سید احمد بن سید علی بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید علی اصغر بن سید عبد اللہ
بن سید احمد بن سید جعفر بن سید امام علی ہادی بن امام تقی الجواد بن امام علی موسی رضا بن امام علی موسی کاظم
بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم
اللہ تعالے وجہہ **اخبار الاخیار** مین لکہا ہے کہ آپکے دادا علی بخاری اور نانا خواجہ عرب دونو بزرگوار بسبب
حوادث روزگار کے بخارا سے ہجرت کرکے لاہور مین تشریف لائے اور چندے وہان رہکر مقام بدایون متعلقہ ہندوستان
مین پہونچکر قیام پذیر ہوئے وہان سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء سنہ ۶۳۳ یا سنہ ۶۳۶ ہجری کو جو سال وفات خواجہ
قطب الدین اور شمس الدین التمش کا ہے پیدا ہوئے جب آپکی عمر پانچ سال کی ہوئی تو خواجہ احمد والد ماجد
آپکے انتقال فرما گئے تو آپکی والدہ ماجدہ بی بی زلیخا نے کمال جانفشانی سے آپکی پرورش کی اور تعلیم علوم ظاہری کے
لئے مکتب مین بٹھایا تہوڑے ہی دنون مین آپنے حفظ قرآن شریف اور علم حدیث اور تفسیر و صرف و نحو و منطق و معانی
وغیرہ مین پورا ملکہ حاصل کرکے باران سال کی عمر مین دستار فضیلت باندہی اور بیس سال کی عمر مین آپ دہلی مین
رونق افروز ہوئے دہلی مین اکثر باقی علوم تحصیل کئے اور مقامات حریری شمس الملک صدر ولایت سے پڑہکر سند
حدیث کی حاصل کرکے فارغ التحصیل ہوئے **جواہر فریدی** مین لکہا ہے کہ بادشاہ دہلی نے تجویز کی کہ کسی عالم
جید کو قضا کا منصب عنایت کرکے سرفراز کرنا چاہئیے حاضرین نے عرض کی کہ اس زمانے مین نظام الدین قاضی
ہونے کے لئے بہت لائق ہے بادشاہ نے آپ کو بلا کر تمام علماء و فضلائے عصر کو حکم کیا کہ نظام الدین سے مباحثہ کرو
بفضلہ تعالے سلطان المشائخ سب پر غالب آئے بادشاہ نے خلعت فاخرہ آپکو عنایت کیا تب محبوب الہی خواجہ
نظام الدین درگاہ معلے خواجہ قطب الدین پر آستانہ بوسی کے لئے تشریف لیگئے وہان ایک مجذوب سے قضا کے
ملنے کے لیے استدعا کی مجذوب نے فی الفور ارشاد فرمایا کہ اے نظام الدین تجھکو قاضی ہونیکا اشتیاق ہے

اور مین چاہتا ہون کہ تم بادشاہ بنو تم سے تمام جہان مستفیض ہووے یہہ بات سنکر انکا دل عہدہ قضا بلکہ دنیا و
ما فیہا سے سرد ہو گیا آپنے رفیقون سے فرمایا کہ مین فقر اور درویشی اختیار کرونگا دوستون نے بہت ہی سمجھایا لیکن
آپ اپنے خیال سے باز نہ آئے اور شیخ نجیب الدین متوکل برادر حقیقی گنجشکر کی خدمت مین حاضر ہوئے اور مرید ہونے
کے لئے درخواست کی حضرت نجیب الدین نے فرمایا کہ اس زمانے مین دو مشایخ بے مثل ہین غوث بہاؤالدین زکریا
ملتانی اور خواجہ فرید الدین گنجشکر یاکپٹنی دونون مین سے جو تم کو بہتر معلوم ہو اس کے ساتھ بیعت کر کے سرفرازی حاصل کرو
آخر آپ بوساطت شیخ نجیب الدین متوکل کے پاکپٹن مین حضرت خواجہ گنجشکر کی خدمت بابرکت مین باریاب ہوئے
جس وقت آپ حضرت گنجشکر کی مجلس مین پہنچے تو خواجہ قطب گنجشکر نے چند قدم استقبال کر کے آپ سے بغل گیر ہوکر
پہلے السلام علیکم فرمایا اور یہ شعر پڑہا۔ بیت اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ پہر اور پہر آپکو مرید کر کے حضرت گنجشکر نے کلاہ چار ترکی
اپنے سر مبارک سے اوتار کر عنایت فرمائی اور فرمایا کہ میرا ارادہ تہا کہ ہندوستان کی ولایت مین کسی کو معین
کرنا چاہیے پہر دار ارادہ ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے فرید یہہ نظام الدین بداونی آتا ہے ولایت ہندوستان
کی اوس کے لائق ہے یہہ فرما کر خرقہ اور کلاہ آپکو عنایت کر کے دہلی کی طرف روانہ فرمایا اور چلنے کے وقت مثال
لکہکر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بابا اس مثال پر شیخ جمال الدین ہانسوی کی مہر لگوا کر دہلی مین جانا آپنے بموجب
حکم پیر و مرشد کے ہانسی مین شیخ جمال کی خدمت مین آکر خلافت نامہ کی مثال حضرت جمال کے پیش کی شیخ
جمال الدین نے بعد مطالعہ قلم دوات لیکر یہہ شعر خلافت نامہ پر ثبت فرمایا بیت ہزاران درّ دو ہزاران سپاس
کہ گوہر سپردہ بگوہر شناس - پہر فرمایا کہ ایک فرزند میرا فرزند و آنجا ہے آپکے پاس آویگا آپکو چاہیے کہ براہ
مہربانی اوسکو فیوضات ظاہری اور باطنی مستفیض فرماوین آخر ایسا ہی ہوا کہ شیخ قطب منور پسر برہان الدین
بن شیخ جمال الدین آپکی خدمت مین حاضر ہوکر خرقہ خلافت اور فیوض صوری و معنوی سے مشرف و ممتاز ہوئے غرض
ہانسی سے آپ دہلی مین تشریف لاکر غیاث پورہ مین جو شاہجہان آباد سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے سکونت پذیر ہو
کر ہدایت و ارشاد خلائق مین مصروف ہوئے اقتباس الانوار مین لکہا ہے کہ خواجہ محبوب الہی تاریخ بندہ رجب

روز چہارشنبہ سنہ ۶۵۵ ہجری کو پاک پٹن مین حضرت خواجہ فریدالدین گنجشکر سے مرید ہوئے چہہ سیپارہ قرآن شریف
کے گنجشکر سے تجوید کرکے چہہ باب عوارف المعارف اور تمہید ابوشکور سلمی وغیرہ کتابین حضرت خواجہ [illegible]
پڑہ کر دوسری ماہ ربیع الاول ثانی روز چہارشنبہ سنہ ۶۵۶ ہجری کو خلافت سے مشرف ہوئے سیرالاولیاء مین لکہا ہے کہ
حضرت محبوب الٰہی بعد عطائے خرقہ خلافت حضرت گنجشکر کی خدمت سے دہلی مین تشریف لائے اور الہام غیبی سے
آپنے موضع غیاث پور مین سکونت اختیار کی اون ایام مین درویشون کی معاش کی کوئی صورت مقرر نہ
تہی فقر و فاقہ سے یہہ حال تہا کہ بعض اوقات چار چار دن تک کوئی چیز کہانے کی درویشون کو نہ ملتی تہی
آپکے ہمسائگی مین ایک بیوہ عورت نہائت پارسا رہتی تہی وہ بیچاری سوت کات کر مزدوری کرتی اور جو
کچہہ اوسکو ملتا اوسکے جو خرید کر نان بے نمک پکاکر خدمت بابرکت مین حاضر کرتی آپ معہ حاضرین اوسکے ساتھ
افطار کرتے ایک دن اُس نیکبخت عورت نے جو کا ڈیرہ سیر آٹا حضرت کی خدمت مین حاضر کیا آپنے شیخ کمال الدین یعقوب
کے حوالے کرکے فرمایا کہ ایک مٹی کی ہانڈی مین اوسکو پکاؤ شاید کہ کسی آنے والے کے نصیب ہو جب شیخ
کمال الدین نے ہانڈی چولہے پر رکہہ کر آگ جلائی اور ہانڈی کو جوش آیا اُسوقت ایک درویش دلق پوش نے آکر
بلند آواز سے کہا کہ اے نظام الدین جو کچہہ موجود ہو ہمارے لئے حاضر کرو آپنے فرمایا کہ ہانڈی پک رہی ہے ذرا توقف
فرمادین درویش باخدا نے کہا جسطرح ہو ہانڈی کو میرے پاس بہت جلد حاضر کرو۔ تب آپنے ہاتہون پر کپڑا
لپیٹ کر ہانڈی کو اوٹہاکے درویش کے سامنے لا رکہا اوس بابرکت نے دونون ہاتہون کو ہانڈی مین ڈالکر گرما
گرم کہانا شروع کیا اور بقدر ضرورت تناول فرماکر اوس ہانڈی کو پکڑ کر زمین سے اوٹہاکر زور سے زمین پر پٹکا کہ وہ
ہانڈی بالکل ٹوٹ گئی تب اوس درویش باکمال نے فرمایا کہ نظام الدین نعمت باطنی خواجہ گنجشکر نے تمکو عطا کی ہے
اور تیرے افلاس کی ہانڈی ہمنے توڑ دی ہے اب تو ظاہر و باطن کا بادشاہ ہوا۔ **جواہر فریدی** مین لکہا ہے
کہ جناب خواجہ نظام الدین نے فرمایا ہے کہ جسقدر نعمت اور برکت مجہکو خواجہ گنجشکر سے عطا ہوئی ہے حیطۂ تحریر و
تقریر سے باہر ہے ایک لحظہ مین درجہ محبوبیت کا خاکسار کے لئے خواجہ گنجشکر کی برکت سے قائم ہوا گو خاکسار بہی
آخری صحبت یافتہ گنجشکر ہے چنانچہ تین مرتبہ حضرت کی حین حیات مین اور سات مرتبہ بعد وفات یہہ خاکسار

پاکپٹن مین حاضر ہوکر مشرف وممتاز ہوا خواجہ گنجشکر نے خاکسار کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کیوقت تم حاضر
نہ ہوگے کیونکہ مین بہی اپنے پیر کے انتقال کیوقت موجود نہ تہا لیکن لازم ہے کہ میری وفات کے بعد پاکپٹن مین آکر
میرے فرزندون اور مریدون کو تعلیم او تربیت کرکے داخل کرو چنانچہ حسب الارشاد خواجہ گنجشکر کے اس
آستان قدسی نشان پر دل وجان سے قربان ہون اور انشاء اللہ العزیز اسی طرح رہونگا نفحات الانس
مین لکہا ہے کہ ایک شخص کا کاغذ برات گم ہوگیا اوسنے حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیا کیخدمت مین آکر
کاغذات کے ملنے کی استدعاء کی اور بہت عاجزی اور بیقراری ظاہر کی آپنے ایکدرم اوسکو دیکر ارشاد فرمایا
کہ اس کا حلوا بازار سے خریدکر حضرت گنجشکر کے روح پر فتوح کو بخشکر درویشون کو تقسیم کرے وہ شخص بازار
مین گیا اور درم حلوای کو دیکر حلوا کا خواستگار ہوا حلوائی نے تہوڑا حلوا کاغذ مین لپیٹ کر اوس شخص کو دیا۔
جب اوس نے اچہی طرح دیکہا تو وہی کاغذ برات کا جو گم ہوگیا تہا حلوائی نے اوسکو دیا ہے اور نیز اوسی
کتاب مین لکہا ہے کہ ایک وقت محبوب الہی خواجہ نظام الدین وضو کرنے لگے اور چاہا کہ ریش مبارک مین کنگہی
پہیرین اوسوقت درویش موجود نہ تہا کہ طاق سے کنگہی اوٹہا کر آپ کو دیکو قدرت الہی سے کنگہی خود بخود طاق
سے جست کرکے آپکے ہاتہ مین آگئی مرات العاشقین مین لکہا ہے کہ خواجہ محبوب الہی کو زری زربخش
اس لئے کہتے ہین کہ ایک روز ایک امیر دنیا مون سے طشت بہر کر ہدیۃ آپکے پاس لایا اوسوقت ایک قلندر آپکے
پاس بیٹہا تہا اوسنے کہا یا حضرت الہدایا مشترک تب محبوب الہی نے تہال بدستور بہرا ہوا اوسکی طرف کرکے فرمایا
کہ تنہا خوشتر پس وہ قلندر لیکر چلا گیا اوسیدن سے آپ کو زری زربخش کہتے ہین اور نیز مرات العاشقین
مین ہے کہ آپکے لنگر مین ماسوائے دوسری مخلوق کے چار ہزار عالم فاضل اور پانچسو قوال موجود و مقیم رہتے تہے
چنانچہ لنگر مین نمک وفلفل اور زیرہ وغیرہ روزمرہ دس اونٹ کا بوجہہ خرچ ہوتا تہا ایکدن بادشاہ کے اہلکارون
نے دربار شاہی مین عرض کی کہ نظام الدین کے درویش شہر مین آکر تمام اجناس کو خرید کر لیتے مین اہل شہر والون کو
بہت تکلیف ہوتی ہے بادشاہ نے سنکر حکم دیا کہ کل بازارون مین منادی کیجاوے کہ نظام الدین کے درویشون کو
کوئی چیز بازار خریدنے کی جرائت نہ ہو جب یہہ خبر حضرت زری زربخش کو پہونچی تو آپنے درویشون کو فرمایا کہ فلانے

طرف نظام آباد شہر ہے اوس مین جاکر مرضی موافق اجناس ضروری خرید لایا کرو خادمون نے عرض کی کہ اوس
طرف کوئی شہر نہین ہے بلکہ جنگل ہے آپنے فرمایا کہ تم جاکر قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو آخر الامر موجب ارشاد کے
درویش اوسطرف گئے دیکھا کہ بہت بڑا شہر موجود ہے اور اوس مین ہر قسم کے اجناس صاف وستھرے فروخت کیے لیئے
طیار ہین چنانچہ مدت تک درویشان لنگر اوسی بازار سے ضروریات مایحتاج خرید کر لاتے تھے جب یہ خبر بادشاہ
دہلی نے سُنی بہت شرمسار ہوا اور کہا کہ یہ لنگر خدا کا ہے کسی سے بند نہین ہوتا ہے مناقب محبوبین وغیرہ کتب
مین ہے کہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء نے تمام عمر شادی نہین کی تجرد و تفرد آپ کو پسند تھا اور فرقہ نسوان سے انکو
سخت نفرت تھی خلفاء آپکے بیشمار تھے مگر بشر کا چند حضرات کا نام نامی اس رسالہ مین درج کیا جاتا ہے شیخ المشائخ
نصیر الدین محمود چراغ دہلی سراج الدین عثمان ۔ وقطب الدین منور پسر برہان الدین ۔ وشیخ حسام الدین ملتانی
وجمال الدین نصرت خانی ومولانا فخر الدین زرادے ومولانا ابوبکر مندوی ومولانا فخر الدین مروزی وشیخ علاء الدین نیلے
وشیخ برہان الدین غریب ومولانا وجیہ الدین یوسف کلاکھڑی ومولانا شہاب الدین امام ومولانا شیخ محمد قاضی و
محی الدین کاشانی ومولانا وجیہ الدین پائلی ومولانا فصیح الدین ومولانا شمس الدین یحییٰ وخواجہ کریم الدین سمرقندی
وشیخ جلال الدین اودہی ومولانا جمال الدین وقاضی شرف الدین ومولانا کمال الدین یعقوب ومولانا بہاء الدین و
شیخ مبارک گوپاموی وخواجہ عز الدین وخواجہ ضیاء الدین برنی وشیخ تاج الدین داوری ومولانا مؤید الدین انصاری
خواجہ شمس الدین خواہر زادہ امیر خسرو ونظام شیرازی وخواجہ سالار وشیخ فخر الدین میرٹھی وشیخ علاء الدین اندرپتی
وشیخ شہاب الدین کنتوری ومولانا شیخ محبۃ الدین ملتانی وشیخ بدر الدین نواسہ وشیخ رکن الدین چندیری وعبد الرحمن
سارنگپوری وحاجی احمد بداونی وشیخ لطیف الدین وشیخ نجم الدین محبوب وشیخ شمس الدین دہاری وخواجہ یوسف
بداونی وشیخ سراج الدین حافظ وقاضی شاہ علی ومولانا قوام الدین یکدانہ وشیخ برہان ساوری ومولانا جمال الدین اوجہی
وشیخ نظام الدین مولی وقاضی عبد الکریم قدوائی وقاضی قوام الدین قندوری ومولانا علیشاہ جاندار وخواجہ
تقی الدین نوح پسر خواہر زادہ محبوب الٰہی وسید محمد کرمانی وسید یوسف حسنی وحمید قلندر شاعر مصنف خیر المجالس
وغیرہ وامیر خسرو وامیر حسن علای سنجری وحضرت خواجہ کمال الدین علامہ وفخر الدین الکلوری خواجہ رفیع الدین ہارون

پسر خواہر زادہ محبوب الہی۔ خواجہ ابابکر مصلے بردار اقربائی محبوب الہی۔ خواجہ عزیز الملتہ والدین پسر ابابکر مصلا بردار خواہر زادہ و امام مسجد حضرت محبوب الہی خواجہ عمر اقربائے حضرت برادر خواجہ ابابکر مصلا بردار مولانا محمد قاسم بن خواجہ عمر مذکور مصنف لطائف التفسیر و خواجہ محمد و خواجہ موسی نبیرگان خواجہ گنجشکر و خواجہ عزیز الدین صوفی نبیرہ خواجہ گنجشکر خواجہ اقبال خادم حضرت محبوب الہی خواجہ مبشر خادم حضور محبوب الہی خواجہ عبد الرحمن خادم خاص خواجہ نور الدین مبارک پسر خواجہ مبشر رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین **وفات** آپکی باتفاق الروایات روز چارشنبہ بعد طلوع آفتاب اٹھارہ ماہ ربیع الثانی ۷۲۵ھ کو سلطان محمد عادل کے زمانہ میں ہوئی تھی اور اقتباس الانوار میں ہے کہ محبوب الہی چالیس دن بیمار رہکر جس بول کی بیماری سے ۷۲۵ھ ہجری کو بعد طلوع آفتاب فوت ہوئے اور بعد نماز ظہر کے غیاث پور میں جو آپکی سکونت کی جگہہ تہی مدفون ہوئے تھے عمر آپ کی ۹۴ سال اور آپکے جیتے تھے غیاث الدین تغلق بادشاہ دہلی کا آپ سے پہلے دو مہینے انتقال ہوا +

کتب سیر و مناقب میں لکہا کہ حضرت محبوب الہی کے جنازے کی نماز شیخ رکن الدین ملتانی نے پڑہائی اور فرمایا کہ ہمارے تین برس دہلی میں رہنے میں یہی حکمت ہے کہ یہ نعمت ہمکو حاصل ہو کذا فی اخبار الاخیار وغیرہ +

قطعہ تاریخ از فخر الواصلین

انتظامِ زمان و اہلِ زمین — شیخ عالی نسب نظام الدین
او ورع واقفہ و محدث بود — بہر دنیا نداشت گفت و شنود
چارشنبہ بخلد نقل نمود — ہژدہم از ربیع ثانی بود
نود و چار سال عمرش بود — کان زمان شد بحضرت معبود
سال ترحیل آن ستودہ شیم — ز دخرد زبدۂ بہشت رقم
سال نقل نظام دینِ احمد — گفت زیب نشاط خلد خرد
مرقدِ او بشہر دہلی دان — فیض بخشد بطفل و پیر و جوان

ذکر شمس العارفین حضرت خواجہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی اودہی چشتی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

انکا نام نامی محمود اور عرف نصیر الدین اور لقب چراغ دہلی ہے آپ خلیفہ اعظم و یار ہمدم حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء
کے ہین سلطان المشائخ کے انتقال کے اب قائمقام سلطان المشائخ قطب و غوثیت و فردیت انکے ہوکر مرتبہ محبوبیت
مین دو سال چند ماہ مشرف ہوئے۔ آپکے دادا بزرگوار شیخ عبد اللطیف ولایت بخارا سے لاہور متعلقہ پنجاب مین آکر
متوطن ہوئے وہان آپکے والد ماجد شیخ یحییٰ اودہی متولد ہوئے اور جوان ہوکر لاہور سے مقام اودہ مین آکر
سکونت پذیر ہوئے اور اودہ مشہور شہر ہے پوروب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین ہکذا فی شفاء العلیل اور خیر الاذکار
مین لکھا ہے کہ اودہ بفتح ہمزہ و دال ایک قریہ کا نام ہے دہلی کے پاس اُس قریہ مین علے اختلاف الاقوال سنہ ۶۷۵ یا سنہ ۶۹۳
ہجری حضرت خواجہ چراغ دہلی تولد ہوئے جب آپ نو برس کے ہوئے تو شیخ یحییٰ آپکے پدر بزرگوار اس دار ناپائیدار
سے طرف دار القرار کے رحلت فرما گئے تب انکی والدہ ماجدہ نے آپکو تعلیم علوم ظاہری کے لئے مولانا عبد الکریم
شیروانی کے سپرد کیا مولانا ممدوح کے پاس آپنے ہدایہ اور بزدوی تک کتابین پڑہین جب اونکا انتقال ہوگیا تب آپنے
مولانا افتخار الدین گیلانی پاس حاضر ہوکر باقی علوم تحصیل کرکے زہد اور مجاہدہ ریاضت اور عبادت کرنا شروع کیا
ہمیشہ روزہ رکھکر برگ سنبہالو سے افطار کیا کرتے سات برس درویشون کے ساتھ سیر و سیاحت مین گذار کر چالیس برس
کی عمر مین حضرت خواجہ محبوب الٰہی کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر مرید ہوئے اور حضرت کی خدمت مین کمر بستہ حاضر
رہکر اختصاص کلی و خطاب چراغ دہلی حاصل کیا نسب انکا حضرت عمر فاروق سے ملتا ہے اور کتاب اقتباس الانوار مین
لکھا ہے کہ آپ امام حسن کی اولاد سے ہین لیکن یہہ قول ضعیف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت شیخ خواجہ کمال الدین
علامہ اور آپ یک جلدی بہائی ہین اور مراۃ الاسرار مین لکھا ہے کہ آپ خالدی ہین پوری تفصیل انکی نسب کی حضرت
کمال الدین علامہ کے ذکر مین لکھی جاویگی چراغ دہلی انکو حضرت جناب محبوب الٰہی سے خطاب ملا ہے و نیز کہتے ہین کہ ایک

آپکی کاشانہ مین چراغ تیل کی کمی کیوجہ سے نہین جلتا تہا آپنے خادم کو فرمایا کہ اگر تیل نہین ہے تو پانی چراغ مین ڈالکر جلاؤ خادم نے موجب ارشاد کے پانی چراغ مین ڈالکر جلایا آپکی کرامت سے وہ چراغ جلنے لگا اور خوب روشنی ہوگی اسواسطے آپ کو چراغ دہلی کہتے ہین تیسری روائت چراغ دہلی خطاب ہونے کی یہہ ہے کہ ایکدن بیت اللہ شریف مین شیخ امام عبد اللہ یافعی نے اپنی مجلس مین فرمایا تہا کہ خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الہی فوت ہوگئے اور اب انکی جگہہ و انکے خلیفہ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی ولائت دہلی کے مالک ہوئے او سیدن سے انکا خطاب چراغ دہلی ہوا خزینۃ الاصفیاء مین ہے کہ محبوب الہی حضرت نظام الدین اولیا کیلوگہرے مین پانی کے کنارہ بالاخانہ پر عبادت و مجاہدت مین مشغول رہتے تہے وہان خواجہ نصیر الدین محمود کے سوا کوئی دوسرا خادم حاضر نہو سکتا تہا آپ ہی ایک طرف بیٹہکر عبادت معبود مین مصروف رہتے ایک وقت شیخ بہاؤ الدین ملتانی کے مریدون سے چند درویش وہان آکر شب باش ہوئے بوقت اون درویشون سے ایک درویش کو غسل کی حاجت ہوگئی وہ بیچارا کپڑے اوتار کر ننگا ندی مین غسل کرنے لگا قضاء ایک چور وہ کپڑے اوٹہا کر راہی ہوا اوس درویش نے غوغا اور شور مچانا شروع کیا جب خواجہ چراغ دہلی نے دیکہا کہ یہہ درویش اپنے کپڑے چوری ہوجانیکے سبب سے بہت روتا ہے شاید اوسکی آواز سے میرے پیر و مرشد حضرت نظام الدین اولیاء کی مشغولی مین خلل آوے اس خیال سے اپنا لباس سارا اوس درویش کو دیدیا حضرت محبوب الہی نے نور باطن سے اس نیت سے آگاہ ہوکر پہر دن چڑہے آپ کو بلاکر خلعت خرقہ اور کلاہ چار ترکی اور لباس خاص اور عنایات ظاہری اور باطنی سے سرفراز فرمایا **مراۃ العاشقین** مین ہے کہ جب حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ مین حضرت سرور کائنات علیہ افضل التسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوئے تو عرفان ذات باریتعالے شانہ کے لئے حضور سے خواستگار ہوئے روضہ شریف سے آواز آئی کہ اے فرزند دہلی مین ایک ولی کامل حال مقبول بارگاہ ذوالجلال خواجہ نظام الدین بداونی کا خلیفہ نصیر الدین نام ملقب بہ چراغ دہلی مشہور ہے انکے پاس جاکر استفاضہ عرفان ذات باریتعالے کا حاصل کرو سید مخدوم جہانیان حسب الارشاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منزل بمنزل دہلی مین پہونچے اور آپکی نذرانہ کے لئے چند کلوخ استنجا کے اپنے رخسارون پر صفا کرکے حضرت چراغ دہلی کی نذر گذرانے آداب و تسلیمات کے بعد اپنا حال ظاہر کیا آپنے حسب الحکم سرور عالم علیہ السلام کے مخدوم جہانیان کو نعمت باطنی عنایت

کرکے اپنا ملبوس خاص عطا کیا اور خرقہ خلافت دیکر رخصت فرمایا **نقل** ہے کہ حضرت چراغ دہلی کی دو
ہمشیرہ تہیں ایک ہمشیرہ کے فرزند شیخ کمال الدین علامہ جو آپکے مرید و خلیفہ قائم مقام تھے دوسری ہمشیرہ کے
فرزند شیخ زین الدین یہہ بہی آپ کے مرید و خلیفہ تھے **مراۃ الاسرار** مین ہے کہ خواجہ نصیر الحق والدین چراغ
دہلی ۸۲ سال اور تین مہینے اور دو دن مرتبہ قطب مدار مین فائز المرام رہے اور پہر عروج حاصل کرکے مرتبہ افرادی
مین جو غوثیت سے بڑہ کر درجہ ہے ثابت قدم رہے ہکذا فی بحر المعانی تصنیف سید محمد بن جعفر کی مناقب محبوبین مین ہے کہ
آپ نے حضرت پیر و مرشد کے اتباع کے لئے شادی نہیں کی تہی تمام عمر مجرد رہکر حرمین اندوز ذخیرہ آخرت ہوئے مین
آپ کے خلفاء بیشمار ہین مگر مشہور یہہ حضرات ہین **اول** شیخ کمال الدین علامہ خواہر زادہ حضرت **دوم** شیخ زین الدین
خواہر زادہ حضرت **سوم** سید محمد گیسو دراز **چہارم** سید محمد بن جعفر مکی **پنجم** صدر الدین طبیب دہلی **ششم**
مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری **ہفتم** خواجہ معین الدین خرد نبیرہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری
بدر الدین غزنوی **نہم** شیخ سراج الدین بن حضرت کمال الدین علامہ **دہم** علاء الدین اودہی مصنف متقیان **یازدہم**
میر علاء الدین ہمشیر زادہ مخدوم جہانیان **دوازدہم** شیخ یوسف گدا مصنف تحفۃ النصائح **سیزدہم** محمد وجیہ
چہاردہم محمد سادی فاضل **پانزدہم** شیخ سلیمان رودلی **شانزدہم** شیخ متوکل کنتوری **ہفدہم**
شیخ دانیال **ہژدہم** شیخ قوام الدین **نوزدہم** قاضی عبد المقتدر **بستم** مولانا خواجگی **بست و یکم**
مولانا [illegible] **بست و دوم** شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ و قدس اللہ اسرارہم اجمعین **وفات** حضرت چراغ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہست مہتاب نیر دہلی | سال ترحیل آنشہ ابرار
ہم بخوان آفتاب روح جہان | تا شود سال رحلتش اظہار
قبلۂ حق نصیر الدین محمود | سال نقلش بگو تو با تکرار
کن رقم باز رحلت آنشاہ | طالب اللہ واقف اسرار

ذکر شیخ المشائخ حضرۃ خواجہ شیخ کمال الدین علامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

نام پاک انکا کمال الدین اور لقب علامہ ہے آپ خلیفہ اور قائم مقام اور ہمشیرہ زاد خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے ہیں چونکہ آپ علم حدیث و تفسیر و فقہ و اصول میں یگانہ آفاق تھے اس لئے آپکا خطاب علامہ ہوا آپکو دادا پیر حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء سے بھی خلافت تبرکاً ملی تھی آپکے والد ماجد شیخ عبد الرحمن خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے چاچا کے بیٹے تھے آداب الطالبین و معز الاولیاء میں نسب نامہ انکا اسطرح لکھا ہے کہ شیخ کمال الدین بن عبد الرحمن بن محمد بن عمر بن طیب بن طلحہ بن شمس الدین احمد بن فرخ شاہ کابلی بن سلیمان بن شیخ نصیر الدین بن شیخ شہاب الدین بن سلیمان بن شیخ المعروف بسلطان بن شیخ عبد اللہ بن مسعود بن واعظ اللہ اصغر بن واعظ اللہ اکبر بن ابی الفتح بن اسحاق بن سلطان ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر الدین بن عبد اللہ بن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالٰے عنہم اجمعین اور سلسلہ نسب دادا کی حضرت چراغ دہلی کا بھی ہے مجالس حسنیہ میں ہے کہ خواجہ کمال الدین علامہ شادی نکاح نہیں کرتے تھے آپکو خواجہ چراغ دہلی نے فرمایا کہ بابا اگر تم نکاح نکروگے تو ہمارے اجداد کی نسل بالکل موقوف ہو جاویگی اسلیئے کہ آپ انکے سکے حقیقی بھائی تھے آخر شیخ کمال الدین علامہ نے اپنے مرشد و ماموں خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے حکم سے نکاح کیا اور بعد حصول خرقہ خلافت دبامر پیر و مرشد کے آپ احمد آباد گجرات میں تشریف لے گئے تو وہاں آپکو قبول عظیم حاصل ہوا اور خلقت بیشمار آپکے حلقہ ارادت میں داخل ہوتے تھے اور پھر آپ دہلی میں چلے آئے تھے اولاد امجاد انکے تین فرزند اور دو لڑکیاں ہیں اول صاحبزادہ شیخ نظام الدین جو بڑے عالم فاضل تھے دوئم صاحبزادہ

شیخ نصیر الدین جو مرید و خلیفہ سید محمد گیسو دراز کے تھے تیسرے صاحبزادہ حضرت کے شیخ سراج الدین جو مرید اور خلیفہ قائم مقام آپ کے ہوئے ہیں جامع العلوم میں لکھا ہے کہ سید مخدوم جہانیان جہان گشت و تاتارخان و مولانا عالم سنگریزہ ملتانی و مولانا احمد تھانیسری و مولانا عالم پانی پتی یہہ سب بزرگوار آپکے شاگرد تھے اور جو خلافت نامہ حضرت سید مخدوم جہانیان کو حضرت خواجہ چراغ دہلی سے ملا تھا وہ آپ ہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا خلفاء آپکے بہت ہیں لیکن سلسلہ چشتیہ نظامیہ آپ کے فرزند شیخ سراج الدین سے جاری ہوا اور باقی خلفاء اور اولاد آپکی احمد آباد گجرات میں ابھی تک موجود ہے اور ان سے سلسلے جاری ہیں **وفات** آپکی حضرت نصیر الدین چراغ دہلی سے ایک سال پہلے تاریخ ۲۷ ماہ ذیقعد ۷۵۶ ہجری کو ہوئی ہے مرقد منور آپکا پرانے دہلی میں شاہجہان آباد سے پانچ کوس پر پایئن روضہ مبارک حضرت نصیر الدین چراغ دہلی برابر مرقد شیخ زین الدین خواہرزادہ چراغ دہلی کے مشرق کیجانب زیارت گاہ مخلوق ہے ؛

تاریخ وفات از مفتی لاہوری

چون کمال الدین ولی باصفا — رفت از دنیا بفردوس برین
رحمت حق گو وصال آنجناب — ہم بشر با متقی اہل یقین

ذکر شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ سراج الدین بن خواجہ کمال الدین علامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حضرت شیخ سراج الدین مرید و خلیفہ و قائم مقام اپنے والد ماجد شیخ کمال الدین علامہ کے ہیں علوم ظاہری و باطنی میں اپنے زمانے میں یگانہ آفاق تھے صاحب کشف و کرامت و مستجاب الدعوات تھے قول مستحسن شیخ فخر الدین محسن میں ہے کہ آپ کو حضرت نصیر الدین چراغ دہلی نے بھی خلافت عطا فرمائی ہے اور فخر الاولیاء میں ہے کہ آپ مرید و خلیفہ حضرت چراغ دہلی کے ہیں اور اپنے والد بزرگوار سے بھی آپکو خلافت ملی ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ آپ چار سال کی عمر میں خواجہ چراغ دہلی کے مرید ہوئے تھے آپ کی بی بی صاحبہ کا نام بی بی صفیہ تھا بی بی صاحبہ شیخ یحییٰ بن عبد اللطیف کی بیٹی تھیں اور عبد اللطیف حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی چراغ دہلی کے مرید تھے بی بی صفیہ سے آپکے یہان پانچ فرزند

تولد ہوئے اول شیخ معین الدین مجذوب دوئم شیخ علم الدین جو مرید و خلیفہ اور قائم مقام آپکے ہوئے ہیں سیوم
مجد الدین یہہ حضرت بہی مرید و خلیفہ آپکے ہین چہارم شیخ سعد الدین عرف خواجہ کندری ششم شیخ محمد جو مرید
خلیفہ شیخ رکن الدین کان شکر کے تہے اور آپ سے بہی خلافت رکہتے تہے یہہ پانچون حضرات علم کے ظاہری و
باطنی مین اپنا نظیر نہین رکہتے ہین فخر الاولیاء مین لکہا ہے کہ حضرت شیخ سراج الدین کا ایک دیوان بہی ہے
جسمین معارف و توحید آپنے ارشاد فرمایا ہے اور یہہ اخیر غزل کا شعر بتلایا ہے بار دیگر ہم ہمین گوید سراج قبلۂ
ما نمیت الاروئی یار مجالس حسنیہ مین ہے کہ وفات آپ کی ۲۱ ماہ جمادی الاول پنجشنبہ کو وقت عشاء کے ۷۶۲ ہجری
کو ہوئی اور ہمزہ ناگوری آپکے شاگرد نے آپکی وفات کی تاریخ اسطرح نظم کی ہے +

ماہ جمادی الاول در بست و یک شہر لیل الخمیس وقت عشا بود در فشان
در سال بود ہفتصد ہفدہ شمار او ہمزہ بگفت بسال وصالش چنین عیان

قبر شریف آپ کی قلعہ پیران پٹن نہروالہ محلہ برکات پورہ مین زیارتگاہ مخلوق ہی زار دتبرک بہ ـ خلفاء آپکے بیشمار مین لیکن سلسلہ آپکا دو فرزندون سے جاری ہوا ہے اول شیخ علم الدین سے دوئم شیخ مجد الدین سے چنانچہ دونون سلسلہ اس خاندان مین جاری ہین جس کا ذکر آگے آویگا

مفتی غلام سرور لاہوری نے وفات آپ کی یکم جمادی الاول ۷۶۲ ہجری کو لکہی ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

شیخ دنیا و دین سراج الدین رفت چون از جہان بباغ جنان
سال ترحیل او ست اہل خلوص ۷۶۲ ہم دگر صاحب کرامت عیان ۷۶۲

ذکر شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ علم الدین بن شیخ سراج الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خواجہ علم الدین مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار خواجہ سراج الدین کے ہین اور حضرت سید محمد گیسو دراز سے
بہی آپکو خرقہ خلافت عنائیت ہوا ہے اور حضرت سید محمد گیسو دراز حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی کے مرید و
خلیفہ ہین کذا فی فخر الاولیا آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی صفیہ ہے نسبت شیخ یحییٰ بن شیخ لطیف الدین دریانوش
اور لطیف الدین یا عبد اللطیف مرید و خلیفہ خواجہ محمود چراغ دہلی کے ہین تو موجب تحریر صاحب فخر الاولیاء و قول
مستحسن کے تین طریق سے خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی سے سلسلہ خواجہ علم الدین کا ملتا ہے آپ نہائیت بزرگ او دصاحب
کرامت تہے جو کچہہ آپ زبان مبارک سے ارشاد فرماتے وہی ہوتا علماء و صلحاء اوس زمانہ کے آپ کی خدمتمین حاضر
ہوکر تابعداری کرتے سماع سے آپکو کمال محبت تہی۔ خواجہ مجد الدین جو آپ کے چہوٹے بہائی عالم فاضل زاہد عابد تہے
فرماتے ہین کہ خواجہ علم الدین ولی مادر زاد تہے ہمیشہ ذکر الٰہی مین رہا کرتے اور سوائے شیخ مجد الدین کے تین بہائی
معین الدین مجذوب و شیخ سعد الدین خواجہ کندوری و شیخ محمد تہے وفات شیخ مجد الدین کی ۲۲ شوال کو ہوئی مرقد و الکا
پیران پٹن مین حضرت شیخ سراج الدین کے روضہ کے اندر ہے اور شیخ معین الدین لاولد فوت ہوئے اور شیخ محمد
سے اولاد باقی نہین رہی اور دو سرے بہائیون سے اولاد بکثرت ہوئے چنانچہ احمد آباد گجرات مین ہین اولاد امجاد
انکی آباد ان ہین اور ہدائیت خلق مین مصروف ہین وفات حضرت خواجہ علم الدین کی ۲۶ ماہ صفر چہار شنبے کے دن
سنہ ۹ ہجری کو ہوئی ہے ایک روائیت مین ہے کہ سنہ ۹۰۱ ہجری کو وفات آپ کی ہوئی اور یہی روائت صحیح
معلوم ہوتی ہے کذا فی مناقب محبوبین لمولانا نجم الدین چشتی سلیمانی ناگوری مرقد مبارک آپ کا پیران پٹن احمد آباد
گجرات محلہ سلیرہ مین ہے جسکو ابو برکات پورہ کہتے ہین حضرت شیخ سراج الدین کے روضے کے اندر زیارت گاہ خلائق ہے
فرزند خلفا آپ کے بہت سے ہین لیکن سلسلہ آپ کا آپ کے فرزند محمود راجن سے جاری ہوا ہے +

قطعہ تاریخ وفات

کرد رحلت چو از جہان فنا شد بدار السلام علم الدین
تاج ابرار گفت ہاتف غیب عارف متقی بگو بہ یقین

ذکر شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ محمود راجن بن شیخ علم الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپکا اسم شریف محمود اور لقب راجن ہے خرقہ فقر اور ارادت کا اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ شیخ علم الدین سے حاصل کیا اور جانشین اونکے ہوئے ریاضت اور کرامت مین اپنا ثانی نہین رکھتے تھے اور خرقہ خلافت خاندان سہروردیہ اور شطاریہ کا حضرت نے شیخ قاذن سے حاصل کیا تھا اور ایک خرقہ خلافت چشتیہ کا آپنے شیخ عزیز اللہ المتوکل علی بن شیخ یحیٰی بن لطیف الدین دریانوش سے حاصل کیا تھا اور ایک خرقہ خلافت چشتیہ کا آپکو شیخ ابی الفتح مرید و خلیفہ سید محمد گیسو دراز سے ملا تھا اور شیخ عزیز اللہ شیخ زاہد چشتی کے مرید و خلیفہ تھے اور شیخ عزیز اللہ کو اپنے پیر بھائی شیخ رکن الدین کان شکر سے بھی خلافت ملی تھی اور حضرت محمود راجن کو خلافت خاندان مغربیہ کی شیخ احمد کہٹہو سے بھی ملی تھی حضرت خواجہ محمود راجن کے سوائے سلسلے چشتیہ کے دوسرے سلسلے یہہ ہین سلسلہ چشتیہ شیخ محمود راجن از شیخ ابی الفتح از سید محمد گیسو دراز از حضرت نصیر الدین چراغ دہلی کذا فی مخزن الاولیاء الضیاً سلسلہ چشتیہ شیخ محمود راجن از شیخ عزیز اللہ از شیخ زاہد چشتی از شیخ یوسف چشتی از ابی احمد چشتی از شیخ محمد چشتی از علی ابن احمد چشتی از خواجہ احمد چشتی از خواجہ قطب الدین مودود چشتی الضیاً سلسلہ چشتیہ شیخ محمود راجن از شیخ عزیز اللہ از شیخ رکن الدین کان شکر از خواجہ محمد زاہد چشتی از شیخ یوسف چشتی آخر تک یہہ سلسلہ مغربیہ شیخ محمود راجن از شیخ احمد کہٹہو از شیخ بابا اسحاق مغربی الکہٹوی از شیخ محمد مکی مغربی از شیخ فقیہ ابی العباس احمد مغربی از شیخ ابی محمد صالح دکالی مغربی از شیخ ابو مدین مغربی از شیخ ابی سعید اندلسی از شیخ ابو البرکات از شیخ ابو الفضل بغدادی از شیخ احمد غزالی از شیخ ابو بکر نساج از شیخ ابو القاسم گرگانی از شیخ ابو عثمان مغربی از شیخ ابو علی کاتب از ابو علی

رودباری از خواجہ جنید بغدادی از خواجہ سری سقطی از خواجہ معروف کرخی از امام موسی کاظم از امام جعفر صادق از امام محمد باقر از امام زین العابدین از امام حسین از امام المسلمین علی المرتضے از حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم **سلسلہ سہروردیہ** شیخ محمود راجن از شیخ قاضن از شیخ علم الدین شاطبی از سید راجو قتال صدر الدین از سید جلال الدین مخدوم جہانیان از شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی از عارف صدر الدین ملتانی از شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی از شیخ شہاب الدین سہروردی از شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی از شیخ وجیہ الدین از شیخ اخی فرخ زنجانی از ابو العباس نہاوندی از خواجہ رویم از **خواجہ جنید بغدادی** اخر تک **سلسلہ شطاریہ** شیخ محمود راجن از شیخ قاضن از شیخ قاضی علم الدین شاطبی از عبد اللہ شطاری از عارف طیفوری از محمد عاشق من خدا قلی از شیخ خدا قلی ماوراء النہری از خواجہ ابو الحسن خرقانی از ابو المظفر ترک طوسی از ابو یزید عشقے از خواجہ محمد مغربی از بایزید بسطامی از ابو جعفر امام محمد تقی از امام علی موسی رضا از امام موسی کاظم آخر تک +

آپ کے مرید و خلفاء بے اندازہ تھے مگر سلسلہ آپ کا آپ کے فرزند جلال الدین جمن سے جاری ہوا ہے **وفات** آپ کی جمعہ کیدن وقت طلوع صبح صادق بتاریخ ۲۲ ماہ صفر سنہ ۹۰۰ نوسو ہجری کو ہوئی مناقب محبوبین میں یہہ تاریخ وفات لکھی ہوئی ہے +

نظم

شیخ راجن کہ قدوہ اخیار	پاس انفاس داشت لیل و نہار
روز جمعہ بوقت طلعت صبح	کہ تنزل کند در آن غفار
بست و دوئم صفر نہصد سال	بجوار مبید سوئے دار قرار

قبر آپ کی پہلے احمد آباد گجرات میں خان اعظم خانجہان کے حوض پہ تھی پورے پانچ مہینے کے بعد آپ کے فرزند و خلیفہ جانشین شیخ جلال الدین جمن نے آپکو وہان سے نکلوا کر پیران پٹن نہر والہ میں دفن کیا کذا فی مخزن الاولیاء

اسی طرح شیخ نصیر الدین ثانی بن شیخ مجد الدین بن شیخ سراجدین بن شیخ کمال الدین علامہ اوسی حوض پر احمد آباد
مین مدفون ہوئے تھے پہر سران ٹین مین لاکر دفن کئے گئے ہکذا فی مجالس حسنیہ

آن قطب زمان کہ عارف کامل بود — از دار فنا سوئے بقا رو ئے نمود
در بست و دویم ماہ صفر آدینہ — در وقت طلوع صبح رحلت فرمود
جستیم چو تاریخ وفاتش از عقل — از ہاتف غیب در دلم گرد ورود
حرفیکہ چو جسم خط و خال است بگو
تاریخ وصال شیخ راجن محمود

ذکر شیخ المشائخ حضرت خواجہ شیخ جمال الدین جمن بن شیخ محمود راجن رضی اللہ تعالے عنہ

نام نامی آپکا جمال الدین اور لقب جمن ہے آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار حضرت محمود راجن کے ہین آپ صاحب معرفت اور اہل شریعت اور عالم و تبحر تھے ہمیشہ ذکر الہی مین رہا کرتے تھے نیز آپکو خلافت شیخ نصیر الدین ثانی عروف خواجہ شیخ سے ملی تہی اور اونکو اپنے والد ماجد شیخ مجد الدین اور اونکو اپنے والد حضرت شیخ سراجدین سے ملی تہی اور مجالس حسینہ مین ہے کہ آپ کو شیخ احمد کہٹو سے کمال محبت تہی اونہون نے آپ کو خاندان مغربیہ کی خلافت دیکر سرفراز فرمایا تہا آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی در ملکہ بنت شیخ عزیز اللہ المتوکل علی اللہ تہا مائی صاحبہ ولیہ کاملہ عارفہ روزگار تہین سلسلہ چشتیہ نظامیہ آپکا سوا سلسلہ مشہور کے یہہ ہے شیخ جمال الدین جمن از شیخ نصیر الدین ثانی از شیخ مجد الدین از شیخ سراجدین از شیخ کمال الدین علامہ الی آخرہ **سلسلہ مغربیہ** شیخ جمال الدین جمن از شیخ احمد کہٹو از بابا اسحاق مغربی الی آخرہ۔ آپ علوم ظاہری اور باطنی مین یکتائے دوران صاحب وجد و سماع تھے ایک دیوان غزلیات کا آپنے دیوان مغربی کی طرح تصنیف فرمایا ہے گویا معرفت اور تصوف کو آئینہ کیطرح ظاہر کر دکہلایا ہے چنانچہ ایک غزل اوس دیوان کی درج رسالہ ہذا مین کیجاتی ہے وہو ہذا

اے جلوۂ جمال تو در جملہ ممکنات وے مظہر کمال تو اعیان کائنات جاریست بحر فیض وجود تو ہر طرف
گر خانقاہ باشد و گر دیر سومنات طالع شد آفتاب ظہور تو بعدم احداث یافت زان ہمہ ذرات بعد ثبات
فی الجملہ ہر چہ ہست ہمہ حسن روئے تست گر بنگرم بدیدۂ دل در تعینات چون از وجود خویش بکلی عدم شدم
دیدم جمال قدس بہر ذات وہر صفات

خلفا آپ کے بیشمار تھے مگر سلسلا آپ کا حضرت خواجہ شیخ حسن محمد سے جاری ہوا مجز الاولیا میں ہے کہ وفات حضرت شیخ جمال الدین جمن کی تاریخ ۲۰ بیسوین ماہ ذالحجہ سنہ ۹۴۰ ہجری کو احمد آباد گجرات مین ہوئی قبر شریف آپ کی احمد آباد لوزلپورہ شاہ پور مین دریاے سابر پر زیارت گاہ خلائق ہے اور مرات ضیا مین لکھا ہے کہ مزار پر انوار آپ کی جاپا نیر پر متعلقہ گجرات مین ہے مفصل حال آپ کا کتاب گلذار ابرار مصنفہ شیخ محمد غوث گوالیری مین مرقوم ہے اور سیر الاولیا مین لکھا ہے کہ آپ جاپانیری مین سکونت پذیر تھے کہ ایک رات کفار دین نے ہجوم کر کے آپکو بتاریخ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۹۰۲ ہجری ظلما شہید کیا اور وہی جگہہ آپ مدفون ہوئے اور گلذار ابرار مین تاریخ وصال کا برجستہ مصرعہ لکھا ہوا ہے مصرعہ شہید خنجر تسلیم عمر جاودان وارد اولاد امجاد آپ کی قصبہ بیرم گاؤن مین جو احمد آباد سے بیس کوس کے فاصلہ پر ہے آباد و سکونت پذیر ہے +

چون جمال الدین شہیر دو سرا شد چو از دنیا بجنت یافت جا
کن رقم فیاض ۹۴۰ کامل حق نش باز فرما اہل عرفان مقتدا

ذکر شیخ المشائخ قطب الاولیا شیخ الاتقیا حضرت خواجہ شیخ حسن محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ

آپ کا نام نامی حسن محمد اور کنیت ابی صالح تھے اور فرادیس قرن خشاہی مین لکھا ہے کہ اسم شریف حضرت کا شیخ محمد اور کنیت ابو صالح ہے لیکن مشہور نام آپ کا حسن محمد ہے ولادت آپ کی سنہ ۹۳۶ ہجری کو احمد آباد گجرات مین ہوئی آپ کے والد ماجد کا نام شیخ احمد المشہور بمیان جیو بن شیخ نصیر الدین ثانی بن شیخ مجد الدین بن شیخ سراج الدین

بن شیخ کمال الدین علامہ ہے والدہ ماجدہ آپکی بی بی محدیجہ حافظ قرآن شریف ولیہ کاملہ میان شیر ملک
کی بیٹی تہین جو لطیف الدین دریانوش کی اولاد سے ہین اور لطیف الدین سفر حجاز مین حضرت شیخ کمال الدین علامہ
کے رفیق ہمدم وہمراز تھے کذا فی مناقب محبوبین ناقلا عن مخزن الاولیاء حضرت خواجہ حسن محمد مرید و خلیفہ و جانشین
اپنے چاچا بزرگوار خواجہ جمال الدین جمن کے ہین اور اپنے والد ماجد سے آپکو خرقہ خلافت ملا ہے اور شیخ محمد
غیاث نور بخش ابن محمد علی نور بخش سے کئی سلسلون کی خلافت آپکو ملی تہی اور شیخ بہاء الدین المشہور بہ حکیم سہروردی
سے بہی آپکو خلافت ملی تہی مخزن الاولیاء مین لکہا ہے کہ اپنے والد ماجد شیخ میان جیو سے چہہ سال کی عمر مین خلافت
حاصل کرکے سرفرازی اور سربلندی حاصل کی تہی سولہ یا اٹہاران برس کی عمر مین تحصیل علوم کرکے والد
ماجد کی حین حیات مین کمالیت ظاہری اور باطنی سے مالامال ہوگئے تھے بارہ برس کی عمر مین شیخ جمال الدین جمن
کے مرید ہوئے آپنے اکتالیس برس سجادہ شیخت کو زیب و زینت بخشکر سات تیس برس والد ماجد کی حیات مین اور چودہ
برس بعد پدر بزرگوار کے خلقت خدا کی ہدائیت فرمائی فراویس فرخشاہی اور مراۃ ضیائی مین ہے کہ آپکو حضرت شیخ
محمد غیاث نور بخش قادری نے خرقہ خلافت خاندان قادریہ و گازرونیہ و فردوسیہ و کبرویہ اور نور بخشیہ اور ہمدانیہ
کا عطا فرمایا ہے چنانچہ شجرہ ہر خاندان لکہا جاتا ہے سلسلہ چشتیہ دو طریق سے ایک تو خواجہ جمال الدین جمن سے ہے اور
دوسرا آپ کے والد شیخ احمد مشہور میان جیو سے اور اونہون نے خرقہ خلافت حاصل کیا اپنے والد شیخ نصیر الدین ثانی
سے اور اونہون نے اپنے والد شیخ مجد الدین سے اور اونہون نے والد ماجد شیخ سراج الدین سے اور اونہون نے اپنے پدر بزرگوار
شیخ کمال الدین علامہ سے اور اونہون نے اپنے ماموں حقیقی شیخ نصیر الحق والدین چراغ دہلی سے سلسلہ سہروردیہ
شیخ حسن محمد از شیخ بہاء الدین حکیم سہروردی از شیخ شہر اللہ سہروردی از شیخ یوسف سہروردی از شیخ برہان الدین سہروردی
از شیخ صدر الدین از شیخ محمد سہروردی از شیخ الاسلام از شیخ رکن الدین از شیخ صدر الدین حکیم سہروردی از شیخ اسماعیل
از شیخ رکن الدین ابو الفتح از شیخ صدر الدین عارف از شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی از شیخ شہاب الدین سہروردی
از شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی از شیخ وجیہ الدین سہروردی از شیخ محمد بن عبد اللہ از شیخ احمد اسود از
شیخ ممشاد دینوری از خواجہ جنید بغدادی از خواجہ سری سقطی از خواجہ معروف کرخی از شیخ داود طائی

از خواجہ حبیب عجمی از خواجہ حسن بصری از علی مرتضیٰ از حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا۔

سلسلہ قادریہ شیخ حسن محمد از شیخ محمد غیاث نوربخش از شیخ علی نوربخش از سید محمد نوربخش از خواجہ اسحاق ختلانی از سید علی ہمدانی از سید محمود مزدقانی از شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی از شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرتی الاسفرائنی از شیخ احمد جورفانی از شیخ مجدالدین بغدادی از شیخ رضی الدین علی لالا از شیخ نجم الدین کبری از شیخ عمار یاسر از شیخ ضیاءالدین ابوالنجیب سہروردی از شیخ الارض والسماء ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی از شیخ ابوسعید علی المبارک مخزومی از خواجہ ابوالحسن علی الہکاری از شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسی از شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی از شیخ ابوبکر شبلی از خواجہ جنید بغدادی از خواجہ سری سقطی از خواجہ معروف کرخی از امام علی موسیٰ رضا از امام موسیٰ کاظم از امام جعفر صادق از امام محمد باقر از امام زین العابدین از امام حسین از حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین از خواجہ عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سلسلہ گازرونیہ شیخ حسن محمد از شیخ محمد غیاث نوربخش از شیخ علی نوربخش از شیخ سید محمد نوربخش از خواجہ اسحاق اختلانی از سید علی ہمدانی از شیخ محمود مزدقانی از شیخ علاء الدولہ سمنانی از شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرتی از شیخ احمد جورفانی از شیخ رضی الدین علی لالا از شیخ سعد ابن عبدالجلیل از خواجہ ابویوسف ہمدانی از خواجہ ابی اسحاق بن شہریار گازرونی از شیخ ابی علی ابن حسین اکاری از خواجہ عبداللہ خفیف از شیخ ابی محمد جعفر از شیخ ابی عمران استرخی از شیخ ابی تراب نخشبی از شیخ حاتم اصم از شیخ شقیق بلخی از خواجہ سلطان ابراہیم بلخی از خواجہ فضیل ابن عیاض از خواجہ عبدالواحد بن زید از خواجہ حسن بصری از علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین از حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم +

سلسلہ نوربخشیہ شیخ حسن محمد از شیخ محمد غیاث نوربخش از شیخ محمد علی نوربخش از سید محمد نوربخش از خواجہ اسحاق اختلانی از سید علی ہمدانی از شیخ محمود مزدقانی از شیخ علاء الدولہ سمنانی از شیخ نورالدین کسرتی از شیخ احمد جورفانی از شیخ رضی الدین علی لالا از شیخ مجدالدین بغدادی از شیخ نجم الدین کبریٰ از عمار یاسر بدلیسی

از ابوالنجیب سہروردی از امام محمد غزالی از ابوبکر نساج از عبداللہ گرجانی از ابوعثمان مغربی از ابوعلی کاتب از ابوعلی رودباری از خواجہ جنید بغدادی از سری سقطی از معروف کرخی از امام علی موسی رضا از امام موسی کاظم از امام جعفر صادق از امام محمد باقر از امام زین العابدین از امام حسین از علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین از محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم +

سلسلہ ہمدانیہ شیخ حسن محمد از غیاث نوربخش از علی نوربخش از سید محمد نوربخش از خواجہ اسحاق ختلانی از سید علی ہمدانی از تقی الدین علی دوسی از علاء الدولہ سمنانی از نورالدین کسرتی از شیخ احمد جورقانی از رضی الدین علی لالا از مجدالدین بغدادی از نجم الدین کبری از روزبہان بقلے از شیخ محمود بن خلیفہ از شیخ عبدالسلام از شیخ احمد از ابوالحسن سالبہ از ابوسلمہ قشتری از ابوعلی رودباری از خواجہ جنید بغدادی تا حضرت علی مرتضی بطریق سلسلہ قادریہ و نوربخشیہ +

سلسلہ فردوسیہ شیخ حسن محمد از شیخ محمد غیاث نوربخش از شیخ علی نوربخش از خواجہ اسحاق ختلانی از سید علی ہمدانی از شیخ محمود مزدقانی از شیخ علاء الدولہ سمنانی از نورالدین کسرتی از احمد جورقانی از رضی الدین علی لالا از مجدالدین بغدادی از نجم الدین کبری از روزبہان کبیر مصری از ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی از امام غزالی از ابوبکر نساج از ابوالقاسم گرگانی از ابوعثمان مغربی از ابوعلی کاتب از ابوعلی رودباری از خواجہ جنید بغدادی تا حضرت مرتضی بطریق سلسلہ قادریہ +

سلسلہ کبرویہ شیخ حسن محمد از شیخ محمد غیاث نوربخش تا حضرت شیخ نجم الدین کبری از اسماعیل قصری از محمد مالکیل از محمد داود از ابوالعباس بن ادریس از ابوالقاسم بن رمضان از ابویعقوب طبری از ابوعبداللہ بن عثمان از ابویعقوب نہرجوری از ابی یعقوب سوسی از خواجہ عبدالواحد بن زید از خواجہ حسن بصری از علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین از حضرت سرورکائنات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم +

غرض خواجہ حسن محمد علوم ظاہری اور باطنی میں یکتائی روزگار تھے بہت سی کتابیں آپ کی تصنیف سے مشہور نزدیک و دور ہیں۔ از انجملہ تفسیر محمدی و تقسیم الاوراد و رسالہ چار برادران و حاشیہ تفسیر بیضاوی و حاشیہ قوت القلوب

حاشیہ بر شرح مطالع و حاشیہ بر نزہت الارواح وغیرہ۔ آپ کا ذکر خیر گلزار ابرار میں حضرت محمد غوث گوالیری نے بہت مفصل لکھا ہے۔ آپ کے خلفاء بیشمار تھے لیکن آپ کا سلسلہ آپ کے فرزند خواجہ شیخ محمد سے جاری ہوا ہے بحر الاولیاء میں لکھا ہے کہ آپنے ۹۵ برس کی عمر میں ۲۰ ماہ ذیقعدہ روز شنبہ ۸۹۲ ہجری کو دوپہر کے وقت وفات پائی اور مجالس حسنیہ میں آپ کے فرزند شیخ محمد نے تحریر فرمایا ہے کہ وفات آپ کی ۲۰ ذیقعدہ روز شنبہ سنہ آٹھ سو بانوے کو ہوئی اور کتاب مرات ضیائی میں ۲۷ ذیقعدہ ۸۹۳ ایک ہزار بیاسی کو وفات آپ کی لکھی ہے واللہ اعلم بالصواب مرقد منور آپ کا احمد آباد گجرات محلہ شاہ پور میں ہے ہزار و تبرک ہے +

قطعہ تاریخ از مناقب محبوبین

آن سراج الاولیا شیخ حسن	قطب دوران سید و سالار چشت
چون بحق پیوست تاریخ وصال	گفت ہاتف بود گلزار بہشت

ذکر شیخ المشائخ مظہر اللہ التام الصمد حضرت خواجہ محمد بن خواجہ حسن محمد رضی اللہ تعالے عنہ

نام نامی آپکا شمس الدین اور لقب محمد ہے اور مخزن الاولیاء میں ہے کہ نام آپکا محمد اور لقب قطب ہے۔ جو مزار پر انوار خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی سے آپکو عنایت ہوا ہے اور مرات ضیائی میں یہہ قصہ اسطرح لکھا ہے کہ جب شیخ محمد دہلی میں مزار گوہر بار حضرت خواجہ چراغ دہلی پر پہنچے تب قبر خواجہ چراغ دہلی کی درمیان سے دو شق ہو گئی آپ قبر شریف کے اندر چلے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد جب باہر آئے تو روٹی اور حلوا آپکے ہاتھ میں اور گلے میں پھولوں کا ہار تھا اور تبرکات جو خواجہ چراغ دہلی اپنے ہمراہ لے گئے تھے آپکو عطا ہوئے اور نیز خواجہ چراغ دہلی نے آپکو فرمایا۔ کہ اے شیخ محمد تو قطب ہے اس روز سے جو کوئی آپکو دیکھتا تھا شیخ محمد قطب کہتا ہے کذا فی سنواب الاتقیا اور مخزن الاولیاء میں ہے کہ آپکی والدہ ماجدہ کا نام بی بی امتہ الغنی تھا بنت عطاء اللہ جو لطیف دریا نوش کی اولاد سے ہیں اور نانی صاحبہ آپکی تاج العلماء تاج الدین کی بیٹی تھیں جو حضرت گنجشکر کی اولاد سے ہیں ولادت باسعادت

آپکی احمد آباد گجرات ۹۵۶ھ ہجری کو ہوئی چنانچہ لفظ شیخ ولی سے سن ولادت آپکا معلوم ہوتا ہے آپنے خرقہ
فقر وارادت کا اپنے والد ماجد خواجہ حسن محمد سے حاصل کیا تھا اور بعد وفات خواجہ حسن محمد کی آپ اُنکے قایم مقام اور
سجادہ نشین ہوئی ہیں علوم ظاہری اور باطنی میں آپکو فیض تام حاصل تھا سماع اور وجد میں آپ ہمیشہ سرگرم رہتے تھے
سلسلہ قادریہ اور سہروردیہ اور نقشبندیہ وغیرہ کی بھی خلافت آپکے والد ماجد نے آپکو عنایت کی تھی کشف دقایق
اور حقایق میں آپکو ملکہ راسخہ حاصل تھا جہل دو نسخہ کتاب جسکا نام مجالس حسینہ ہے آپنے تصنیف فرمایا ہے آپکے
چار فرزند علم ظاہری اور باطنی میں کامل اور مکمل تھے اول شیخ عزیز اللہ دویم شیخ سراج الدین سویم شیخ حسن محمد
چہارم شیخ محمود والد ماجد یحییٰ مدنی مرید و خلفا آپکے بیشمار تھے لیکن سلسلہ خاندان چشتیہ کا آپکے پوتے
خواجہ یحییٰ مدنی سے جاری ہوا وفات آپکی وقت چاشت ۲۹ ماہ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ ہجری یا ۹ جمادی الاخر
۱۰۴۱ھ ہجری کو ۸۴ یا ۸۵ برس کی عمر میں ہوئی لیکن پہلے روایت صحیح معلوم ہوتی ہے ہکذا فی مخبر الاولیا
مصنفہ رشید میاں گجراتی مرقد منور آپکا احمد آباد گجرات میں نزدیک قبر پدر بزرگوار خواجہ حسن محمد کے
متصل مسجد انصار کی زیارتگاہ مخلوقات ہے مفصل حال آپکا سنواب الاتقیاء میں لکھا ہے مخبر الاولیاء
میں یہہ دو مصرع آپکی تاریخ وفات میں لکھے ہوئے ہیں۔ بود چشتی محمد اکبر ایضاً واصل حق محمد چشتی
اور خزینۃ الاصفیاء میں یہہ قطعہ آپکی وفات کا لکھا ہوا ہے

بعظمت شد چو در خلد معلے   محمد اعظم آن فرخندہ انجام
وصالش بفضل اسلام است پیدا ۱۰۴۲   دگر از دل عیان شد شیخ اسلام ۱۰۴۲

ذکر شیخ المشایخ فرد التحقیقۃ قطب المدینۃ الشہر لقبۃ حضرت خواجہ

شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام نامی آپکا محی الدین اور لقب یحییٰ مدنی اور کینت ابی یوسف ہے آپکے والد ماجد کا نام
شیخ محمود ہے بن شیخ حسن محمد ابن شیخ احمد میاں جیو بن شیخ نصیر الدین ثانی بن شیخ محمد الدین

بن شیخ سراج الدین بن شیخ کمال الدین علامہ ہے ولادت باسعادت آپکی بیسویں ماہ رمضان روز پنجشنبہ
سنہ ۱۰۱۰ ہجری کو احمد آباد گجرات میں ہوئی آپکی والدہ ماجدہ کا نام بی بی رابعہ بنت شیخ تاج محمد عرف ماکت تاج تھا
خرقہ فقر و ارادت کا آپنے اپنے دادا حضرت خواجہ شیخ محمد سے حاصل کیا تھا آخیر عمر میں آپ بحکم سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں ہجرت کرکے سکونت پذیر ہوئے اسلئے آپکو مدنی کہتے ہیں آپکا ایک بھائی شیخ فرید
نام بڑا بزرگ خدا پرست ظاہر و باطن میں کامل تھا - آپ نہایت ریاضت کش اور صاحب کرامت تھے اور قانع
اس درجہ کے تھے کہ کبھی کسیطرح کا خیال دنیاوی دلمیں نہ لاتے اور ہمیشہ ذکر خدا میں مشغول رہتے - آپکا حال کتاب
معارج الولایت فی مدارج الہدایت میں مفصل مرقوم ہے اور آپکے مرید محمد فاضل بن شیخ فیروزی ایک کتاب مسمی
بمفتاح الکرامات متضمن بچہل اخبار آپکے ملفوظات اور حالات میں تالیف کی ہے اسمیں آپکا پورا حال مندرج ہے اولاد
امجاد آنحضرت کی احمد آباد گجرات میں سکونت پذیر ہے خلفاء آپکے بیشمار اہل کمال تھے مگر سلسلہ آپکا حضرت کلیم اللہ
جہان آبادی سے جاری ہوا - چودہ سال آپکو مدینہ منورہ میں گئے ہوئے تھے کہ اٹھائیس ماہ صفر رات کیوقت سنہ ۱۱۲۲
گیارہ سو بائیس ہجری یا سنہ ۱۱۰۱ ہجری کو آپنے اس دار ناپائیدار سے دار القرار کیطرف رحلت فرمائی کذا فی مخزن الاولیاء
اور مرات ضیائی میں ہے کہ وفات آپکی ۲۷ ماہ صفر سنہ مذکور کو ہوئی لیکن پہلا قول صحیح ہے عمر شریف آپکی ۹۰
سال تھی کذا فی مناقب محبوبین اور خزینۃ الاصفیاء میں لکھا ہے کہ عمر آپکی ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس تھی اور وفات آپکی
۲۷ ماہ صفر سنہ ۱۱۴۱ ہجری کو ہوئی - واللہ اعلم بالصواب

مرقد منور آپکا مدینہ طیبہ جنت البقیع میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ کے نزدیک ہے
یزار و یتبرک بہ

شیخ یحییٰ زندہ دل شب زندہ دار — گشت چون زندہ بجنات النعیم
کن رقم عاشق سمی تاریخ او ۱۱۴۱ — نیز یحییٰ جنتی مستقیم ۱۱۴۱

ذکر متخلق باخلاق اللہ متصف باوصاف اللہ حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کے والد ماجد حاجی نور اللہ بن شیخ احمد بن شیخ حامد صدیقی حضرت ابا بکر صدیق رضہ کی اولاد سے ہیں ابا اجداد آپکے شہر خجند ملک ترکستان کے باشندہ تھے والد ماجد آپکے سلطان شہاب الدین شاہجہان بادشاہ دہلی کے زمانہ میں شاہجہان آباد یعنے نئی دہلی میں آئے تھے اور انکو علم نجوم ہیئت میں ملکہ راسخہ حاصل تھا اسکے واسطے لال قلعہ کی تعمیر کیوقت بادشاہ نے انکو شہر خجند سے بلوایا تھا۔ کذا فی حالات ضیائی اور مخبر الاولیاء میں لکھا ہے کہ آپکے والد ماجد کا نام شیخ طیب تھا اور لاہور پنجاب کے رہنے والے تھے مناقب محبوبین میں لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آپکے والد بزرگوار خجند سے لاہور میں آکر قیام پذیر ہوئے اور پھر بادشاہ دہلی کی طلب سے شاہجہان آباد میں آئے ہوں واللہ اعلم بالصواب ولادت آپکی ۲۴ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۰ ہجری کو ہوئی چنانچہ رقعات کلیمی میں آپنے لفظ غنی سنہ ولادت اپنا تحریر فرمایا ہے خرقہ فقر و ارادت کا آپنے حضرت خواجہ یحیٰی مدنی سے حاصل کیا اور دوسرے بزرگوں سے بھی آپکو خلافت ظاہری اور باطنی عنایت ہوئی تھی علوم ظاہری آپنے شیخ ابو رضا ہندی سے جو شیخ عبد العزیز شکر بار چشتی کی اولاد سے ہیں پڑھکر مدینہ منورہ میں جاکر حضرت شیخ یحیٰی مدنی سے بیعت کی اور مدت تک آپکی خدمت میں رہکر مرتبہ تکمیل کو پونچکر خرقہ خلافت حاصل کیا اور خواجہ یحیٰی مدنی کے ارشاد سے شاہجہان آباد میں تشریف لاکر تعلیم و تربیت خلق خدا میں مصروف مشغول ہوئے ہزارہا طالبان خدا آپکے وسیلہ سے منزل مقصود پر پونچے ملفوظ شیخ مکارم چشتی میں جو مرید و خلیفہ و داماد شیخ فیاض چشتی کے ہیں لکھا ہے کہ خواجہ کلیم اللہ مرید و خلیفہ خواجہ یحیٰی مدنی کے ہیں اور پوری تکمیل آپنے شیخ ابو الفتاح قادری سے حاصل کی تھی اور خرقہ خلافت خاندان قادریہ کا بھی انہیں سے آپکو ملا تھا اور خلافت خاندان نقشبندیہ کی امیر محترم لاہوری سے آپکو عنایت ہوئی تھی اور مخبر الاولیاء میں ہے کہ سید محمد کبردی سے مدینہ مبارک میں آپکو خاندان قادریہ کی خلافت عطا ہوئی

تھی مجلس سماع آپکی تقیید شرائط سماع متقید تھی دروازہ مجلس کا بند رہتا تھا اسلئے کہ اغیار اسمیں دخلیاب نہ ہونے پائیں اور ایک شخص خادم دروازہ پر ہمیشہ موجود رہتا تھا مگر آپنے خواجہ نظام الدین اورنگا بادی کو اجازت دیدی تھی کہ اختیار تمہارا ہے خواہ مجلس خفیہ طور پر کرو خواہ عام طور پر کرو اور سماع سنو۔ آپنے دو نکاح کئے پہلی بی بی کر اولاد نہ ہوئی۔ اور دوسری بی بی سے چار فرزند اور پانچ لڑکیاں تولد ہوئیں فرزندان حامد سعید حافظ فضل اللہ واحسان اللہ وخواجہ محمد اور صاحبزادیاں اوّل بی بی رابعہ جنکا نکاح محمد ہاشم آپکے خلیفہ سے ہوا۔ دوئم فخر النساء جنکا نکاح شیخ عبد الرحیم آپکے براورزادہ سے ہوا۔ سویم بی بی زینب عرف بی بی مصری انکا شاہ شیر نکاح ہوا۔ نام چہارم کا راوی نے نہیں لکھا انکا نکاح بھی بعد وفات بی بی رابعہ کے محمد ہاشم کے ساتھ۔ اور پنجم صاحبزادی کا نام بھی راوی نے نہیں لکھا اور یہہ بھی نہیں لکھا کہ نکاح انکا کس کے ساتھ ہوا کل ہذا فی رقعات کلیمی۔ حضرت کلیم اللہ جہان آبادی نے بہت کتابیں علم حقائق اور معارف میں تصنیف فرمائی ہیں از انجملہ تفسیر قرآن القرآن مشابہ تفسیر جلالین وسواء السبیل وتسنیم وعشرہ کاملہ وکشکول ومرقعہ ورقعات کلیمی والہامات کلیمی ورسالہ منطق نہایت پسند طبع علماء وفضلاء ہیں۔

خلفاء آپکے مثل خلفائے بزرگان زمانہ سابق کے بیشمار ہیں چند حضرات کا نام نامی تبرکاً درج رسالہ ہذا میں کیا جاتا ہے۔ اول حضرت خواجہ نظام الدین اورنگا بادی دوئم سید بدہن سویم حافظ محمود چہارم شیخ جمال الدین پنجم آپکے فرزند شیخ حامد ششم قاضی عبد الولی ہفتم شیخ ہداری ناگوری نبیرہ حمید الدین ناگوری ہشتم شاہ ضیاء الدین نہم شاہ اسد اللہ دہم شاہ جلال الدین یازدہم محمد ہاشم آپکا داماد رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ وفات حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کی ۲۴ ماہ ربیع الاول روز شنبہ سنہ گیارہ سو بیالیس ہجری ۱۱۴۲ کو ہوئی کذافی مرآت ضیائی اور عمر شریف آپکی بقول مصنف مرآت ضیائی ۸۸ سال تھی اور منجر الاولیاء میں آپکی عمر ۹۳ سال لکھی ہے قبر شریف آپکی نئی دہلی میں جامع مسجد اور لال قلعہ کے مابین زیارت گاہ خلائق ہے غدر کے سال میں جو مکانات مرقد منورہ کے گرد وپیش خانقاہ و مدرسہ موجود تھے سب منہدم ہو گئے تھے صرف مزار گوہر بار باقی رہی تھی ان دنوں خواجہ شیخ الہ بخش صاحب سجادہ نشین تونسوی ادام اللہ تعالیٰ برکاتہم نے احاطہ چوبین

بنگلے کیطور طیار کرایاہے وہ جنگلہ سبز رنگکا دور سے دکھائی دیتاہے مناقب محبوبین میں یہہ قطعہ آپکی تاریخ وفات کا مندرج ہے۔

فضل و کمال بیش بودہ　　مرہم قلب ریش بودہ
سال وصالش گفت ہاتف　　قطب زمانہ خویش بودہ

ذکر سراج الواصلین فخر العاشقین حضرت خواجہ شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جامع علوم ظاہری و باطنی صاحب وجد و سماع خواجہ نظام الدین اورنگا بادی حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی صدیقی کی اولاد سے ہیں خرقہ فقر و ارادت کا آپنے خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی سے حاصل کیا تھا۔ مرات ضیائی میں ہے کہ ولادت باسعادت آپکی قصبہ کاکوری نگراوان میں متصل شہر لکھنو کے سنہ ۱۰۹۰ ایکہزار ساٹھ ہجری کو ہوئی جب آپ سن تمیز کو پونچے تب بغرض تحصیل علوم شاہجہان آباد میں تشریف لائے۔ اور عام و خاص کی زبانی تعریف اور توصیف خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کی سنکر حضرت خواجہ موصوف کیخدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور تھوڑی مدت میں علم ظاہری تحصیل کر کے حضرت سے مرید ہوکر زہد اور ریاضت میں مصروف ہوئے اور مرتبہ تکمیل کو پونچکر ہر خاندان کی خلافت سے سرفراز ہوئے اور بحکم پیر و مرشد ملک دکھن شہر اورنگ آباد میں جاکر سکونت پذیر ہوئے مناقب فخریہ میں ہے کہ جسدن حضرت نظام الدین خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کیخدمت میں حاضر ہوئے اس روز خواجہ ممدوح راگ سننے میں مشغول تھے اور موجب شرائط سماع کے دروازہ فیض کا دروازہ بند تھا حضرت نظام الدین نے دستک مار کر دروازہ ہلایا حضرت خواجہ کلیم اللہ نے دستک کا آواز سنکر فرمایا کہ دیکھو کون ہے خادم نے آکر نام پوچھا اور پھر جاکر حضرت خواجہ کیخدمت میں عرض کی کہ ایک شخص بیگانہ ناآشنا بصورت گدا نظام الدین نام دروازہ پر کھڑا ہے آپنے فرمایا کہ بہت جلدی اُسکو لے آؤ حاضرین نے عرض کی کہ داخل ہوتا ہے مرد بیگانہ کا اس کاشانہ میں وقت سماع صوفیانہ

اور وجد عاشقانہ کے ممنوع ہے آپنے فرمایا کہ اس شخص کے نام سے آشنائی کی بوء آتی ہے آخر بعد حصول اجازت شیخ نظام الدین کو اندر لائے حضرت خواجہ کلیم اللہ نے کمال مہربانی سے بعد استفسار حال کے فرمایا کہ اے نظام الدین ہماری صحبت میں رہکر علوم ظاہری و باطنی حاصل کرو تب آپ موجب ارشاد پیر و مرشد خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کی خدمت شریف میں رہکر مرتبہ تکمیل کو پوہنچے اور باجازت پیر و مرشد اورنگ آباد میں تشریف لیجا کر ہزاران خلق خدا کو خدا تک پونچایا چنانچہ ایک لاکھ سے زیادہ آپکے مُرید تھے اکثر ان میں صاحب حال و اہل حسن و جمال ظاہر و باطن میں خدا تعالی کے ساتھ مشغول تھے اور نگ آباد میں آپکو قبول عظیم حاصل ہوا سب سے پہلے نواب آصف جاہ کامگار خان آپکا مُرید ہوا اور کتاب احسن الشمائل کو آپکے حالات اور ملفوظات میں اُسنے تصنیف کیا آپکے پانچ فرزند تھے اول شیخ محمد اسمعیل دوئم مولانا فخر الدین سوئم غلام معین الدین چہارم غلام بہاؤالدین پنجم غلام کلیم اللہ شیخ محمد اسمعیل خواجہ کامگار خاں کے مُرید ہوئے اور باقی تین بھائی حضرت مولانا فخر الدین کے مُرید ہوئے کذا فی مرات ضیائی سجع آپکا یہ تھا طاعت مولی از ہمہ اولی دوسرا سجع یہ تھا در رعایت دلہاء کوش۔ نظام دین بدنیا مفروش آپکی تصانیف سے مشہور کتاب نظام القلوب ہے اشغال اور اذکار میں خلفا آپکے مثل خواجہ کامگار خان بیشمار ہیں از انجملہ خواجہ کامگار خاں و محمد علی و خواجہ نور الدین و مولانا فخر الدین و سید شاہ شریف و شاہ عشق اللہ و غلام قادر خاں و محمد یار بیگ نورانی و محمد جعفر و کرم علیشاہ و شاہ محمود و مولوی امام الدین یہہ حضرات بہت کامل ہوئے ہیں کذا فی مرات ضیائی اور مناقب محبوبین وغیرہ۔

وفات خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی کی بارہویں رات ماہ ذیقعدہ سہ شنبہ بعد نماز عشاء ۱۱۴۲ سنہ گیارہ سو بیالیس ہجری کو ہوئی کذا فی مرات ضیائی اور مخبر الاولیا میں ہے کہ وفات آپکی روز سہ شنبہ سنہ مذکور کو وقت ظہر کے بعد وفات خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کے چھ مہینے اٹھاراں دن کو ہوئی عمر آپکی بروائت مخبر الاولیاء کے بیاسی برس کی تھی مرقد منور آپکا اورنگ آباد میں زیارتگاہ خلایق ہے

نواب آصف جاہ اور کامگار خاں علیحدہ علیحدہ ہیں نواب آصف جاہ کے نام سے آپکی سوانح کو ایک دستگیر کم شاگرد نے تحریر کیا اور خواجہ کامگار خاں نے علیحدہ کتاب احسن الشمائل تحریر کی اور العبد الضعیف محمد رحمان کلورسی ۱۹ صفر المظفر ۱۳۲۴

چو از دنیا بفردوس بریں رفت | نظام الدین ولی پاک محبوب
وصالش طرفہ شیخ العالمین است | دگر فرما نظام الدین مطلوب

ذکر شیخ المشائخ فخر الاولین والآخرین محب النبی خواجہ مولانا محمد فخر الدین رضی اللہ تعالی عنہ

صاحب کشف و کرامت نہایت بزرگ تھے علوم ظاہری و باطنی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے خرقہ فقر اور ارادت کا اپنے والد ماجد شیخ نظام الدین اورنگ آبادی سے حاصل کیا اور بعد والد ماجد کے آپ مسند خاندان چشت پر متمکن ہوئے سماع اور راگ سے آپکو کمال محبت تھی ولادت آپکی بلدہ اورنگ آباد میں سنہ ۱۱۲۶ ہجری کو ہوئی جب آپکی ولادت کی خبر خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کو پہونچی خواجہ نے اپنا خاص ملبوس حضرت مولانا صاحب کے لئے ارسال فرمایا اور حضرت نظام الدین اورنگ آبادی کو تحریر فرمایا کہ اس لڑکے کا نام مولانا فخر الدین رکھنا یہ فرزند ہمارا ہے بلدہ شاہجہان آباد کو اپنے نور ہدایت کے ساتھ منور اور مزین کریگا۔ اسی روز سے آپکو مولانا کہتے ہیں دوسرا لقب آپ کا محب النبی ہے کتاب خیر الاذکار میں خواجہ نور محمد مہاروی سے منقول ہے کہ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی نے رات کے وقت مولانا کو کچھ تبرک عنایت کر کے فرمایا کہ تم محب النبی ہو اسی وقت سے یہ لقب مشہور ہوا اور مرات ضیائی میں ہے کہ اجمیر شریف میں خواجہ معین الدین حسن سنجری نے آپکو محب النبی کے لقب سے ملقب فرمایا ہے والدہ ماجدہ آپکی حضرت سید محمد گیسو دراز کی اولاد سے ہیں اور والد ماجد حضرت مولانا کے شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کی اولاد سے ہیں حضرت مولانا فخر جہان دہلی ماجد زادہ تھے جب آپکی عمر شریف سات برس کی ہوئی آپکو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں پانچ دانے قہوہ کے عنایت فرمائے جب آپ خواب سے بیدار ہوئے قہوہ کے دانے ہاتھ میں موجود تھے علی الصباح خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی آپکے پاس تشریف لائے اور اس حال سے مطلع ہو کر کہنے لگے کہ اے نور العین عطایائے سید الکونین کو تنہا نہ کھانا چاہئے تب حضرت مولانا نے دو دانے

قہوہ کے خود تناول فرمائے اور تین دانے قبلہ گاہ ہے خواجہ اورنگ آبادی کے پیشکش کئے اور والد ماجد سے
ہر علم کی ایک کتاب پڑھی چنانچہ حدیث میں مشارق اور ایک رسالہ تیر اندازی کا اور ایک رسالہ طب کا
اور فقہ میں شرح وقایہ اور سلوک میں نفحات الانس اور باقی علوم دوسری جگہ سے حاصل کر کے فارغ التحصیل ہوئے
جب مولانا کی عمر سولہ ۱۶ برس کی ہوئی تو آپکے والد ماجد حضرت اورنگ آبادی نعمت باطنی اور خرقہ فقر آپکو عطا
فرماکر انتقال فرما گئے۔ تب آپ آٹھ سال تک زہد و ریاضت و عبادت و مجاہدہ میں مصروف رہے اور
فقر کا کام نہایت کو پہنچا کر مرتبہ تکمیل کو پہونچے پھر آپنے ستر سال کے لئے پیشہ ملازمت اختیار کیا تین سال نوکر
رہے ملازمت کیحالت میں لوگ بدظن ہو گئے اور شکایت کرنے لگے ایکدن خواجہ کامگار خاں نے جو آپکے سمجھ قسم
اور پیر بھائی تھے نصیحت کے طور پر کہا کہ اے صاحبزادہ جوانوں کی روش آپکے لئے نازیبا ہے آپکو
لازم ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے طریقہ پر رہکر خلق خدا کو ہدایت کرو جا بجا آپکا شکوہ ہو رہا ہے تب مولانا
صاحب نے فرمایا کہ آپ دعا کریں تاکہ حق تعالیٰ مجھکو ہدایت فرماوے خواجہ کامگار خاں نے دعا کے لئے
ہاتھ اٹھائے اور آپنے بھی ہاتھ اٹھا کر کامگار خاں کی تمام نعمت سلب کر لے کامگار خاں قدموں پر
گر پڑے اور کہنے لگے کہ اے مولانا مجھکو معلوم نہ تھا کہ آپنے مراتب فقر طے کر کے شیوہ رندانہ اختیار
کیا ہے حضرت مولانا نے فرمایا کہ خیر مرضی ذات باریتعالیٰ شانہ کی یہ ہی تھی کہ میرا حال ظاہر ہو جائے
ورنہ میں ہرچند چاہتا تھا کہ میرا حال کسی کو معلوم نہ ہووے پھر اُسی دن سے آپ والد ماجد کی
خانقاہ میں سجادہ مشیخت پر رونق افروز ہو کر خلقت کو شریعت اور طریقت کی راہ تلقین کرنے لگے
ایکدن عین مشغولی میں آپنے غیب سے یہ مصرع سنا ع بند بگسل باش آزاد اے پسر۔ اور خواجہ بزرگ
سے ہی وہاں میں آنے کی بشارت ہوئی۔ آپنے دل میں خیال فرمایا کہ حضرت والد ماجد نے شاہجہان آباد
میں جانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے لیکن میں خانقاہ شریف کو کسطرح چھوڑوں کہ فرقت والد ماجد
کی مجھے گوارا نہیں آخر ایکدن حضرت خواجہ اورنگ آبادی کے روضہ منورہ سے یہ شعر سنا۔
شعر۔ تا علیم فقرم بیخودی تخت روان من ۔ نہ چون فرہاد مزدورم نہ چون مجنون زمیندارم

حضرت مولانا نے اس بیت سے معلوم کیا کہ حضرت والد ماجد خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی سے دہلی میں
جانیکی اجازت ملی ہے۔ خلاصۃ الفوائد میں ہے کہ آپ اورنگ آباد سے روانہ ہو کر دہلی میں ۱۱۶۵ھ ہجری کو
رونق افروز ہوئے چنانچہ نواب غازی الدین خاں نظام الملک نے اپنی مثنوی میں آپکے دہلی میں تشریف
لانیکا سال لکھا ہے سے بود سالے کہ فرخ و میموں۔ شصت و پنج و ہزار صد افزوں۔ فخر دین با قدوم
سعد و سعید۔ دہلی کہنہ را نوا بخشید۔ کرد آں مردمک دروچو وطن۔ گشت دہلی چو چشم ما روشن۔
اور اسی سال چھہ مہینے کے بعد آپ پاپیادہ اجمیر شریف اور پاکپٹن شریف کیطرف تشریف لیجاکر
مزارات با برکات کی زیارت سے مشرف ہوئے اس سفر میں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی و میر کلو
و خوشحال غلام آپکے ہمراہ تھے وہاں سے آپ پانی پت میں پہنچکر بو علی قلندر اور شمس الدین ترک اور
سید جلال الدین کی مزارات سے فیض حاصل کر کے لاہور میں تشریف لائے اور میر محرم اللہ نقشبندی
سے ملاقات کی اور چندے داتا گنج بخش علی ہجویری کی مزار پر انوار پر معتکف رہے اور بعد حصول
فیض وافر کے تمام مزارات مشہورین لاہور پر فاتحہ خوانی کر کے دہلی میں تشریف لائے انوار الرحمان
لتنویر الجنان ملفوظات شاہ عبد الرحمان لکھنوی میں لکھا ہے کہ شاہ عبد الرحمان جب دہلی میں خواجہ
محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء کی درگاہ معلیٰ پر آکر زیارت سے مشرف ہوئے اسوقت شاہ عبد الرحمان
کو توحید کے مسئلہ میں سخت تردد تھا۔ اور یہ عقدہ کہیں سے حل نہ ہوتا تھا محبوب الٰہی کی درگاہ پر
ایک شخص محب الدین نامی جو مرید مولانا فخر جہان کا تھا آیا اور شاہ عبد الرحمن سے کسی کتاب
درسیہ کا سبق پڑھنا شروع کیا چند روز کے بعد محب الدین نے ایک رسالہ دہ ورقی مسمی
بمقدمۃ الشہود لاکر شاہ صاحب کے حوالہ کر کے کہا کہ پیر و مرشد مولانا فخر الدین نے اس خادم کو
یہ رسالہ دیا تھا اور فرمایا کہ خانقاہ میں ایک درویش اس شکل و شباہت کا آویگا اسکو یہ رسالہ
دینا میری دانست میں وہ درویش آپ ہی ہیں چنانچہ شاہ صاحب نے وہ رسالہ دیکھا اور مسئلہ
مالاینحل سمجھ میں آگیا پھر شاہ صاحب مولانا محمد عظیم دہلوی خلیفہ مولانا فخر جہان کے پاس

میر محترم اللہ نقشبندی

حاضر ہوکر خلعت خلافت سے سرفراز ہوکر لکھنؤ میں آکر مسکن گزیں ہوئے اور اس رسالہ کی بدولت
اور مولانا فخر الحق والدین کی توجہ باطنی سے شاہصاحب نے توحید میں پورا ملکہ حاصل کرکے کتاب مفتاح التوحید
اور جہد المقل اور کلمۃ الحق اور کاسرۃ الاسنان وغیرہ رسایل توحیدیہ تصنیف فرمائی۔ کتاب مراۃ العاشقین میں
لکھا ہے کہ ایکدن حضرت مولانا محب النبی فخر الدین چند درویشوں کے ساتھ ایک تالاب پر گذرے دیکھا
کہ ہندو لوگ اُس تالاب میں غُسل کر رہے ہیں اور بعد غسل کے برہمنوں کو روپیہ پیسہ دیتے ہیں مگر ایک برہمن
ضعیف العمر معمولی غُسل کی چیزیں ہاتھ میں لیکر مایوس کھڑا ہے مولانا نے حال اُس برہمن کا معلوم کرکے اپنے
درویشوں سے فرمایا کہ اگر تم لوگ ناراض نہ ہو تو میں اُس برہمن کو خوش کروں سب نے عرض کی کہ ہم غلاموں کی
کیا مجال ہے کہ ہم آپکے کام سے ناخوش ہوں پس مولانا فخر جہاں اپنا لباس مشابہ ہنود کرکے اُس برہمن کے
پاس گئے اُس برہمن نے حسب رسوم آپکو اشنان کرایا حضرت مولانا صاحب نے برہمن کو پانچ روپیہ دیکر بہت
عذر کیا اور فرمایا کہ اسوقت یہی موجود ہے بعد فراغت آپ اپنے مقام پر آکر تجدید غُسل و تبدیل لباس کرکے
عبادت میں مصروف ہوئے دوسرے دن بطریق سابق آپنے پھر اُس تالاب پر جاکر بعد غسل کے اُس برہمن کو دس روپیہ
دیا تیسرے دن اوسیطرح پندرہ روپیہ آپنے برہمن کو دیا۔ وہ برہمن آپکے پیچھے پیچھے چلا آیا مولانا نے اپنے مقام
پر آکر غُسل کیا اور لباس بدلاکر مسجد میں قیام فرمایا تب اُس برہمن نے حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوکر
التماس کی کہ یا حضرت آپ مجھکو دین محمدی کی تلقین فرمادیں مولانا نے اُسکو متعلقین سمیت مُسلمان کیا اور اُسکا
نام عنایت اللہ رکھا۔ اور پھر خرقہ خلافت سے ممتاز فرمایا۔ آپکے حالات کتاب مناقب فخریہ مصنفہ نظام الملک نواب
غازی الدین خاں میں اور مرات ضیائی اور خزینۃ الاصفیاء میں مفصل لکھے ہوئے ہیں ؎

آپکی تصانیف سے کتاب فخر الحسن اور کتاب عقاید نظامیہ اور عین الیقین نہایت بابرکت کتاب ہیں
اور متفرق رقعات بھی پائے جاتے ہیں۔ آپکے ایک فرزند مولانا قطب الدین نام بڑے بزرگ تھے اور اُنکے ایک
فرزند غلام نصیر الدین عرف کالے شاہصاحب نبیرہ حضرت مولانا فخر الدین کے تھے عالم علوم ظاہری
و باطنی تھے اور کالے شاہصاحب کی اولاد فرزند شاہ کمال الدین صاحب اب دہلی میں موجود ہیں

عین الیقین

خلقت کو اُن سے فیضان حاصل ہوتا ہے۔ خلفاء حضرت مولانا فخر الدین کے حیطہ تحریر سے باہر ہیں چنانچہ نظام الملک آپکے خلیفہ فرماتے۔ من قصصنا و بعض لم نقصص ربنا زد فزد ولا تنقص۔ از انجملہ مشاہیر خلفاء یہ ہیں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی و مولانا ضیاء الدین جیپوری و مولانا جمال الدین رامپوری و سید احمد و مولوی غلام فرید چشتی و میر بدیع الدین و صوفی یار محمد و میر محمد عظیم دہلوی و مولوی ظہور اللہ و مولوی امان اللہ و مولوی روشن علی و میاں عظمت اللہ و مولوی شمس الدین دہلوی و حاجی لال محمد صاحب و مولوی عبد اللہ و مولوی خدا بخش و شاہ فتح اللہ و مولوی قطب الدین و نواب غازی الدین خان مولوی محمد غوث و حاجی احمد و حاجی خدا بخش و شاہ قمر الدین و شاہ روح اللہ و صاجزادہ محمد غوث صاحب و شاہ سید شریف و مولوی عبد اللہ ثانی و مولانا حسن علی و محمد واصل و میر محمد و حافظ اسعد اللہ و مولوی محمد گل و میرزا محمد بیدل و سید فرمان شاہ سیالکوٹی و مولوی نیاز احمد بریلوی فرزند شمس الدین خلیفہ مولانا۔ و مولوی مسیح اللہ امروہی جودھپوری و قاضی علی حیدر سکنہ رادی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ وفات حضرت خواجہ مولانا محب النبی فخر جہان کی بروایت نظام الملک وغیرہ کے شب شنبہ ستائیسویں جمادی الثانی ڈیڑھ پہر رات گذری ہوئی ۱۱۹۹ہجری کو ۷۲ سال کی عمر میں ہوئی مرقد معلی آپکا پرانی دہلی میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی خانقاہ میں مسجد کے متصل زیارتگاہ عام و خاص ہے۔ تاریخ وفات حضرت کی سنگ مرمر لوح بالین مبارک پر بخط جلی منجلی ہے

بگذشت فخر دین چو عمان سراستغنائی — در آستانہ جا داد آن قطب جاودانی

سال وصال آن مہ از غیب چون بجستم — آواز داد ہاتف خورشید دو جہانی ۱۱۹۹

ذکر قدوت السالکین شمس العارفین غریب نواز حضرت خواجہ شیخ نور محمد مہاروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام پاک آپکا ہیل اور لقب نور محمد ہے حضرت مولانا فخر الدین نے آپکو اس لقب سے ملقب کیا ہے آپکے والد ماجد کا نام ہندال بن تاتار بن فتح محمد کھرل ہے اور والدہ ماجدہ کا نام عاقل بی بی نسبت کمال قوم جھٹہ

سکنہ پھولرہ متعلقہ مہار شریف ہے ولادت باسعادت آپکی چودہویں رات ماہ رمضان شریف سنہ ۱۱۴۲ھ
گیارہ سو بیالیس ہجری کو قریہ چوپالہ میں ہوئی جو مہار شریف سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے آپکے والد ماجد
میاں ہندال چوپالہ سے مہار شریف میں آکر سکونت پذیر ہوگئے۔ حضرت خواجہ نور محمد خلیفہ راستین حضرت مولانا
محمد فخر الدین دہلوی کے ہیں۔ مناقب المحبوبین میں ہے کہ جب خواجہ نور محمد چھ برس کے ہوگئے تو والدین نے آپکو
حافظ مسعود مہار کے پاس قرآن شریف کی تعلیم کے لئے سپرد کیا تھوڑے ہی دنوں میں آپ حافظ مسعود سے قرآن شریف
حفظ کرکے موضع بہڈیراں میں جاکر طالب علمی کرنے لگے پھر وہاں سے موضع ببلانہ متعلقہ پاکپتن میں پہنچکر
شیخ احمد کھوکھر سے چندے استفادہ کرکے ڈیرہ غازیخاں میں پہنچے اور وہاں سے لاہور میں آئے اور لاہور سے
مقام دہلی نواب غازی الدین خان کے مدرسہ میں حافظ برخوردار کی خدمت میں حاضر ہوکر کتاب قطبی پڑھنی شروع
کی اسی اثناء میں حضرت خواجہ محمد فخر الدین اورنگ آبادی دہلی میں تشریف لائے تب حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد
نے سناکہ ایک پیرزادہ جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول دہلی میں اورنگ سے آیا ہے آپنے مجرد سماع اوصاف
خواجہ فخر جہاں کی خدمت میں پہنچکر وہی کتاب قطبی حضرت سے پڑھنی شروع کی اور جب قبلہ عالم خواجہ نور محمد
نے مولانا کی کرامت معلوم کی تو ماہ جمادی الثانی میں بروز عرس محبوب الٰہی نظام الدین اولیا سنہ ۱۱۶۵ ہجری
کو دہلی میں سب سے پہلے آپ حضرت مولانا فخر الدین دہلوی کے مرید ہوئے اور پھر ہمراہ حضرت مولانا کے پاکپتن
شریف میں تشریف لاکر زیارات سے مشرف ہوکر ہمراہ حضرت مولانا کے پانی پت پہنچکر چار دن مقیم رہے بعد
زیارات با برکات لاہور میں تشریف لائے آٹھ روز لاہور میں رہکر پھر پاکپتن شریف کی تیاری ہوئی یکم ماہ محرم الحرام
کو پاکپتن میں رونق افروز ہوئے بعد فراغت عرس خواجہ گنجشکر کے باجازت حضرت مولانا فخر الدین کی آپنے وطن
مالوفہ میں سولہ ۱۶ برس کے بعد تشریف لاکر والدین کی قدمبوسی حاصل کی آٹھ دن مہار شریف میں رہکر پھر پاکپتن میں
حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے غرض سالہا سال ریاضت اور مجاہدہ میں صرف کرکے دولت ظاہری
اور باطنی سے مالامال ہوکر مالک ولایت پنجاب کے ہوکر اور مہار شریف میں آکر خلق خدا کی ہدایت میں مشغول ہوگئے
مناقبات آپکے بیشمار ہیں کتاب مناقب فخریہ اور مناقب محبوبین اور خلاصۃ الفوائد اور خیر الاذکار وغیرہ

میں آپکا پورا حال مندرج ہے اولاد امجاد آپکے تین فرزند اور دو صاجزادیاں۔ اول فرزند حضرت نور صمد شہید جو حضرت مولانا دہلوی کے مرید تھے اور بعد وفات خواجہ کے سجادہ نشین ہوئے دوسرے فرزند خواجہ نور احمد بعد شہادت حضرت نور صمد کے حضرت قبلہ عالم کے سجادہ نشین ہوئے تیسرے حضرت نور حسن جنکی بیعت قاضی محمد عاقل صاحب کے ساتھ تھے اور ان تینوں حضرات سے اولاد بیشمار ہوئی چنانچہ اب تک آپکی اولاد بابرکت و صاحب کرامت بندگان خدا کی ہدایت میں مصروف ہیں اور صاجزادیاں اول زینب بی بی جنکا نکاح جمال محمد ولد غلام محمد ساکن موضع ادمیرا کے ساتھ ہوا۔ دوسری صاحب بی بی اونکا نکاح سید نصیر شاہ ساکن قریہ منور کے ساتھ ہوا۔

قبل بیعت و حصول خلافت حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی کے ملک سندھ و مہار شریف و ضلع بہاولپور و ملتان وغیرہ میں سلسلہ قادریہ اور سہروردیہ کا زیادہ رور تھا اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ کا حضرت گنجشکر اور انکے خلفائے کے بعد سے اس ملک میں غیر مروج بلکہ مفقود ہوگیا تھا آپ ہی کی بدولت اس سلسلے نے تقویت پائی ملک پنجاب و سندھ وغیرہ میں کوئی گاؤں ایسا نہیں جسمیں آپکے غلام صاحب وجد و سماع موجود نہیں آپ ہی کی طفیل ہزاراں طالبان منزل مقصود کو پونچکر صاحب کرامات و بینات ہوئی چنانچہ مہار شریف سے کوٹ مٹھن و ملتان و سنگھڑ حاجی پور و مکھڈ و کراچی و لکھنو ہندوستان و سیال شریف ہر چہار طرف حضرت قبلہ عالم کے مرید و خلیفے موجود ہیں خلفائے آپکے بیشمار ہیں ازانجملہ چند حضرات کا نام نامی بطور اجمال لکھا جاتا ہے اول حضرت نور محمد ثانی المشہور بہ نارووالہ جنکا انتقال قبلہ عالم کی حیات میں ۱ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۲ھ ہجری کو ہوا مرقد اونکی حاجی پور میں ہے دوئم حضرت قاضی صاحب عاقل محمد کوریچہ وفات اونکی ۱۰ رجب المرجب ۱۲۲۹ھ ہجری کو ہوئی قبر شریف آپکی کوٹ مٹھن میں ہے۔ آجکل سجادہ نشین قاضی صاحب کے پڑپوتے مولوی غلام فرید صاحب مسند رشادت و مشیخت پر جلوہ افروز ہیں۔ سیوم حضرت حافظ صاحب مولانا محمد جمال الدین ملتانی رسالہ اسرار جمالیہ میں مولوی عبدالعزیز پڑھیاری نے جناب حافظ صاحب کا پورا حال درج کیا ہے وفات حضرت حافظ صاحب کی چارشنبہ پنجم جمادی الاول ۱۲۲۶ھ ہجری کو ہوئی مرقد منور آپکا

ملتان میں ہے رسالہ انوار جمالیہ میں منشی غلام حسن عرف گامن شہید ملتانی نے اور رسالہ اسرار کمالیہ میں زاہد شاہ نے آپکی خصایل رضیہ اور حالات بڑی تحقیق سے لکھے ہیں۔ چہارم حضرت خواجہ خواجگان شیخ محمد سلیمان تونسوی جنکا ذکر شریف عنقریب لکھا جاویگا یہ چار یار مثل خلفائے راشدین حضرت جناب مصطفوی علیہ افضل الصلواۃ والسلام کے تھے اور قاری عزیز اللہ[5] اور انکے بھائی قاری صبغتہ اللہ[7] اور میاں محمد فاضل نیکوکار سکنہ شہادم اور میاں غلام حسین بہٹی[9] و غلام محمد کہیٹری والہ و حافظ ناصر[10] و مولوی محمد مسعود سہروردی[11] و نور الحق[12] چشتی ساکن شہر فرید و میاں[13] غلام محمد سکنہ امیرا و حافظ[14] الیاس سیال و محمد غوث[15] بجیدانہ و حافظ[16] پہل جوایا و محمد بخش[17] چشتی ساکن تاج سرور و اصالت[18] خانصاحب و نواب[19] غازی الدین خان دہلوی و لطف اللہ[20] و مولوی[21] نور محمد ساکن نوحی بہاولپور و مولوی[21] محمد حسین و میاں[22] اکبر لکھی و حافظ[23] غلام نبی و مولوی[24] محمد اکرم سکنہ ڈیرہ غازی خان و مولوی محمد مجیب[25] و مخدوم شیخ محمود[26] اولاد مخدوم جہانیان و مخدوم نوبہار سجادہ نشین[27] مخدوم جہانیان و مخدوم عبد الوہاب[28] و مخدوم عبد الکریم[29] اولاد مخدوم جہانیاں و مولوی سلطان محمود[30] کوریجہ برادر عاقل محمد قاضی صاحب و میاں محمد[31] صورت بندری و مولوی[32] تاج محمود و شیخ جمال[33] چشتی و حافظ[34] عظمت و صاحبزادہ[35] نور صمد و میرن[36] شاہ و سید[37] صالح محمد شاہ و دین[38] محمد شاہ و میاں[39] احمد کوندل و شیخ نظام[40] بخش اولاد قطب جمال ہانسوی و شاہ[41] عبد العزیز ہندوستانی و مولوی[42] ضیاء الدین مہاروی و خلیفہ[43] عبد اللہ و مولوی[44] عبد الرحمن سندھی و بحار[45] شاہ و محمد اعظم[46] چنڈل و غیر ذالک رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ٭

نقل ہے کہ حضرت مولانا محمد فخر الدین فخر جہان نے جب حضرت مہاروی کو نعمت ظاہری و باطنی و خلافت صوری و معنوی سے مشرف فرمایا اس سے پیچھے جو کوئی شخص ذات باریتعالیٰ کی طلب کیلئے مولانا کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا آپ اسکو قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی کی خدمتمیں ارسال فرماکر ارشاد کرتے۔ **دوہرہ**۔ تن مٹکے من چہیرنا سرت بلوون ہار۔ مکھن پنجابی لیگیا چھاچھ پیو سینسار۔ چنانچہ اسی طرح نواب غازی الدین خان نظام الملک نے قبلہ عالم کے حالات میں اپنی مثنوی میں درج کیا ہے **ابیات**۔ شیخ در حق او چنین فرمود کین زما ہر چہ بود است ربود۔ نیز ارشاد زان شہ دین است۔ کین زمان قطب وقت خود دین است

ہم بگفتا کز ین جہان آرا۔ شدہ او میدِ مغفرت مارا۔ اور نواب نظام الملک موصوف نے کتاب ابرار الابرار میں لکھا ہے کہ مولانا ضیاء الدین جیپوری خلیفہ حضرت فخر جہاں کے فرماتے ہیں کہ ہم نے کمال مجاہدہ اور محنت شاقہ سے کمال حاصل کیا مگر خاص نعمت خاندان چشت کی خواجہ نور محمد مہاروی کو عنایت ہوئی اور مولانا فخر جہان کے قایم مقام وہی حضرت ہیں مناقب محبوبین میں ہے کہ حضرت قبلہ عالم اکثر یہہ دوہرہ فرمایا کرتے تھے بھلی ہوئی ہر بیری سر سے ٹلی بلائے۔ جیسی تھی ویسی بھی اب کچھہ کہا نہ جائے۔ اور یہہ شعر بھی فرمایا کرتے تھے۔ گو کہ پیر شدے تاب عاشقیت نماند۔ شراب کہنہ بامستی دگر دارد۔ اور یہہ شعر بھی آپ اکثر پڑہا کرتے تھے۔ بیت تامست نگردی نکشی بارِ غم عشق۔ آری شتر مست کشد بار گران را۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کامل جہان کی جان ہے اور اُسکے فوت ہونے سے تمام جہان فنا ہو جاتا ہے۔ وصال حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کا باتفاق الروایات تیسری تاریخ ذالحجہ ۱۲۰۵ھ بارہ سو پانچ ہجری مہار شریف میں ہوا۔ عمر شریف آپکی ۶۳ برس کی تھی۔ حیف و واویلا جہان بے نور گشت سے تاریخ وفات آپکی نکلتی ہے مرقد معلی آپکا قریہ تاج سرور یعنی مہار شریف سے تین کوس پر زیارت گاہ مخلوق ہے۔ یزدان و یتبرک بہ۔ آپکی مُہر کا سجع یہہ تھا۔ ز نور محمد جہان روشن است ٭

قطعہ تاریخ وفات

حضرتِ نورِ محمد نور حق ۔۔۔ جلوہ گر شد چون بگلزار جنان

سال ترحیلش بقول معتبر ۔۔۔ نورِ عرفان آفتابِ ۱۲۰۵ دین بخوان

ذکر سلطان العاشقین برہان المعشوقین خواجہ خواجگان القائم مقام المعبودیت قطب الزمان حضرت خواجہ شیخ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام نامی آپکا محمد سلیمان ہے اور آپکی والدہ ماجدہ کا نام بی بی زلیخا ہے اور والد ماجد کا نام ذکریا بن عبدالوہاب بن عمر خان بن خان محمد پٹھان ہے قوم جعفر رمدانی۔ مولد اور وطن مالوفہ آپکا مقام گرگوجی درہ کوہ درک میں تونسہ شریف سے تیس کوس پر مغرب کیطرف واقعہ ہے ولادت باسعادت آپکی مقام گرگوجی میں ۱۲۰۳ھ

یا ۱۱۳۰ ہجری کو ہوئی۔ آپ دلی مادرزاد تھے آپکا ایک بھائی محمد یوسف نام عین شباب کے عالم میں فوت ہو گیا اور حضرت کی چار ہمشیرہ تھیں اول بی بی حلیمہ جنکا نکاح اسماعیل جعفر کے ساتھ ہوا دوسری بی بی حوا ان کا نکاح الیاس جعفر کے ساتھ ہوا تیسری بی بی فاطمہ انکا نکاح محمد جعفر کے ساتھ ہوا چوتھی بی بی بائی انکا نکاح ابراہیم نام جعفر کے ساتھ ہوا۔ آپکو تولد ہوئے چند روز گذرے تھے کہ والد ماجد آپکے میاں ذکریا کا انتقال ہو گیا آپ یتیم رہے جب آپ چار سال کے ہوئے تو والدہ ماجدہ نے آپکو استاد ملا یوسف ٹھٹھائی جعفر کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھایا قریب پندرہ سیپارہ کے آپنے ملا یوسف سے پڑھا پھر ایک بزرگ آپکے ہمقوم صاحب نسبت کے پاس جنکا نام حاجی صاحب تھا حاضر ہو کر باقی قرآن شریف ختم کیا چونکہ حاجی صاحب کی بی بی سخت مزاج تھی اس لئے آپکو وہاں زیادہ پڑھنے کا اتفاق نہ ہوا جب آپ وہاں سے رخصت ہونے لگے تو حاجی صاحب نے آپکو کشف سے کہا کہ اے محمد سلیمان تم پہلے تونسہ میں جا کر طالب علمی کرو گے وہاں سے قریہ لانگہ میں جا کر پڑھو گے پھر کوٹ مٹھن میں علم تحصیل کرو گے تب ایک بزرگ کامل مہار شریف کیطرف سے آویگا وہ تم کو اپنا مرید کر لیگا اور خلافت ظاہری و باطنی تمہارے سپرد کر لیگا تب تم تونسہ میں آکر خلق خدا کو ہدایت کرو گے تمہارا رتبہ بلند ہو گا اور تمام جہان کو تم سے فیض پہنچیگا۔ الغرض آپ حاجی صاحب سے رخصت ہو کر مقام تونسہ شریف میں آکر حسن علی کی خدمت میں مقیم رہکر حسنات ضروری علوم سے بہرہ یاب ہوئے۔ مدت مدید تک آپ مسجد تونسہ میں رہکر علم پڑھتے رہے پھر تونسہ شریف سے مقام لانگہ میں جو تونسہ شریف سے مشرق کیطرف پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے تشریف لائے اور میاں ولی محمد باغبان سے تھوڑی مدت تک علم فارسی نظم سے مستفید ہو کر علم عربی کی تحصیل کے لئے کوٹ مٹھن قاضی احمد علی ابن قاضی عاقل محمد صاحب کے مدرسہ میں رونق افروز ہوئے اور قاضی احمد علی صاحب سے چند سال میں قطبی تک کتابیں پڑھیں اس عرصہ میں خبر تشریف آوری قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی کی سنکر قاضی احمد علی جیو کی ہمراہ مقام اوچ میں سید جلال الدین بخاری کے روضہ پر حضرت خواجہ نور محمد سے سولہ [16] برس کی عمر میں مرید ہوئے۔ مناقب محبوبین میں ہے کہ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی نے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کو فرمایا کہ ایک شہباز کوہستان مغرب کیطرف سے

آویگا جسطرح ہو سکے تم اُسکو اپنے دام میں پھنسانا ایسا نہ ہو کہ وہ شہباز دوسرے کے دام میں پھنس جاوے کیونکہ
وہ شہباز ہماری اور تمہاری نعمت کا مالک اور اپنے وقت میں سلیمان زمان ہوگا اس لئے حضرت قبلہ عالم نور محمد
مہاروی ہر سال حسب فرمان واجب الاذعان مولانا فخر جہان کے کوٹ مٹھن اور اوچ کیطرف سفر کیا کرتے تھے
اس نیت سے کہ وہ شاہباز میدان لاہوت کسی حیلے سے ہمارے دام میں پھنس جاوے مگر اس راز سے کسیکو آگاہ
نہ فرماتے تھے الا میاں محمد حسین جو آپکے ہمراز محرم اسرار تھے وہ البتہ اس بھید سے واقف تھے آخر سنہ ۱۱۹۹ ہجری کو
وہ شہباز یعنی حضرت محمد سلیمان مقام اوچ میں آپکے دام ارادت میں پھنسکر خلافت صوری و معنوی و مالک لنگر
خواجگان چشت کا ہوا بعد بیعت کے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی نے آپکو فرمایا کہ اے محمد سلیمان دہلی میں جاکر حضرت
مولانا فخر الدین مرادا پیر کی زیارت سے سرفرازی حاصل کرو تب حضرت خواجہ محمد سلیمان سنہ ۱۱۹۹ ہجری مطابق سمت ۱۸۴۱ ہندی
کو مقام اوچ سے براہِ دلاور اور فلودے وجود جیپور اول اجمیر شریف میں پونچکر زیارت مزار گوہر بار خواجہ بزرگ
معین الدین حسن سنجری سے مشرف ہوئے اور وہاں سے جیپور کی راہ سے ریواڑی میں پونچے۔ تو آپنے سُنا کہ
حضرت مولانا محمد فخر الدین جو چند روز سے بیمار تھے انتقال فرمائے گئے ہیں لیکن انتقال کیوقت حضرت مولانا تاج محمود نے
چشتی ساکن بیکانیر کو ارشاد فرمایا کہ ایک شخص سلیمان نام مُرید میاں صاحب نور محمد مہاروی ہماری وفات کے بعد
تیسرے دن یہاں آویگا ہمارا سلام اُسکو پونچانا اور پھر فولادی قلم اُسکو دینا۔ جب حضرت خواجہ محمد سلیمان دہلی میں
رونق افروز ہوئے تو حضرت مولانا کی وفات کو تیسرا روز تھا آپ مولانا صاحب کے مدرسہ میں فروکش ہوئے
چشتی تاج محمود نے بعد تفتیش حال کے سلام حضرت مولانا کا پونچاکر قلم فولادی مذکور آپکے حوالہ کی تب آپ شاہجہان آباد
کے مدرسہ سے حضرت مولانا کی مزار پُر انوار پر حاضر ہوکر مولانا کی چہلم تک مرقد منور پر معتکف رہے ایک رات کو مشغولی
کی حالت میں آپ مراقبہ میں معروف تھے کہ دیکھا ایک حضرت مولانا فخر جہان قبر مُبارک سے باہر تشریف لاکر آپسے بغلگیر ہوئے
اور فیوضات گوناگون سے آپکو مشرف فرمایا آپنے عرض کی یا حضرت لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مولانا انتقال
فرما گئے ہیں پھر آپ قبر سے کسطرح باہر تشریف لائے مولانا موصوف نے فرمایا کہ لوگ غلط کہتے ہیں ہم لوگ فوت نہیں
ہوتے ہیں صرف یہ شریعت کا پردہ ہے بیت ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق - ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

الرحمن بعد فراغ چہلم حضرت مولانا کے آپ شاہجہان آباد دہلی سے روانہ ہوکر دنج نگر اور کالنود اور جھجروے راہ
بخیر و عافیت اپنے پیر روشنضمیر خواجہ نور محمد مہاروی کی خدمت بابرکت میں حاضر اقسام و انواع کے مجاہدہ اور ذکر و شغل
میں مصروف ہوئے چنانچہ ذکر جہر بلند آواز سے تمام رات کرتے رہتے تھے اور دن رات شغل پاس انفاس اور وقوف قلبی
اور دوسرے اذکار میں مشغول رہتے دن رات میں صرف اسم اللہ الصمد چوبیس ہزار مرتبہ پڑھتے تھے بعد نماز صبح کی
سلسلہ عالیہ پڑھ کر ذکر میں مشغول رہتے اور بعد اشراق دلائل الخیرات اور درود مستغاث اور دوسرے ادعیات
ماثورہ اور نماز تہجد اور اشراق و چاشت و ضحیٰ و فی الزوال اور بیس رکعت بعد مغرب تا تمام ادعیات سمیت اور ایکسو
رکعت و حب اللیل ادا فرماتے حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد آپکی تکمیل میں سب خلفائے سے زیادہ سعی و کوشش مبذول
فرماتے اور کچہری کیوقت آپ دربار میں حاضر ہوکر زیارت اور سبق کتب تصوف حاصل کرتے چنانچہ آداب الطالبین
و فقرات و لوائحہ شریف و فصوص الحکم وغیرہ کتب تصوف اپنے پیر روشن ضمیر سے پڑھی ہیں چونکہ آپ حافظ خدا بخش
مہار کی مسجد میں بحکم قبلہ عالم کے قیام پذیر تھے۔ اسلئے کبھی کبھی قبلہ عالم اس مسجد میں آپکے دیکھنے کے لئے تشریف
لیجاتے تھے ایک روز قبلہ عالم اس مسجد میں تشریف لائے خدا بخش مہار اسوقت خوش آواز سے دیوان حافظ پڑھ رہے تھے
حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ اے محمد سلیمان تم کیا پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا کہ قبلہ دیوان حافظ حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ
ہمکو بھی کچھ سناؤ تب آپنے قبلہ عالم کے سامنے یہہ شعر پڑھا۔ کمالِ صنعتِ مشاطہ شاید۔ کہ روئے زشت را زیبا نماید۔
اس شعر کو سنکر حضرت قبلہ عالم نے خوش ہوکر فرمایا کہ تم نے بہت اچھا شعر سنایا اب ہم سے بھی سنو۔ تب قبلہ عالم نے
یہہ شعر پڑھا۔ مگو کہ پیر شدی تاب عاشقیت نماند۔ شراب کہنہ ما مستی دگر دارد۔ چند سال کے بعد باجازت
قبلہ عالم خواجہ نور محمد کے وطن مالوف کیطرف والدہ کی قدمبوسی کے لئے روانہ ہوئے اور بعد حصول زیارت و قدمبوسی
والدہ ماجدہ کے بہت جلدی مہار شریف میں تشریف لاکر حضرت قبلہ عالم کی خدمت مصروف ہوئے اور جب قبلہ خواجہ
نور محمد مہاروی مرض موت سے بیمار ہوئے اسوقت حضرت غوث زمان خواجہ محمد سلیمان وہاں موجود نہ تھے اپنے وطن کیطرف
باجازت قبلہ عالم تشریف لے گئے تھے اور دوسرے خلفاء حضرت قبلہ عالم کے مثل قاضی عاقل محمد صاحب و حافظ جمال الدین
ملتانی وغیرہ موجود تھے حضرت قبلہ عالم نے اپنے بڑے فرزند حضرت نور الصمد شہید کو فرمایا کہ کسیکو ہمارے روہیلہ کی

خبر ہے کہ وہ کہاں ہے کسیطرح اسکو یہاں بلانا چاہیئے اونہوں نے عرض کی کہ یا حضرت اگر اس کے مکان کا پتہ ہمکو معلوم
ہوتا تو ہم ضرور آدمی بھیجکر اسکو بلا لیتے تب حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ خود ہمارے پاس عنقریب
آجاویگا تھوڑی دیر کے بعد پھر حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کوئی ہے جو ہمارے روہیلہ کو لاوے حافظ جمال الدین صاحب
ملتانی نے عرض کی کہ اگر اس غلام کو حکم ہووے تو یہہ غلام جاکر روہیلہ کی تلاش کرے تب قبلہ عالم نے فرمایا انشاء اللہ
وہ خود آجائیگا کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان آپنے گھر میں آدہی رات کیوقت عبادت میں مشغول تھے اور قلعہ کے
دروازہ کو قفل لگا ہوا تھا آپکا مکان خانہ گرگوجی میں تھا اور رات کیوقت قلعہ کا دروازہ بند تھا اور قلعہ کی خندق
میں ببول وغیرہ کے کانٹے بھرے تھے کہ یکایک آپکو شوق لقائے حضرت قبلہ عالم سے اضطراب سخت پیدا ہوا
اور آپنے جانا کہ دروازہ قلعہ کا بند ہے اور اسیوقت لوگوں کو اٹھانے میں حرج ہے آپ قلعہ کے اوپر سے کود پڑے
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم صحیح و سالم وہاں سے رخصت ہوئے چھ دن میں مہار شریف پونچے باہر کنوئیں پر وضو کر کے
مدہوشانہ و مستانہ قبلہ عالم کیخدمت میں حاضر ہوکر قدمبوس ہوئے اسوقت جو لوگ حاضر تھے انکا بیان ہے کہ جب قبلہ عالم
آپکی طرف متوجہ ہوکر دیکھتے تھے رنگ آپکا کبھی زرد اور کبھی سرخ ہوتا تھا یعنے تجلیات جلالی و جمالی حق تعالیٰ کی
آپکے چہرہ پر وارد ہوتی تھیں الحمد للہ علیٰ ذالک اس واقعہ سے پانچویں روز حضرت قبلہ عالم کا انتقال ہوا۔
حضرت خواجہ محمد سلیمان فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت قبلہ عالم کیخدمت میں حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ ہمارے نزدیک آؤ
میں نزدیک ہوا پھر آپنے فرمایا قریب آؤ اسیطرح تین بار ارشاد فرمایا اور آپسے نزدیک ہوا گویا فکان قاب قوسین
او ادنیٰ اسکی طرف اشارہ ہے اسوقت حضرت مرشدی و مولائی حضرت خواجہ نور محمد نے فرمایا کہ یارو اس وقت سب
لوگ باہر چلے جاؤ اس روہیلہ سے ہم نے کچھہ بات کرنی ہے بموجب ارشاد سب لوگ باہر چلے گئے آپنے اسوقت
میری حال پر توجہ فرماکر نعمت ظاہری اور باطنی سے مالامال کر دیا میں بے ہوش ہو گیا جب مجھکو ہوش آئی
تو آپنے فرمایا کہ ای محمد سلیمان خدا بخش مہار کی مسجد میں جاکر ڈیرہ کرو اور میری پاس مت آؤ یعنی میری وفات
تک مشغول مراقبہ رہو۔ میں حسب الارشاد اوس مسجد میں جاکر مشغول ہوا جب حضرت قبلہ عالم کا انتقال ہوا
اور جنازہ آپکا تاج سرور کیطرف لیچلے میں بھی ہمراہ جنازہ کے تاج سرور میں جاکر گریاں و نالاں ہوا

بعد دفن ہونے قبلۂ عالم کے سب لوگ مہار شریف سے چلے آئے مگر میں قبر شریف پر غیب بیدار رہا دوسرے دن نماز تہجد ادا کی بعد مہار شریف میں آیا۔ انتہیٰ الغرض کمالات و مناقبات و عبادات و حضرت غوث زمان حضرت خواجہ محمد سلیمان کی حیطہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں کتاب مناقب المحبوبین و مناقب سلیمانیہ و تاریخ المشائخ و الملفوظ میاں محمد و اسماء الابرار وغیرہ میں آپکے حالات و ملفوظات و حقیقت مجملاً ثُمّ التفصیل سے لکھے ہوئے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ آپ پہلے اپنے وطن مالوف میں تشریف لا کر لنگر خاندان چشتیہ جاری کر کے بندگان خدا کی فیض رسانی میں مصروف ہوئے جب شہرہ آپکا زیادہ ہوا اور خلقت بیشمار خدمت میں حاضر ہونے لگی برادران ہمقوم آپکے حسد کی آگ میں جلنے لگے اور نیز حاضرین دربار کا مال و متاع چورا کر مسافروں اور درویشوں کو تکلیف دینے لگے اس لئے آپ کوہ و ورگ سے تونسہ شریف میں تشریف لا کر سکونت پذیر ہوئے وہاں آپکو قبول عظیم حاصل ہوا مولوی غلام محمد جان جہجری مناقب سلیمانی میں لکھتے ہیں کہ آپکے لنگر شریف میں اگر ہزار آدمی کا کھانا تیار ہوتا ہے اور اسیوقت دوسرا قافلہ ہزار آدمی کا آ گیا تو وہی طعام سب آدمیوں کو کافی ہو جاتا ہے بادجودیکہ مہمان بکثرت آتے ہیں مگر معمول مقررہ سے کسیکا وظیفہ کم نہیں کیا جاتا عام کو ایک روٹی تنوری وزنی آدہ سیر آٹے کی صبح و شام ملتی ہے اور عالموں اور فاضلوں کو ایک نان روغنی اور اسکے اوپر بھی روغن ہوتا ہے فجر و شام عطا ہوتا ہے اور حاضرین خدمت کو کسی قسم کی تکلیف نہیں اگر کسی کا کپڑا پرانا ہو جاتا ہے تو فوراً لنگر سے تیار کرا کے دیا جاتا ہے اگر کسی کی جوتی پرانی ہو جاوے تو موچی لنگر شریف کا نیا پاپوش طیار کر دیتا ہے اگر کوئی شخص کسی عارضہ سے بیمار ہوتا ہے تو حکیم موجود ہے بخوبی اسکا معالجہ کیا جاتا ہے اور خرچ اسکا لنگر سے ملتا ہے القصہ طالب خدا کو وہاں کسیطرح کی تکلیف نہیں ہے۔ انتہیٰ۔ کتاب ہدایۃ العاشقین میں سید محمد سعید شاہ بھرتقوی لکھتے ہیں کہ حضرت مرشد الوقت خواجہ شمس الحق والدین سیالوی فرماتے ہیں کہ خواجہ محمد سلیمان تونسوی کی خدمت بابرکت میں تیس فضلاء کامل موجود رہکر تعلیم علوم دینی میں مصروف رہتے اور دو سو سے زیادہ طلباء علم آستانہ شریف میں مقیم رہکر علوم شرعیہ سے بہرہ اندوز ہوتے مناقب المحبوبین میں ہے کہ ایکدن خدا بخش لانگری نے حضرت غوث زمان کی خدمت میں عرض کی کہ قبلہ اس مہینے

میں درویشوں کی بیماریوں پر علاج وغیرہ میں سات سو روپیہ خرچ ہوا ہے آپنے فرمایا کہ ای خیرہ چشم تجھکو شرم نہیں آتی کہ درویشوں کی جان کے نقصان پر منھ زوری کرتا ہے اگر ہمارا سات ہزار روپیہ ماہواری خرچ ہووے تو ہمکو ہرگز مطلع نہ کرنا۔ نقل ہے کہ حکیم محمد بخش پاکپٹنی ایک مرتبہ خراسانیوں کی قید میں مقید تھے اور وہاں سے نجات دشوار تھی تب حکیم موصوف نے اضطراب کی حالت میں جناب حضرت غوث محمد سلیمان کی بارگاہ سے استغاثہ کر کے مناجات آپکے اسم شریف سے مشتمل شجرہ خاندان چشت پر تصنیف کی اور وہ مناجات ہر روز پڑھنے لگے حق تعالیٰ نے انکو اس بلا سے نجات بخشی وہ مناجات اس رسالہ میں درج کی جاتی ہے

مُناجات

ہے سزاوار سپاس و حمد عالی بارگاہ — جسکی وحدت پر ہوئی ہے کثرت عالم گواہ
سب تیرا انعام ہے یہ فیض نورِ مہر و ماہ — توہی خالق توہی رازق توہی غفار گناہ
ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان پادشاہ — دستگیری سے کرو ٹک فی سبیل اللہ نگاہ

رحمت و صلواۃ خاص ذاتِ ختم المرسلین — نقطۂ آغاز عالم ختم دور آخرین
صاحبِ لولاک توہی رحمۃ للعالمین — اسم اعظم نام تیرا یا شفیع المذنبین

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

محرم سرِ خفی اور واقفِ راز جلی — وارث ملک ولایت افتخارِ ہر ولی
توہی اسد اللہ غالب روز بازوے نبی — یا ولی اللہ یا مشکلکشا مولا علی

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

بو العجب ہے حسن تیرا رشک خورشید و قمر — نور مطلق چار عالم میں ہو تم شکل بشر
چشم ما ہر اہل بصیرت میں ہوا ہے جلوہ گر — توہی خواجہ حسن بصری قبلۂ اہلِ بصر

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

میں کہوں اوصاف تیرا کیا ہے عاجز کی مجال — فرد یکتا ہے نہیں ہمتا ئی تیرا کیا خیال

گرچہ واحد بیمثل ہے لیکن ہے تیرا خیال — یہہ جو عبدالواحد عالی مراتب کی مثال
ای پناہ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ — دستگیری سے کرو تک فی سبیل اللہ نگاہ

توہی بوالفیض جہان اور دو جہان ہیں سرفراز — عاشق و معشوق مطلق صاحبِ ناز و نیاز
ہے دو عالم راز تیرا تو ہے خود عالم ہیں راز — بیشک و بے شبہ تو خواجہ فضیلؓ ابن عیاض

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

ہے یقین رُتبہ تیرا محبوبئے سبحان کا — نہ کوئی ہو یا نہ ہو عالم ہیں تیرے شان کا
ہے امان الارض بیشک شان تجھہ سلطان کا — شاہ بلخیؒ ہو مددگار اِس دلِ ویران کا

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

ہے مقام قرب اوادنی ہین تیرا اتحاد — ہے مُرید عشق کا توہی الیقین علین مُراد
فی الحقیقۃ زمرہ عشاق پر تیرا اسداد — یا سدیدالدینؒ خدیفہ مرعشی والانزاد

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان باشاہ

ہو رہا منصور بیخود پی کے یک جام طرب — تو ہزاران بحر پیکر ہے نمایان خشک لب
باوجود زود مستی ہے سراپا باادب — وہ امینؒ الدین ہبیرہ خاص ہے تیرا لقب

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

توہی ہے سردار سب افراد اوراوتاد کا — توہی ہے فریادرس ہر صاحب فریاد کا
کیا عجب رُتبہ ہے عالی خواجہ ممشاد کا — یا علاءؒ الدین تو دلشاد کر ناشاد کا

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

شام شہر ستان عالم کا توہے مہر منیر — صبحِ نوروز جہاں کا تو ہے خور والانظیر
چشتیوں کا سلسلہ اب کیوں نہو آفاق گیر — توہی بو اسحاق شامیؒ خواجۂ روشن ضمیر

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

ہے تو مظہر خاص ذاتِ حضرت فعال کا قدرتِ قادر نمایاں حال تیرے قال کا
تو ابی احمد[11] ہے خواجہ قدوۂ ابدال کا جلد ہو فریاد رس اِس مضطرب احوال کا
ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان باشاہ دستگیری سے کرو ٹک نی سبیل نگاہ

ذات تیری ہے محیط فیض اسرار قدیم جن وانسان کا تو ہے ہادی صراطِ مستقیم
تو ہی خواجہ بو محمد[12] صاحبِ خلق عظیم میں گدا اگر ہو کھڑا ہوں منتظر خوانِ کریم
ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

آج تیرے حسن کی یہہ گرمئی بازار ہے نقد اِس سودا سے عالم سب زلیخا وار ہے
لاکھ خلقت ہر طرف سے طالب دیدار ہے خواجۂ بو یوسف[13] چشتی کا یہہ اطوار ہے
ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

بحر قلزم موجزن ہے آج تیرے جود کا ہے وجودِ خاص تیرا فیض ہر موجود کا
خواجۂ مودود[14] تو ہے مظہر معبود کا کھولدے مشکلکشا عقدہ میرے مقصود کا
ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان باشاہ

ہے عنایت لطف تیرا عام ای ذاتِ لطیف دارو ئے ہر درد تو اور دستگاہ ہر ضعیف
میں تیرے در پر پڑا ہوں زار و بیمار و نحیف دستگیری کر میری یا خواجۂ حاجی شریف[15]
ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

مقتدائے اہل عرفان خاص تیرا نام ہے مشرب رندان کا ساقی آج تیرا جام ہے
جرعہ بخشی ہر لب تشنہ کا تیرا کام ہے فیض حضرت خواجہ عثمان[16] کا یہ انعام ہے
ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

کیا بڑا ہے شان تجھہ سلطان عالیجاہ کا ہند میں تو ہے رسول الحق رسول اللہ کا
تو ہی ہے خواجہ معین الدین[17] حبیب اللہ کا یا در ہر مستعین ہادی ہے ہر گمراہ کا

ای پناہِ

خنجر تسلیم سے تو ہے شہید عشق یار   ہر زمان تجھہ پر ہے فائض غیب سے جان ہزار

تو محیط فیض رحمانی کا ہے قطب مدار   الغیاث ای خواجہ قطب[18] الدین کاکی بختیار

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

تو ہے قطب اقطاب کا اور غوث ہر جن و بشر   قبلۂ حاجات عالم فیض بخشِ بحر و بر

تو ہی ہے کان نمک اور تو ہی ہے گنج[19] شکر   تلخ کامی سے ہوا ہوں جلد لے میری خبر

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

آن محبوبی کی تیری شان ہیں ہر آن ہے   خاص محبوبانِ عالم پر لقب سلطان ہے

رحمۃ للعالمین فیاض انس و جان ہے   وہ نظام[20] الدین محبوب الہ کی شان ہے

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

تو ہے مخدوم جہان مستغرق بحر شہود   بیشُبہ ہے خاص مظہر حضرتِ فیضِ وجود

تو چراغ[21] دہلوی محمود صاحب فیض وجود   کیجیے روشن میرے شب تیرہ مقصود زود

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

ہے نگاہِ خاص مردانِ خدا کی کیمیا   جو کریں سگ کو ولی اور مگس کو عین ہُما

تو کمال[22] الدین ہے شانِ کمالِ اولیا   کیا عجب یہہ مس مرے دل کا اگر ہووے طلا

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

خاص ہے نورِ مجسم جسم تیرا البشر   لمعۂ مصباح جون مشکوٰۃ سے ہو جلوہ گر

شاہِ عالم کیوں نہ ہو اب صبح سے فیروز تر   توں سراج الحق[23] والدین ہے بعالم مشتہر

ای پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

ہے یہہ علم آدم الاسماء تیرے شان میں   سب تصرف ہے تیرا اعیان اور اکوان میں

تو ہے علم الدین حضرت علم اور اکوان میں   یکذرہ رکھنا ہے اِس عاجز کو اپنے دھیان میں

ای پناہِ دو جہاں خواجہ سلیمان بادشاہ

شیخ رحمٰن[25] ہے تو صاحب سیرتِ محمود کا — عین مظہر ہے محمد احمد و محمود کا
تجھکو شایان ہے مقام منصبِ محمود کا — ہے یقین ضامن تو میرے عاقبت محمود کا

ای پناہِ دو جہاں خواجہ سلیمان بادشاہ

ہے تیرا خوانِ کرم ہمخوانِ انعامِ خلیل — ہر طرف سے ہو رہا ہے اژدحام ابن السبیل
ہے تیری معنے و صورت حُسن مطلق پر دلیل — تو جمال الدین[26] جمن ہے مظہر ذات جلیل

ای پناہِ دو جہاں خواجہ سلیمان بادشاہ

اللہ اللہ کیا تیرے یہ حُسن کی تصویر ہے — حضرتِ اسماء حسنیٰ کی سبھی تصویر ہے
ہے رضا تیری میں سب جو عالم تقدیر ہے — آج شیخ حسن[27] کا شہرہ تو عالم گیر ہے

ای پناہ دو جہاں خواجہ سلیمان بادشاہ

سیر ملکِ لامکاں میں تیز ہے تیرا قدم — عرصۂ قوسین پر ہے شان تیرے کا علم
روز و شب ہے تو شناور خاص دریا قدم — تو یقین شیخ محمد[28] مظہر فیض اتم

ای پناہِ دو جہاں خواجہ سلیمان بادشاہ

قم باذن اللہ تھا اعجاز اک عیسیٰ کے ہاتھ — تم کئی لاکھوں مسیحا ایک نفخ دم کے ساتھ
کیا ہے اک احیائے دل میرا کیا تم پر مشکلات — ای شہ قطب مدینہ[29] شیخ یحییٰ پاکذات

ای پناہ دو جہاں خواجہ سلیمان بادشاہ

وادیِ ایمن میں جب موسیٰ نے دیکھا نور طور — ہو رہا مدہوش و بیخود مستی عالم سے دور
تو کلیم اللہ[30] ہر دم دیکھتا ہے حسن نور — پھر تبسم ہے تمنا ہے سراپا ہے شعور

ای پناہ دو جہاں خواجہ سلیمان بادشاہ

آج اورنگ ولایت پر تو شاہنشاہ ہے — زمرہ عشاق کے سر پر تو ظل اللہ ہے

نظم و نسق دو جہان پر ناظم درگاہ ہے | تو نظام الحق نظام الدین عالیجاہ ہے
اے پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

وہ تیرا بیہہ شان عالی دو جہان کے پیشوا | فخر ہے عالم کو تیرا تو ہے فخر اولیا
تو محب النبی ہے اور خاص محبوبِ خدا | تو ہی فخر الدین محمد فخر نقرا انبیاء
اے پناہ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

تو ہے نور ذات مطلق دو جہان تیرا ہے نور | عرش و کرسی و کواکب نور تیرے کا ظہور
تو ہے شمس اور تو قمر اور تو ہے نور و فوق نور | تو ہی خود نورِ محمد تو ہی مصلح الصدور
اے پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

آج ہے تختِ سلیمانی پر تیری داوری | ہو رہا مفتون عالم جن و انسان و پری
ہے تیرا ختم ولایت خاتم انگشتری | کیا عجب شان ولایت رتبہ پیغمبری
اے پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ

ہے یقین سرکار فیضِ حق کا تو مختار کار | خواجگان چشت کے گھر کی ہے گھر بردار
بخش مسکین در تیرے پر ہے پڑا امیدوار | یا غیاث المستغیثین دور کر یہ انتظار
اے پناہِ دو جہان خواجہ سلیمان بادشاہ | دستگیری سے کرو تاکہ سائی فی سبیل اللہ نگاہ

اولاد امجاد آپکی چار فرزند اور ایک صاحبزادی تھی اول فرزند حضرت خواجہ گل محمد صاحب عالم علوم ظاہری و باطنی اور حضرت کے خلیفہ تھے الولد سر لابیہ گویا آپ ہی شان میں تھے اور انکے دو صاحبزادہ ہیں اور تین صاحبزادیاں اول فرزند حضرت جناب خواجہ اللہ بخش صاحب دویم خواجہ خیر محمد صاحب اور صاحبزادیاں بی بی عائشہ بی بی دبی بی فاطمہ دبی بی مریم حضرت خواجہ گل محمد صاحب کا ۱۱ ربیع رمضان شریف سنہ ۱۲۶۰ ہجری کو حضرت غوث زمان کی حیات میں پچاس برس کی عمر میں انتقال ہوا انکی قبر شریف بلدہ تونسہ شریف میں ہے دوسرے صاحبزادہ حضرت غوث زمان کے حضرت درویش محمد تھے ولی مادر زاد کامل خدا رسیدہ

چودہ برس کی عُمر میں ماہ شوال ۱۲۳ سنہ ہجری کو تونسہ شریف میں فوت ہوئے تیسرے فرزند میاں عبداللہ معصوم
شیر خوارگی کی حالت میں اُنکا انتقال ہوا۔ چہارم میاں احمد صاحبزادہ اُنکا انتقال بھی لڑکپن میں ہوا اور
حضرت غوث زمان کی صاحبزادی صاحبہ بی بی آمنہ کا نکاح آپکے ہمشیرہ زادہ عبدالرحمن کے ساتھ ہوا
اُنکے دو فرزند میاں قادر بخش صاحب و خیر بخش اسوقت موجود ہیں اللہ تعالیٰ حضرت غوث زمان کی
آل اور اولاد کو رتبہ اعلیٰ پر پہونچاوے بمنہ و کرمہ تعالیٰ۔ خلفاء آپکے حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہیں اسلئے
کہ آپنے بائیس برس کے سن سے چوراسی برس کی عُمر تک سجادہ پر جلوس فرمایا ہے اور خلقت خدا کو شریعت
اور طریقت کی راہ بتائی ہے اِس مُدت میں اطراف و اکناف کے لوگ مثل ہندوستان و سندھ و عرب و تُرکستان
و روم و شام کے خلائق دور دور سے آپکی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر فائز المرام ہوتے جس کو آپ لائق ارشاد
معلوم کرتے اُسکو اجازت اور خلافت دیکر روانہ کرتے تاکہ وہ اپنے ملک میں جاکر خلقت کو رہنمائی کرے
اور بعض خلیفے ایسے ہیں کہ جنکے حال سے کوئی واقف نہیں ہے مناقب محبوبین میں لکھا ہے کہ مشہور خلیفہ
آپکے ۷۰ تھے ازانجملہ چند حضرات کا نام نامی لکھا جاتا ہے اول حضرت محمد باران کلاچوی بن نور محمد علوم
ظاہری و باطنی کے عالم صاحب وجد سماع جامع جمیع اوصاف تصوف تھے وفات اُنکی ۲۸ ربیع الاول ۱۲۵۵ سنہ ہجری
کو مرقد منور اُنکا کلاچی میں ہے دوسرے خلیفہ حضرت مولوی محمد علی صاحب مکھڈوی جامع اطوار
انسانی عاشق ذات سبحانی تھے پنجشنبہ ۲۹ ماہ رمضان شریف ۱۲۵۳ سنہ ہجری کو انتقال فرما گئے قبر اُنکی
مقام مکھڈ شریف میں ہے مولوی صاحب کی وفات بعد اُنکے خلیفہ مولوی محمد عابد اُنکے سجادہ نشین ہوئے
اور بعد وفات مولوی عابد صاحب کے مولوی زین الدین صاحب دوسرے خلیفے حضرت مولوی محمد علی صاحب
کے اُنکے سجادہ نشین ہوئے اور مولوی زین الدین کی وفات کے بعد جو صاحب سجادہ نشین ہیں اُنکا نام نامی مولوی
غلام محی الدین صاحب ہے ادام اللہ برکاتہم آمین۔ تیسرے خلیفہ حضرت حافظ سید محمد علی شاہ خیرآبادی وفات
اُنکی ۱۸ ماہ ذیقعد ۱۲۶۶ سنہ ہجری کو ہوئی قبر شریف اُنکی کھیری میں خیرآباد کے قریب ہے چوتھے خلیفہ حضرت
مولانا احمد صاحب وفات اُنکی ۱۷ شوال ۱۲۸۶ سنہ ہجری کو ہوئی قبر شریف اونکی تونسہ شریف میں

کلاچی

حضرت گل محمد صاحب کے روضہ کے پاس ہے پنجم صاحبزادہ گل محمد جیو ششم خواجہ الہ بخش صاحب مدظلہ ہفتم خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رضی اللہ تعالی عنہ جنکا ذکر عنقریب لکھا جاویگا۔ ہشتم صاحبزادہ نور بخش سجادہ نشین مہاروی نہم غلام قطب الدین مہاروی دہم خواجہ محمود مہاروی یازدہم میاں غلام[11] فرید صاحب ومولوی نور[12] جہانیاں بہاولپوری ومولوی[13] شہسوار وحاجی[14] بخاور وحافظ[15] برخوردار ومولوی سرفراز[16] چشتی ومولوی عبد[17] الشکور خیرآبادی ومولوی سردار خان[18] ولایتی وحسن[19] شاہ قندہاری وولی اللہ[20] خراسانی وولی محمد[21] بسیری والہ ومولوی حیات[22] محمد پنجالی دہلوی ومولوی[23] شرف الدین سونتری وشیخ احمد[24] مدنی ومولوی[25] صالح محمد تونسوی ومولوی[26] علی محمد امام حضرت کے ومیاں عبد[27] اللطیف وصاحبزادہ[28] غلام نصیر الدین عرف کالی شاہ صاحب حضرت مولانا فخر الدین دہلوی کے پوتے۔ ومولوی نور[29] محمد ملتانی وحافظ نور[30] الدین ومولوی ضیاء[31] الدین چنیوٹی ومولوی امام الدین[32] مجذوب لاہوری ومولوی نور[33] احمد سندہی ومولوی نجم[34] الدین ناگوری مصنف مناقب المحبوبین ومولوی امام الدین[35] جامع ملفوظات مسمی بہ نافع السالکین ومیاں حسن عسکری دہلوی ومیر فضل علی جہجری ومولوی قیام الدین دہلوی وحافظ غلام رسول صاحب وغیر ذالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین رحمۃ واسعتہ

وفات حضرت غوث زماں خواجہ محمد سلیمان کی ساتویں رات ماہ صفر پنجشنبہ ۱۲۶۷ ہجری کو ہوئی اور جمعہ کی رات کو اپنے بنگلے میں جو آپکی عبادت کی جگہ تھی مدفون ہوئے عمر شریف آپکی ۸۴ سال کی تھی عالیجناب صاحبزادہ الہ بخش جیو نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کرکے روضہ منورہ آپکا تیار کرایا ہے۔ بعد وفات حضرت خواجہ غوث زماں کے آپکے پوتے خواجہ خواجگان حضرت شیخ الہ بخش جیو آپکے سجادہ نشین ہیں اور خواجہ الہ بخش جیو کا اجمالی حال یہہ ہے کہ آپ ماہ ذالحجہ ۱۲۴۱ ہجری کو تولد ہوئے علوم ظاہری وباطنی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں۔ آپ سجادہ نشین حضرت غوث زماں کے ہیں قبل وفات حضرت خواجہ محمد سلیمان کے ایک دن غوث زماں نے آپکو بلاکر فرمایا کہ مجھہ سے دلائل الخیرات اب پڑہی نہیں جاتی یہہ ہماری دلایل الخیرات میری طرف سے تم پڑہا کرو۔ اور نیز سلسلوں پر دستخط بھی تم ہی کیا کرو جب حضرت خواجہ کی وفات کا وقت نزدیک

ہوا اُسوقت حضرت خواجہ نے فرمایا کہ خیر محمد ہے اتفاقاً حضرت خیر محمد موجود نہ تھے جناب خواجہ الٰہ بخش جناب
موجود تھے دوسری مرتبہ حضرت نے خواجہ سے فرمایا خیر محمد کہاں ہے - اُسوقت حضرت الٰہ بخش جیو نے آگے ہوکر
التماس کی کہ حضرت کمترین الٰہ بخش حاضر ہے حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ای الٰہ بخش تم کیا چاہتے ہو آپنے عرض
کی کہ یا قبلہ میں یہہ ہی چاہتا ہوں کہ آپکے درویشوں کے پاپوش سیدہی کیا کروں یہہ عرض حضرت خواجہ کو بہت
پسند ہوئی اور محبت کی نگاہوں سے دیکھکر حضرت خواجہ نے آپ کو سینے کے ساتھ لگا کر فرمایا و نفخت فیہ من روحی
یہہ کلام آخری حضرت کا تھا بعد وفات حضرت غوث زماں کے لوگ متفکر تھے کہ نان و نمک درویشان آستان عالی
اور رہنمائی درویشان اور مُریداں کی کسطرح جاری رہیگی جب خواجہ الٰہ بخش جیو سجادہ نشین ہوئے تو آپ تمام اوصاف
تصوف میں یکتا اور بے مثل چنانچہ تمام مکانات آپنے پختہ تعمیر کرائے اور روضہ حضرت غوث زماں کا بہت
عُمدہ بیس بائیس سال کے عرصہ میں تعمیر کرایا اور تعمیر برج نظامی اور مسجد کی پاکپٹن میں کرائی اور سنہ ۱۱۲۴ ہجری
کو صدہا آدمیوں کے سمیت اجمیر شریف کیطرف روانہ ہوئے تونسہ شریف سے روانہ ہوکر تاج سرور میں حضرت
قبلہ عالم مہاروی کی زیارت سے مشرف ہوئے اور صاحبزادہ غلام فخر الدین و میاں امام بخش کو ہمراہ لیکر بیکانیر
میں قصابوں کی مسجد میں فروکش ہوئے چار دن وہاں مقیم رہکر خلقت بیشمار کو مُرید کیا اور وہاں سے ناگور شریف
پونچکر حمید الدین صوفی کی زیارت سے مشرف ہوئے اور چند روز وہاں رہکر ناگور کے لوگوں کو مستفیض فرماکر بلدہ میرٹھ
میں پونچے اور سیکڑوں کو مُرید کیا اور وہاں سے روانہ ہوکر ۲۸ ماہ جمادی الثانی کو اجمیر شریف میں داخل ہوئے
دس روز وہاں مقیم رہے اوس نواح کے لوگ تمام آپکے سلسلہ میں داخل ہوئے آپ اجمیر شریف سے روانہ
ہوکر کشن گڈھ کے لوگوں کو مُرید کرتے ہوئے جیپور میں پونچے اور حضرت ضیاء الدین کی خانقاہ میں فروکش
وہاں کے لوگ بھی سلسلہ میں داخل ہوئے وہاں سے دہلی میں خواجہ قطب الدین کاکی اور مولانا فخر الدین دہلوی کی
زیارت سے مشرف ہوکر درگاہ خواجہ نصیر الدین دہلوی و خواجہ کمال الدین علامہ پر پونچکر زیارت سے مشرف ہوئے
ابو المظفر سراج الدین بہادر شاہ آپکا قدوم میمنت لزوم سنکر وہاں حاضر ہوکر اور زیارت سے مشرف ہوا وہاں
سے آپ غیاث پورہ میں پونچکر خواجہ نظام الدین اولیا کی زیارت سے مشرف ہوکر جہان آباد میں آکر حضرت

Scanned with CamScanner

خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کی زیارت سے مشرف ہوئے اور صاحبزادہ غلام نظام الدین کے مکان پر فروکش ہوئے
بہادر شاہ بادشاہ دہلی آپکو اپنے حرم سرا میں بڑی تمنا کے ساتھ لیگیا اور گھر کے لوگوں کو مرید کرا کر ایک ہاتھی
اور نقد و جنس اسباب آپکی نذر کے لئے پیش کر کے دعاء خیر کا ملتمس ہوا آپنے وہ ہاتھی صاحبزادہ غلام
نظام الدین کو عطا فرمادیا اس عرصہ میں عرس حضرت خواجہ گل محمد آپکے والد ماجد کا نزدیک آگیا اس لئے آپ
وہاں سے روانہ ہو کر ہانسی میں شیخ جمال الدین ہانسوی کی زیارت سے مشرف ہو کر اور رولیوان اور دوسرے لوگوں کو
مرید کر کے سرسہ میں پونچکر ابوشکور سلمی کی زیارت سے حاصل کر کے تونسہ شریف میں رونق افروز ہوئے پھر آپ کو
یہہ خیال تھا کہ زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہونا چاہیئے لاکن زادراہ کی تلنگی کے سبب سے یہہ شوق دل
ہی دل میں تھا آخر بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۹ ہجری خمیس کندن مطابق ہوا اچھا کن سمت ۱۹۳۹ کو
ہمراہ پچیس نفر درویشاں کے اور دوسرے رفقائے مثل صاحبزادگان وغیرہ و دوستان تخمیناً دو سو آدمی آپکے ہمراہ
روانہ ہوئے ساٹھ ہزار روپیہ نقد لیکر آپ حج کرنیکو چلے ملتان میں پونچکر کچھہ آدمیوں کو رخصت کیا اور لاہور
میں پونچکر میاں سلطان کی سرائے میں رونق افروز ہوئے وہاں ایک رات رہکر بعض آدمیوں کو رخصت کر کے
سہارنپور کا ٹکٹ لیکر ریل کی اسواری پر سہارنپور میں پونچے وہاں ایک رات گذار کر دہلی کا ٹکٹ لیکر دہلی
میں مزارات خواجگان کی زیارات سے مشرف ہو کر اجمیر شریف کا ٹکٹ لیا چار دن اجمیر میں مقیم رہے
وہاں سے صاحبزادہ موسیٰ صاحب اور صاحبزادگان اور دوسری یاروں کو جو آپکے رخصت اور وداع کرنیکو
ہمراہ آئی تھی رخصت دیکر تونسہ شریف کیطرف روانہ فرمایا اور آپ احمد آباد گجرات میں جاکر پیران غلام
کی زیارت سے مشرف ہو کر بمبئی میں تشریف لائے ستران دن بمبئی بندر میں رہکر اور ناسک آباد میں رونق افروز
ہو کر اور خواجہ نظام الدین کی زیارت کر کے دو روز وہاں ٹھہر کر پھر بمبئی بندر میں آکر آٹھ دن مقیم رہے وہاں سے
آگمبوٹ دخانی پر اسوار ہو کر باراں روز میں مقام بندر جدہ شریف میں پونچے اور ایک رات وہاں رہکر
مکہ شریف کیطرف روانہ ہوئے سینتالیس دن مکہ معظمہ میں قیام پذیر رہے پھر مکہ معظمہ سے واپس جدہ بندر
تشریف لائے اور ایک مہینہ وہاں گذار کر وہاں سے جہاز لبغلہ پر اسوار ہو کر کہار اینبوع کیطرف اسے روانہ

ہوکر پانچ دن منزل آبی اور پانچ منزل بری طے کر ۱۶ ماہ رمضان مبارک کو ۱۱ بجے رات کے مدینہ طیبہ
میں پونچکر شرف زیارت حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے دو مہینے اور دس دن
مدینہ طیبہ میں مقیم رہے ۱۹ ماہ ذیقعد کو مدینہ مبارک سے رخصت ہوکر یکم ماہ ذوالحجہ کو مکہ شریف میں تشریف لائے
۱۸ ماہ مذکور تک مناسک حج وغیرہ بجالا کے جدہ شریف میں آکر سات دن وہاں رہے اور پھر وہاں سے
آگبوٹ پر اسوار ہوکر اٹھارہویں دن بمبئی بندر میں رونق افزا ہوئے اور چار دن بمبئی میں رہکر دہلی کے
راستے ہوکر لاہور میں ایکرات گذار کر ملتان میں پونچے تین رات ملتان میں قیام کیا ستائیس ۲۷ ماہ محرم الحرام
سنہ ۱۳۰ ہجری کو تونسہ شریف میں تشریف لائے باران آدمی آپکے ہمرائیوں سے حرمین الشریفین کے درمیان
فوت ہوئے مولف اس رسالہ کا فقیر امام الدین آپ کی زیارت سے مشرف ہوکر مستفیض اور مستفید ہوا ہے
الحمد للہ علی ذلک۔ غرض آپ صاحب کرامت و ولایت ملک الاولیا و امام الفقرا اور کاشف رموز حقیقت
ماہر نکات معرفت مست بادہ سرمدی ہیں چشم بد دور عمر شریف آپکی ۶۹ یا ۷۰ سال کی ہے خدا وندا
بحرمت خواجگان چشت آپکو عمر خضری عطا فرما۔ آپکی اولاد امجاد کا حال مولف رسالہ ہذا کو معلوم نہیں
لیکن سب سے بڑے فرزند آپکے جناب مولوی حافظ محمد موسیٰ نام ہیں مولف انکی زیارت سے مشرف ہوا ہے
اونکے جبین مبارک پر نور سلیمانی جلوہ گر ہے خدا تعالیٰ انکی عمر میں برکت کرے اور جناب خواجہ الٰہ بخش جیو
کے چھوٹے بھائی خواجہ خیر محمد صاحب بھی اسوقت تک حیات ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کرم انکو درگاہ تک
سلامت رکھے آمین یارب العالمین۔

قطعات تاریخ وفات حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از محمد حسین پشاوری

خواجۂ ما آن امام المسلمین   شہ سلیمان رحمۃ للعالمین   ہفتم ماہ صفر روز خمیس
جان بجانان داد آن نفس نفیس   روح ہائے اولیا گرد آمدند   بہر سال نقل اورا ای زدند
زانحیان نالہ کنان با ہائے وہائے   روح مولانائے رومی گفت ہائے   ای دریغا ای دریغا ای دریغ

آپ کے چھ فرزند تھے اول خواجہ سلطان محمود دوم خواجہ غلام محمد سوم خواجہ غلام احمد چہارم خواجہ محمد موسیٰ پنجم خواجہ محمد احمد ششم خواجہ محمد محمود صاحب پہلے تین صاحبزادے بچپن میں فوت ہوگئے ان کے مزار دربار خواجہ گل محمد صاحب میں ہیں اور صاحبزادہ محمد محمود صاحب جوانی میں ... آپکی زندگی میں وفات پا گئے آپ کی وفات کے بعد آپ سے دو سلسلے شروع ہوئے اول خواجہ محمد موسیٰ صاحب دوم خواجہ محمد محمود صاحب کی اولاد سے ... سلسلہ شروع ہوا

گشت پنہان آفتاب زیر تبیغ ۱۲۶۷

الیضاً از فضلشاہ صاحب خوشنویس خوشابی ثم حیدرآبادی جنکی مصرعہ سے تاریخ نکلتی ہے

شہ سلیمان معارج تمجید | قطب اقطاب خواجہ توحید | فخر دار زمان حبیب نبی
مخزن نور پیر کل ولی | ہفتم و پنجشنبہ شہر صفر | خواجۂ پاک دین کرد سفر
مرقدش برگزیدہ در تونسہ | سید خلق طوفش دبوسہ | وصل آن عارف خفی و جلی
کامل الاولیاء ختم ولی | فضل زوسال وصل میگویم | کعبۂ فیض قبلۂ عالم

الیضاً از مولوی محمد حسین فتحپوری

سلیمان زمان رحلت چو فرمود | یکایک در جہان ظلمت بیفزود
پی سال وصالش ہاتف غیب | بگفت او آفتاب چشتیان بود

ذکر شمس العارفین خواجہ خواجگان حضرت خواجہ شیخ محمد شمس الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آفتاب سپہر معرفت ماہ اوج عرفان وحقیقت سالک مسالک خداوانی راحل مراحل رموز ربانی ابر مدرار کشف وکرامت سحاب گوہر بار اوج مکرمت وموعظت جامع جمیع اوصاف تصوف حضرت خواجہ محمد شمس الحق والدین کو اسرار اور معارف ایزدی میں اپنے وقت میں شناسائی ویکتائی حاصل تھی ولادت باسعادت آپکی باتفاق روایات سیال شریف ضلع شاہ پور میں ۱۲۱۴ سنہ ہجری کو ہوئی خرقہ فقر اور ارادت کا آپنے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے حاصل کیا۔ ابتداء میں آپنے سیال شریف سے طالب العلمی کے لئے مقام میکی ڈہوک میں پہونچکر دو مہینے میں کریمہ ونام حق پڑھا پھر موضع مکھڈ شریف پہونچکر اپنے ماموں میاں احمد دین صاحب سے پند نامہ شیخ فرید الدین عطار سے شروع کرکے تمام درسیہ نظم کی کتابیں پڑھکر علم عربی صرف ونحو منطق حضرت مولوی محمد علی صاحب

مکھڈ وی سے تیران سال کے عرصہ میں حاصل کیا پھر آپ اخلاص میں تشریف لائے وہاں پہلے سال شرح وقایہ
اور دوسرے سال مطول پڑہکر کابل خراسان میں پونچکر ہدایہ شریف پڑہکے علم حدیث شریف کی کتابین
تمام کیں پھر تونسہ شریف میں پونچکر کتب توحید مثل لوائح مولوی جامی و لمعات فخر الدین عراقی و شرح
لمعات مولوی جامی و سواء السبیل و مرقعہ و کشکول شریف تصنیف خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی کی حضرت
خواجہ محمد سلیمان سے پڑہکر دولت ظاہری و باطنی سے مالامال ہوئے اور پھر زہد اور مجاہدہ کمال کرکے
خلعت خلافت سے مشرف ہوئے اور پیر و مرشد کے ارشاد سے اپنے وطن مالوف میں تشریف لاکر ہدایت و ارشاد
خلق میں مصروف ہوئے عبادات اور وظائف آپکی ایسی نہیں جو معرض بیان میں آسکیں خلاصہ انکا یہہ ہے
کہ بعد نماز تہجد کے اسماء حسنی ایکبار پڑہکر استغفار پانچسو مرتبہ پڑہتے اور پھر مراقبہ میں مشغول ہوتے بعد
نماز فجر مسبعات عشر پڑہکر منزل اسبوع شریف اور دعاء کبیر اور درود مستغاث اور کبریت احمر شریف اور
سلسلہ عالیہ سب کو ایک مرتبہ پڑہکے ایک منزل دلائل الخیرات پڑھتے تھے پھر نوافل اشراق بارہ رکعت اس
ترتیب سے ادا فرماتے تھے دو رکعت شکر اللہ اور دو رکعت استعاذہ اور دو رکعت استخارہ اور دو رکعت
استحباب اور دو رکعت شکر النہار اور دو رکعت حق الوالدین بعد انکے چار رکعت صلوۃ العاشقین
ادا فرماکر سوا سیپارہ منزل قرآن شریف کا تلاوت فرماتے اور پھر مثنوی شریف یا دوسری تصوف
کی کتاب کا مطالعہ فرماتے اور دوپہر کیوقت ماحضر طعام نوشجان فرماکر خیریت سے قیلولہ فرماتے تھے
جب ظہر کی اذان ہوتی پہلے آپ طہارت اور وضو سے فارغ ہوکر اپنی عبادتگاہ میں چار رکعت سنت
ادا فرماکر مسجد میں رونق افروز ہوکر جماعت کے ساتھ فرض ادا فرماتے اور دو رکعت سنت اور نفل ادا
فرماتے تھے اور پھر مسجد سے بنگلہ عبادتگاہ میں تشریف لاکر معمولی وظائف تسبیح کے ادا کرتے تھے
اسی اثناء میں اکثر طلباء تصوف کی کتابوں کا سبق آپکی خدمت بابرکت سے پڑہکر مستفید ہوتے
پھر عصر کی نماز مسجد میں آکے جماعت کے ساتھ ادا فرماکر ختم خواجگان دوسرے ارادتمندوں کے حلقہ میں
پڑھتے اور ختم خواجگان آپ اس ترتیب سے پڑہا کرتے تھے اول گیارہ مرتبہ درود شریف پڑہکر

لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم لاملجا ولامنجا منہ الا الیہ ۳۶۰ مرتبہ پھر سورہ الم نشرح ۳۶۰
مرتبہ پھر کلمہ لاحول بدستور ۳۶۰ مرتبہ اور درود گیارہ مرتبہ پڑھکر خواجگان چشت کے ارواح پاک کو
بخشتے تھے اور کبھی ختم خواجگان عشاء کے بعد پڑھا جاتا تھا۔ پھر مسبعات عشر پڑھکر پاس انفاس یا
مراقبہ میں مصروف رہتے اور جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرکے چھ رکعت نفل اوابین اور
دو رکعت حفظ الایمان ادا کرکے ذکر جہر شریف تین سو مرتبہ اور مراقبہ وغیرہ سے فارغ ہوکر ایک ہزار مرتبہ
درود شریف اور ایک ختم سورہ یٰس اور سورۃ ملک پڑھکر دوسرے معمولی وظائف ادا فرماتے تھے
غرض کوئی ایسا وقت نہ تھا کہ آپ ذکر الٰہی میں مصروف نہ ہوتے تھے۔ آپکا لنگر بھی ایک فیضان عام
تھا صبح و شام اور دونوں وقت نان گندم مع دیگر لوازمات عطا ہوتے حلیہ شریف ادس یوسف
مصر جمال کا قلم خیال کے ساتھ لوح حافظہ دل پر محفوظ ہے لیکن بسہولت ہیر پر ستون نوراز و تمند نکے
لئے لکھا جاتا ہے۔ قامت شریف آپکے لطافت اور خوبی میں بے مثال سر مبارک آپکا بڑا تھا اور اُنکی
قامت یکتا پر نہایت موزون اور خوشنما چہرہ نورانی آپکا گول چودہویں رات کے چاند کیطرح نظر آتا
رنگ چہرے مبارک کا سفید جسمیں سرخی ملی ہوئی آنکھیں آپکی بڑی اور خوشنما بغیر سرمہ لگائے
یہہ معلوم ہوتا کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہے گوش مبارک دور و نزدیک سے یکساں سنتے تھے مگر آخر عمر
میں شنوائی کچھہ کم ہوگئی تھی۔ ناک الائشوں سے پاک پتلے اور دراز اور اُسپر نور کا ابھار تھا رخسارے
نرم نرم مایل بسرخی جیسے گلاب کے پتے دندان مبارک آپکے سفید چمکتے ہوئے مثل گوہر آبدار جب آپ
ہنستے تو نور جھڑتا آواز آپکی نہایت دلکش اسمیں فصاحت اور بلاغت بیشمار تھی لعاب دہن آپکا
ہر مرض کی دوا اور ہر درد کے لئے شفا گردن شریف صراحی کیطرح بلند اور آب و تاب میں چاندی
کی مانند مصفا۔ شانے اونچے اونچے انپر بال اور اُنمیں کچھہ جدائی سینہ مبارک چوڑا اور فی الجملہ
ابھرا ہوا۔ شکم مبارک نہایت ہموار اور صاف دست مبارک دراز اور پھیلے ہوئے۔ کلائیاں
چوڑی اور پُر گوشت انگلیاں موافق اعتدال ناخن شریف غیرت ہلال چوڑا اعضائے مبارک

خوب پرکار اور نہایت مضبوط پنڈلیاں نہایت زیبا اور مزین قدم شریف آپ کا خوبصورت اور ہموار ہے۔

خسرو حسنش ز شیرین برد تاج | بود لیلی پیش او چون لیل داج
لالہ احمر ز رویش زرد روئے | عارضش برد از مہ و خورشید گوئے
ز آہوی چشمش بچشم آہوان | شد رد پیدا دیرقان ہوان
ابروانش چون کمان چشم اندران | بود گوئی در ہلال اند اختران
گر بباغ اندر شدے آن رشک گل | گل زخود رفتے چو می خواران زمل
در بغلہان ماہ سیم اندام دم | میزدی گردی زجور ارام رم

رضا و تسلیم آپکی ایسی تھی کہ اوامر الٰہی اور متابعت شریعت غرا احمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت مستعد ہو کر کمال تازہ روئی اور خوش منشی سے مستعد رہتے اور عذر کی حالت میں گو شرعی رخصت قضا کرنیکے موجود ہوتے لیکن آپ تہاون اور سستی نہ فرماتے چنانچہ گرمی کے ایام میں بعض اوقات روزہ کی تلخی اور ضعف اور کرب آپکو اسقدر ہوتا کہ حاضرین سخت متعجب ہوتے تھے مگر آپ ہر حال میں شاکر اور راضی رہتے اور تعظیم حق سبحانہ وتعالیٰ اور مقربان اعلیٰ انبیا اور اولیا خصوصاً خواجگان کی متابعت اور استقامت شریعت میں آپکو ملکہ راسخہ حاصل ہو گیا تھا با وجودیکہ عبادت کے سر حقیقت سے آپ مطلع تھے مگر بجاآوری ظاہر طواہر احکام شریعت میں سر مو خفت اور سبکساری جائز نہیں رکھتے تھے بلکہ ہر امر میں مرتبہ احوط اور احتیاط نگاہ رکھتے تھے چنانچہ وضو میں مجتہدین عظام کے درمیان مسح سر میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک مسح چوتھائی سر کا مفروض ہے اور امام مالک رح کے نزدیک تمام سر کا مسح فرض ہے اور آپ حنفی مذہب تھے مزید احتیاط کے لئے آپ امام مالک رح کے مذہب پر عمل کیا کرتے تاکہ تکمیل طہارت کی تمام مذہبوں کے نزدیک ہو جاوے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ طہارت باطنی کی نسبت یہہ ہے کہ جب سالک ہاتھ دہووے دل دنیا کی دوستی سے پاک

کرے اور جب استنجا کرے محبت غیر سے باطن کو صفا کرے اور جب مضمضہ کرے دہن کو غیبت سے ذکر سے خالی کرے اور جب استنشاق کرے شہوتوں کی بوٴ کو اپنے اوپر حرام کرے اور جب مُنہ دہووے جملہ مالوفات سے اعراض کرے اور حق تعالیٰ کیطرف متوجہ ہووے اور جب ہاتھوں کو ارنج تک دہووے جملہ انصار دیار اغیار سے منقطع ہووے اور جب سر کا مسح کرے اپنے تمام امور کو خدا تعالیٰ کے سُپرد کرے اور جب پائوں دہووے چاہیئے کہ سوائے حکم باریتعالیٰ کے اقامت نہ کرے اس نیت سے طہارت باطنی پوری کرکے نماز کی تکبیر کے لئے کھڑا ہووے اپنے آپکو مذبوح اور مقتول اور محض لاشی تصوّر کرے علیٰ ہذاالقیاس تمام ارکان عبادت کو تصور کرنا چاہیئے ایک دن میر عرب شاہ نے آپکی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ یا حضرت اگر کوئی سخت مُشکل کسیکو پیش آوے تو اُسکا کیا علاج ہے آپنے فرمایا کہ سورہ یٰسین کو اکتالیس مرتبہ تین دن تک چارشنبہ سے شروع کرکے جمعہ تک پڑھنا چاہیئے اور ایک جلسہ میں پڑھنا اور سر بزمین کو زمین سے نہ اوٹھانا اسمیں شرط ہے اور اکتالیس بار سورہ یٰس کو تمام کرکے اسطرح دعا مانگنا چاہیئے الہیٰ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بحرمت خواجگان چشت میرا کام آسان کر اور نیز حل مُشکلات کے لئے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کا پڑھنا اسی ترکیب سے بہت ہی موثر ہے مگر سلسلہ شریف ہر روز پچیس مرتبہ پڑھکر بدستور دعا مانگنا چاہیئے۔ ایک شخص نے آپکی خدمت شریف میں عرض کی کہ یا حضرت شر ظالم کے دفعیہ کے لئے کچھ ارشاد فرمائیے حضرت خواجہ نے فرمایا کہ یہ سات آیتیں فجر کیوقت بعد مسبعات عشر کے ہر آیۃ کو سات سات مرتبہ پڑھنا چاہیئے انشاءاللہ تعالیٰ ظالم کے شر سے نجات ہوجاویگی وہ آیتیں یہہ ہیں۔ ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم وندخلکم مدخلا کریما ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن واسئلوا اللہ من فضلہ ان اللہ کان بکل شیء علیما۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثما عظیما۔ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ

تو ابا رحیما ۔ ومن یعمل سوءًا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیما ما یفعل اللہ بعذابکم ان
شکرتم و آمنتم وکان اللہ شاکراً علیما ایک شخص جذامی نے آپکی خدمت فیضدرجت میں آکر التماس
کی کہ یا خواجہ آپ دعا فرماویں کہ شافی مطلق مجھکو مرض جذام سے نجات بخشے اور کچھ وظیفہ بھی اس
باب میں ارشاد فرماویں آپنے دعا خیر فرماکر ارشاد کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ہر روز سات سو ستاسی مرتبہ
بلاناغہ پڑھا کرو تاکہ حق تعالیٰ اسکو صحت و سلامتی عطا فرماوے پھر حضرت خواجہ نے یہہ شعر ارشاد فرمایا
بیت نوزدہ حرف است بوقت شمار ۔ فیض رساننده بہ ہژده ہزار ۔ ایک شخص نے عرض کی کہ اے
غریب نواز میں مقروض ہوں مجھکو ادائے قرض کے لئے کوئی وظیفہ ارشاد فرماویں حضرت خواجہ نے فرمایا
کہ اسم شریف یا وھاب کو فجر کی نماز کے بعد ستر مرتبہ پڑھکر اسطرح دعا مانگا کرو خداوندا بطفیل حضرت
سرورِ کائنات اور بطفیل آل خلاصہ موجودات و اصحاب والا درجات و حضرت خواجگان چشت رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین میرا خاتمہ بالخیر کر اور سلب ایمان سے پناہ بخش اور دین و دنیا کی مشکلات آسان کر الہی آمین
عارضہ بواسیر کے لئے آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جسکو بواسیر ہو اسکو چاہیے کہ فجر کی سنت میں پہلی
رکعت میں بعد فاتحہ کے الم نشرح ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے الم ترکیف ایک مرتبہ اور
نماز وتر میں پہلی رکعت میں بعد فاتحہ الم نشرح ایکبار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے والتین ایکبار
اور تیسری رکعت میں اخلاص ایک مرتبہ پڑھا کرے موثر اور مجرب ہے محمد نعیم ملکھیڑوی نے عرض کی
یا قبلہ دفع درد سر اور درد دندان اور تپ اور باد کے لئے کوئی دعا عنایت فرماویں آپنے فرمایا
بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الکبیر و اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار و من شر حر النار درد سر
اور تپ کے لئے پڑھنا چاہیئے اور باد کے لئے سورہ فاتحہ کو گیارہ مرتبہ پڑھکر دم کرنا چاہیئے اور دانتون
کی بیماری کے لئے یہ منتر تین مرتبہ تین دانہ لونگ پر پڑھکر دم کرکے ایک ایک لونگ یعنے ترلفل
درد کی جگہ رکھنا چاہیئے اول آخر منتر کے درود شریف تین مرتبہ پڑھنا ضروری ہے منتر یہہ ہے
مہین کیل کوہ سے کیل ہیں کیل مار یا جسکی ہنسون مین کیڑا آیا درد ہووے دور ہو جاوے شہ دور

برائے ادائے قرض

برائے بواسیر

ہووے دُہائی خواجہ معین الدین چشتی کی اور نیز آپنے فرمایا ہے حل مشکلات کے لئے پیر کے نام کا وظیفہ پڑھنا بھی مجربات سے ہے سید محمد سعید شاہ برقعوی نے عرض کی کہ یا حضرت وظیفہ پیر کے نام کا کسطرح پڑھنا چاہیئے آپنے فرمایا کہ ایک شخص حضرت خواجہ تونسوی کا نام مبارک اسطرح پڑھا کرتا تھا یا شیخ محمد سلیمان اور ہم اسطرح پڑھا کرتے ہیں یا شیخ محمد سلیمان شیئاً للہ اسیطرح اپنے پیرو مرشد کا اسم شریف بعد نماز فجر کے ایکسو مرتبہ پڑھنا چاہیئے ایک شخص نے آپکی خدمت الوزمیں عرض کی کہ یا حضرت حصول علم کے لئے کوئی وظیفہ ارشاد فرماویں آپنے فرمایا یا علیم علمنی بعد نماز فجر کے ایکسو مرتبہ پڑھا کرو اور اسطرح دعا مانگا کرو ای خداوندا اس نام پاک کی طفیل مجھکو علم نصیب کر۔ ایکدن نور مصطفےٰ قریشی نے عرض کی کہ حضرت مجھکو کوئی ایسا وظیفہ تعلیم فرماویں جسکے پڑھنے سے دونوں جہان میں نجات اور فلاح متصور ہووے آپنے فرمایا کہ اگر دوجہان کی بہتری اور خوشنودی حق سبحانہ وتعالی منظور ہے تو درود شریف بکثرت پڑھا کرو اسلئے کہ فلاح دارین کیواسطے درود شریف سے بڑھکر کوئی وظیفہ نہیں خطرات فاسدہ کے دور ہونے کے لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعد وظائف معمولی خصوصاً مسبعات عشر کے مجیب الدعوات کی بارگاہ میں مناجات کرنی چاہیئے کہ خداوندا اپنے فضل و کرم سے میرے دل کو خیالات فاسدہ سے محفوظ و مامون رکھ آمین یارب العلمین اور اسم یا فعال کو ستر مرتبہ پڑھنا خیالات بد دفع کے لئے بھی بہت موثر اور مجرب ہے اور استغفار کو پڑھنا بھی اس امر کے لئے بڑی تاثیر رکھتا ہے۔

آپکے ملفوظات کو سید محمد سعید لاہوری برقعوی نے جمع کر کے مراۃ العاشقین کے نام سے موسوم کیا ہے مراۃ العاشقین گویا سالک کے لئے تاریکی میں چراغ ہے۔ خوبی اور اسلوب میں اسکا نظیر پیدا ہونا محال ہے غرض حضرت خواجہ سیالوی رضی اللہ تعالی عنہ کے کمالات صوری اور معنوی احاطہ تحریر سے باہر ہیں جامع جمیع علوم تھے نقل اور تجربہ میں آپ کا ثانی پیدا نہیں علم تصوف اور توحید میں آپکو ملکہ راسخہ حاصل تھا حمید ذوالالباب بعد تحصیل علوم ظاہری آپکی خدمت شریف میں آکر تارک الدنیا ہو گئے اور تمام عمر آپکی در دولت پر مقیم رہکر سعادت دارین حاصل کر کے صاحب سجادہ ہوگئے

نبوجو مونس

حصول علم کیلئے

یا علیم علمنی

دفع خیالات فاسدہ

آپکو سماع سے کمال محبت تھی مگر آپ بے ساز اور بے مزامیر کے راگ کو پسند کرتے تھے مجالس اعراس وغیرہ
میں کوئی ساز وغیرہ موجود نہ ہوتا صرف قوال پہلے مولود شریف اور پھر غزلیات توحید فارسی اور ہندی
پڑھا کرتے میاں خیر محمد قوال اور چاندی اور امیرو اور زلفو اور مولوی سلطان محمود وغیرہ قوال اکثر آپکی
خدمت شریف میں حاضر ہو کر غزلیات وغیرہ آپکو سنایا کرتے تھے اور حضرت خواجہ سب کو انعام عطا فرماکر
مالامال کرتے تھے اور حاضرین مجلس الوزفیوضات گوناگوں سے مستفیض ہوا کرتے تھے مثنوی مولانا
جلال الدین کی آپکو ازبر یاد تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ سلوک کے ابتداء میں تصنیفات امام غزالی کی
مثل کیمیاء سعادت اور احیاء العلوم وغیرہ اور انتہا میں مثنوی معنوی کا مطالعہ رکھنا سالک کے لئے بہت
ضرور ہے۔ مثنوی شریف کی کشف دقائق میں آپ کو سرمایہ دانی جناب ایزدی سے ملا تھا بلکہ تمام
شراح مثنوی شریف پر آپکو تفرد اور یکتائی حاصل تھی چنانچہ شروع دو شعر کا ترجمہ جو آپ کی زبان مبارک
سے سنا گیا ہے مختصراً اس رسالہ میں درج کیا جاتا ہے اور باقی کو اسی پر قیاس کرنا چاہیئے بسم اللہ الرحمن الرحیم
بشنو از نی چون حکایت میکند   واز جدائیہا شکایت میکند۔ بشنو کا آمر حق سبحانہ وتعالیٰ ہے
مولوی معنوی کی زبان حق ترجمان پر اور مامور اُسکا طالب ذات باری تعالیٰ اور نی سے مراد عموماً انسان
کامل اور خصوصاً ذات مقدس مولوی معنوی اور جدائی سے مراد مہجوری اور دوری روح کی مرتبہ
احدیت اور بیرنگی ولاتعین سے ہے اور شکایت سے مراد روح کا ابتلاء کثرت اور ناسوتی کے رنگ
میں یعنی نزول وجود مطلق کا بیچ مراتب تنزلات کے طرف موجودات کے متقیدہ ہے جیسا قولہ تعالیٰ
رفیع الدرجات ذو العرش میں تنزلات ششگانہ کیطرف اشارہ ہے اور نائی نی سے مراد عشق کے سالک
کا دل ہے وہ گویا عین ذات حق تعالیٰ کی ہے جب مفردات کے معنی معلوم ہوئے پس حاصل مطلب یہہ
ہوا کہ مولویصاحب فرماتے ہیں کہ منصب میرا سخن سرائی مثنوی میں نی سے زیادہ نہیں ہے جو کچھ
میں کہتا ہوں عشق کی نائی کا آواز ہے میرا آواز نہیں ہے ازوجود خود چونی گشتم تہے۔ نیست از غیر
خدائیم آگہی۔ بالب دمساز خویشم گرجفت۔ می نیارم بر لب الا آنچہ گفت۔ قول از نیستان

تا مرا ببریده اند۔ از نفیرم مرد و زن نالیده اند نیستان سے مُراد اتحاد ارواح کا ذات مستجمع صفات کے ساتھ پردۂ غیب میں ہے اس لئے کہ ارواح بلکہ تمام عالم اوس مرتبہ میں ذات میں مندرج ہے کما الشجر فی النواۃ مثل درخت مع شاخ و برگ و گل و ثمر وغیرہ کے جو تخم میں پوشیدہ اور مندمج ہوتا یعنے ذات اسباب کی قابلیت رکھتے تھے کہ جس صورت میں چاہے اپنے آپ کو ظاہر کرے اور نفیر سے مراد جدائی باعتباری جو اسماء و صفات کے ظہور میں پیش آئی اور مرد سے مراد اسماء و صفات فاعلی اور زن سے مراد اسماء و صفات انفعالی ہے سے چون ہمہ اسماء و اعیان بے تصور دارد اندر مرتبہ انسان ظہور جملہ را در ضمن انسان نالہا ست۔ کہ چرا ہر یک ز اصلِ خود جدا ست۔ شد گریبان گیر شان حب الوطن۔ این بود سر نفیر مرد و زن۔ نظم۔ گر کسے گوید کہ کامل واصل است وصلان را قرب جانان حاصل است۔ پس ز مہجوری حکایت بہر چیست۔ از جدائیہا شکایت بہر چیست اسکا جواب تین طرح سے دیا جاتا ہے اول یہہ ہے کہ کامل ہر چند فانی اور واصل ہوتا ہے لیکن جانتی کی بقا تک روح کا وصل جان جانان کے ساتھ علی وجہہ الکمال متعذر اور محال ہے دوسرا یہہ ہے کہ عاشق مہجور وصال کے بعد بھی معشوق کے پاس اپنے تکالیف اور مصائب گذشتہ عرض کرتا ہے کو تیرے ہجر نے میرے ساتھ یہ ظلم اور ستم کئے ہیں تیسرا یہہ ہے کہ بطور تعریض کے شکایت حال مخاطبین غافلین کی کر کے اُسکی نسبت اپنی طرف کرتے ہیں جیسے قول تعالیٰ و مالی لا اعبد الذی فطرنی و الیہ ترجعون میں ہے اور قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب فعل بدون فاعل کے ظاہر نہیں ہوتا ہے اسیطرح تمام حرکات اور سکنات عارف کامل کے جو فانی فی اللہ باقی باللہ ہوتا ہے بدون پرتوی ذات واجب الوجود کے ظاہر نہین ہوتے اور وجود عارف کی جدائی یہہ ہے کہ پہلے مرتبہ احدیت اور غیب الغیب اور لاتعیین میں مندرج تہا۔ پھر مرتبہ تنزلی میں آیا احدیت سے وحدت اور تعین اول میں آیا اور وحدت سے واحدیت اور تعین ثانی میں اور پھر عالم نباتات اور جمادات اور حیوانات میں اور پھر عالم اجسام میں آیا غرض اپنے اصل سے جدا ہو کر شکایت کرنے لگا ہر چند مولانا عبد العلی بحر العلوم و دوسرے شراح ابیات

مشکل کے معنے شرح وبسط کے سات تحریر فرما گئے ہیں لیکن خیر الکلام ما قل ودل آپکی تقریر تھے کہ موافق
مرضی اور مسلک مولوی معنوی بے تکلیف اور بلا تاویل عبارۃ النص مثنوی شریف سے حاصل ہوتے تھے
حضرت خواجہ سیالوی رض نے فرمایا ہے کہ خواجہ حافظ شیرازی نے اپنے دیوان میں مثنوی شریف کی توصیف
ایک غزل تصنیف کی ہے - بلبل زشاخ سرو بگلبانگ پہلوی - می خواند دوش درس مقامات معنوی
الی آخرہ - اور نیز آپ فرمایا کرتے تھے کہ خواجہ محمد غیاث نور بخش نے ایک غزل مثنوی شریف کی تعریف میں
اپنے دیوان میں لکھی ہے اور غزل یہ ہے -

مثنوی عین الحیات است ای پسر — آئینہ ذات وصفات است ای پسر
مثنوی بحریست پر درّ یقین — بیگمان آب حیات است ای پسر
مثنوی مجموعہ اسرار ہو ست — جامع سر نکات است ای پسر
مثنوی در شش مجلد ہم چو خور — نور بخش شش جہات است ای پسر

غرض حضرت خواجہ سیالوی جامع الکرامات اور کمالات تھے بیان حقائق میں جو ملکہ آنجناب ایزدی نے
آپکو ملا تھا اسکا عشر عشیر بھی بیان کرنا انسان ضعیف الانبیان کی طاقت سے باہر ہے اور حضرت خواجہ
سیالوی جمیع اوصاف ظاہری اور باطنی میں اپنے پیرومرشد خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے مشاکل اور
مماثل تھے اکثر لوگ جنہوں نے خواجہ تونسوی کو دیکھا تھا آپکو دیکھکر بھول جایا کرتے تھے اور کہتے
تھے کہ حضرت خواجہ سیالوی ہو بہو اپنے پیر خواجہ سلیمان رح کی صورت پر ہیں ایکمرتبہ صاحبزادہ خیر محمد
تونسوی حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی کے پوتے سیال شریف میں آکر بڑا چھوٹے محل میں فروکش
ہوئے حضرت خواجہ سیالوی نے کوئی دقیقہ خدمت کا فروگذاشت نہ کیا باوجودیکہ آپ ضعیف العمر تھے
مگر ہر روز کئی مرتبہ صاحبزادہ صاحب کے ڈیرہ پر رونق افروز ہوکر دوزانوں مودب جلوس فرماتے تھے
اور صاحبزادہ خیر محمد جیبو برابر آپکے چہرۂ انور کو دیکھا کرتے - ایکدن صاحبزادہ صاحب کی مجلس میں
اکثر طالبان خدا مثل مولوی منظم دین صاحب مردلوی و مولوی غلام محمد تونسوی

سید احمد درویش اور غلام محمد خادم اور امام بخش نذر بردار اور سید الٰہی بخش لانگری اور میاں
غلام فرید پھروکہ اور جناب مولوی محمد الدین صاحب سجادہ نشین اور مؤلف رسالہ ہذا فقیر امام الدین وغیرہ
ذالک اس مجلس الوزہیں حاضر تھے صاحبزادہ صاحب خواجہ خیر محمد نے فرمایا کہ جب سے ہمارے دادا
جان خواجہ محمد سلیمان رح کا انتقال ہو گیا ہے تب سے ہمارے دل کا اطمینان حضرت خواجہ سیالوی کے
دیکھنے سے ہوتا ہے کیونکہ جدنا الامجد خواجہ محمد سلیمان رح صاحب اور خواجہ سیالوی رح کی صورت اور
سیرت میں ایک بال کا فرق نہیں ہے جب یہ ذکر بعض حضار مجلس کی زبانی حضرت خواجہ سیالوی
نے سنا تب آپ نے بطور کسر نفسی کے فرمایا کہ مورچہ کو سلیمانؑ کے ساتھ کیا نسبت ہے - بیت
خاک دہلیز سلیمان پہ میری پیشانی ہے - چشم اس مور کی بر لطف سلیمانی ہے - سبحان اللہ وبحمدہ
باوجود موجود ہونے تمام کمالات صوری اور معنوی کے آپ کو تفاخر اور دعاوی علوم وغیرہ سے کلی اجتناب تھا
ایک شخص نے حضرت خواجہ سے دریافت کیا کہ یا حضرت مثنوی مولوی معنوی میں ہے -

اہل دنیا کافران مطلق اند — روز و شب در زق زق و در بق بق اند
اہل دنیا چہ کہین و چہ مہین — لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

اور حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام اور حضرت عثمان غنی اور دوسرے اصحاب کرام اور حضرت
سلطان المشائخ محبوب الٰہی اور مشائخان عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس مال و دولت اور حکومت
دنیا بیشمار موجود تھی پس وہ لوگ دنیا دار تھے یا نہیں اگر دنیا دار تھے تو راس العبادات جو ترک دنیا ہے
مراد ہے محروم تھے اور اگر دنیا دار نہ تھے تو دنیا کی مباشرت سے جو راس الخطیات ہے عاصی اور گنہگار
ہوئے - حضرت خواجہ نے قدرے سکوت کر کے ارشاد فرمایا کہ حضرت مولانا رومی کی مراد دنیائے دون
کی محبت اور دشمنی دل کے ساتھ ہے نہ متصرف ہونا دنیا میں رضاء الٰہی کے لئے چنانچہ اسی طرح آیات
قرآنی سے جو دنیا کے ذکر میں وارد ہیں مفہوم ہوتا ہے از انجملہ آیۃ منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الآخرۃ
اور سورہ شعراء میں ہے من کان یرید حرث الآخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ

منہا و مالہ فی الاخرۃ من نصیب اور دوسری جگہ آیا ہے قل متاع الدنیا قلیل و ما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور
اور انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو اور اسیطرح حدیث شریف میں وارد ہے الدنیا سجن المومن و جنۃ الکافر
اور الدنیا جیفۃ و طالبہا کلاب - پس تمام آیات اور احادیث سے معلوم ہوا کہ بحکم ہو الذی خلقکم فمنکم کافر
و منکم مومن یعنے حقتعالیٰ نے بندوں کو دو قسم پر مومن اور کافر پیدا کیا ہے اور آخرت کو مومنوں کیلئے
اور دُنیا کو کافروں کے لئے پیدا کیا ہے اور مومنوں اور کافروں کو دُنیا میں آزمائش اور امتحان کے لئے
جمع کیا ہے جسکو خدا تعالیٰ نے ایمان عطا فرمایا ہے، باوصف مُبتلا ہونے کے دُنیا کے ناز و نعیم
کی محبت و لمبین نہ رکھیگا - اور آخرت کی طلب رکھیگا اور جسکو اللہ تعالیٰ نے کافر پیدا کیا ہے وہ
دُنیا کی لذات اور شہوات اور محبت مال و جاہ میں مُبتلا ہوکر آخرت سے محروم ہوگا - جیسا مشرکین اور
کافرین اور منافقین کے ہر چند اونکے اعمال مثل مومنوں کے ہوں لیکن مقصود اصلی اُن سے تحصیل
متاع دُنیا دی ہوتا ہے نہ ثواب اخروی پس کافر دُنیا دار ہیں جیسا مولوی صاحب فرماتے ہیں
اہل دُنیا کافران مطلق اند - اور مومنین صالحین انبیا اور اولیا سے باوجودیکہ دُنیا کی مصائب میں مُبتلا
ہیں لاکن اسکے ناز اور نعمت سے پرہیز کرکے فایز المرام ہوئے اولئک اصحاب الجنۃ ہم فیہا خالدون اُن کے
شان میں نازل ہے پس معلوم کرنا چاہیئے کہ انبیا اور اولیا اور مومنین کاملین کی بود و باش دُنیا میں مع بعض
تصرفات کے صرف امتثال اور امر و نواہی الٰہی اور خوشنودی خدا تعالیٰ کے لئے ہے نہ حظوظ نفس غیرہ
کے لئے لہذا دُنیا کے نفع اور ضرر سے اللہ تعالیٰ نے انکو محفوظ رکھا ہے جیسے فرشتے دوزخ کے ہمیشہ
دوزخ میں رہینگے لاکن اونکو سردی اور گرمی اور بدبو تعفنات جہنم سے مضرت نہ پہونچیگی اسیطرح انبیاء
اور اولیاء کو جو حکم الٰہی سے دُنیا کے امور میں متصرف ہوں اونکو دُنیا کا ضرر ہرگز نہیں پہنچا اور اُنپر
اہل دُنیا کا لقب نہیں آسکتا ہے جیسا خود مولانا روم فرماتے ہیں - کافران را کار دُنیا اختیار -
انبیاء را کار عقبیٰ اختیار - اور اس تحقیق سے حکمت من کان للہ کان اللہ لہ معلوم ہوگی یعنے جب
کاملین دُنیا میں امتثال امر الٰہی اور اجرائے احکام ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے آتے ہیں دُنیا اور

بانفیہا من المفردات والمرکبات بل من العلویات والسفلیات کلہم اونکے حکم کے تابع ہوتے ہیں
اور عالم کے موذیات اپنا ضرر اُنکو نہیں پہونچا سکتے نہ اُنکو آگ جلا سکتی ہے اور نہ پانی اُنکو غرق
کر سکتا ہے بلکہ زہر اُنکے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے فقط
اور پھر حضرت خواجہ نے دُنیا کے باب فرمایا کہ شعرا کے کارنامے زال دُنیا اور پیر فلک کی مذمت
اور اُنکے ظلموں کی شکایت سے بھرے ہوئے ہیں عقلا اور مذہب والوں کو بھی دُنیا پر لعنت اور نفرین کرتے
دیکھا گیا ہے اونکا کہنا اس پہلو سے جایز ہے کہ دُنیا کے کرشمہ سازیوں نے چونکہ اکثروں کو خدا اور
عاقبت بلکہ دُنیاوی انجام کار سے بھی غافل کر دیا لہٰذا وہ لوگ دُنیا کی نفرت دلوں میں پیدا کر کے
لوگوں کو اُن خرابیوں سے بچانا چاہتے افسوس اُن لوگوں پر ہے جو خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے
ہیں اور بے وجہ ہر وقت دُنیا کی شکایت کر کے دُنیا ہی کا نام ہر وقت لیا کرتے ہیں گویا وہ اسی
کے طالب ہیں اور پھر دُنیا کو بری بری تشبیہیں دے دیکر بدنام کرتے ہیں کیا نہیں سُنا کہ دُنیا کئی
مرتبہ ایک فاحشہ عورت بتائی گئی - پھر انہام فاحش کے ساتھ اُسکی بے وقعتی کو یوں ترقی دی گئی
کہ فاحشہ ہونے کے ساتھ اگر وہ جوان ہوتی تو ایک بات تھی افسوس کہ وہ بڑھیا ہی مرنے کا زمانہ
آگیا مگر وہ اپنے فحش سے باز نہیں آتی اسیطرح صدہا تمثیلیں اُسکی موجود ہیں مگر اصل بات یہہ ہے
کہ جو لوگ اپنے اخلاق کو درست نہیں رکھتے اور جبیر اُنکا نفس غالب آجاتا ہے وہ اپنے شامت اعمال کو
دُنیا کے سر تھوپ کے علیحدہ ہو جاتے ہیں لازم یہہ ہے کہ کسیکو الزام نہ دینا چاہیئے جو کچھہ ہے سب اپنا
ہی اعمال ہے ومن اساء فعلیہا کو یاد رکھکر اپنی طرف دیکھنا چاہیئے کہ جن گناہوں سے اور جن لغزشوں سے
ہم کو بچنی کی پوری قوت تھی اُن میں ہم خود بخود مبتلا ہو گئے - یہ صرف ہماری ہی غفلت کا نتیجہ ہے
مولانا روم نے فرمایا ہے -

چیست دُنیا از خدا غافل بُدن — نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اللہم احفظنا من شرور الدنیا واہلہا واصرف عنا شرہا یہ تھوڑی سی تقریر جو زبان حق ترجمان سے

سُنی گئی تھی اس رسالہ میں درج کی گئی ہے آپکی مہر کا سجع یہہ تھا

نورِ محمدی بسلیمان ظہور یافت — زان نور شمس دین بدوعالم مغیض گشت

اولاد امجاد حضرت خواجہ سیالوی کے تین فرزند ہیں اول صاحب سجادہ مولوی محمد الدین مدظلہ دویم حافظ مولوی فضل الدین صاحب سوم مولوی شجاع الدین صاحب ادام اللہ تعالیٰ برکاتہم الی یوم الدین حضرت خواجہ سیالوی نے ۳۹ دن اپنی وفات سے پہلے مولوی محمد الدین صاحبزادہ صاحب کو اپنے خاص حجرہ میں بلاکر تخلیہ میں اپنے سامنے بٹھایا اوس روز محرم الحرام کی پندرہوین تاریخ تھی اور دوشنبہ کا دن تھا حضرت خواجہ نے صاحبزادہ صاحب موصوف کو فرمایا کہ ای فرزند ارجمند واضح ہو کہ دُنیائے دون کے حالات گوناگون اور بوقلمون ہمارے دیکھنے میں آئے ہیں یعنے ہمارے دادا صاحب مرحوم کا یہ حال تھا کہ کئی گاٹون اُنکی ملکیت میں تھے اور ظاہری تمام آرام اُنکو حاصل تھا بعد اُنکے جناب والد ماجد بھی مرفع الحال اور فارغ البال تھے جب ہمارا زمانہ آیا ہم نے تحصیل علوم کے لئے سفر اختیار کیا اور خواجہ خواجگان محمد سلیمان تونسوئی سے بیعت کے اسباب ظاہری دن بدن کم ہونے لگا چنانچہ کبھی کھانا ملتا اور کبھی نہ ملتا اور کبھی سات سات دن کا فاقہ گذرتا لاکن ہم نے کسی سے یہہ حال ظاہر نہ کیا تھا اور اب بفضل ایزدمتعال اور بحرمت خواجہ تونسوی ہر طرح کا اسباب نقد اور جنس ہمارے پاس لنگر شریف مین موجود ہے مگر ہم کو اس دُنیا فانی کے ساتھ محبت اور الفت اصلاً نہین ہے ہاں دو چیزوں کی دوستی ہمارے دِل میں موجود ہے اس لئے کہ یہہ دونوں چیزین پیران عظام سے ہمکو پہونچی ہیں اول محبت درویشان دوم اطاعت پیر و مرشد سو فضل الٰہی سے دونوں حاصل ہوئیں اب ہمارے لنگر میں کئی ہزار روپیہ جو فقراء کے تصرف سے باقی بچا ہے تُم تینوں بھائیوں کو چاہیئے کہ اِس روپیہ کو آپسمیں تقسیم کرلو اور کچھہ روپیہ درویشوں کے خرچ کے لئے علیحدہ رکھو اور توکل اور تسلیم اور صبر اور قناعت کو پیشہ رکھو اور ہر ایک سے بخندہ پیشانی پیش آؤ اور درویشوں اور عالموں سے محبت رکھو عالیجناب مولوی محمد دین صاحب نے التماس کی کہ یا حضرت

ملکیت اور دولت ظاہری کی حاجت نہین ہے نعمت باطنی جو پیران عظام سے آپکو پہنچی ہے عنایت فرماوین آپ نے ارشاد فرمایا کہ ملکیت ظاہری قبول کرو۔ اور املاک معنوی باطنی سے حسب اللہ تعالیٰ تمکو عنایت کریگا۔ اوسوقت حضرت مولوی محمد معظم وین صاحب کی صلاح سے صاحبزادہ نے عرض کی کہ یا حضرت بالفعل نقد او رجنس کی تقسیم موتوف رکھی جاوے اور نیز گذارش کی یا خواجہ میں چاہتا ہون کہ آپ کی عمر چالیس برس اور زیادہ ہو۔ آپنے قدرے سکوت کرکے فرمایا کہ اے فرزند ہم کو چالیس روز تک جینے کا بھی اعتبار نہین اسلئے کہ خداوند تبارک و تعالیٰ سے ہم نے دُعا مانگی ہے کہ ہماری عمر موافق عمر خواجہ تونسوی کے ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عمر ختم ہوگئی ہے ماہ صفر میں وصال خواجہ تونسوی کا ہوا ہے اور شاید ہمارا انتقال بھی اسی ماہ صفر میں ہووے۔ یہہ بات سُنکر صاحبزادہ صاحب زار زار رونے لگے اور بحال ہوکر فریاد کرنے لگے حضرت خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا اے نور چشم ہم چاہتے تھے کہ اسرار یزدانی سے تُم کو مطلع کریں مگر تمہارا حوصلہ بہت کم معلوم ہوتا ہے تھوڑی بات سے تم بیخود ہوگئے ہو۔ اور یہہ گفتگو ہم نے سرسری طور سے بیان کی ہے کہ دُنیا کی زندگی کا اعتبار نہین اور بحکم کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت ہر کوئی شربت موت کا پئیگا۔ اور پھر آپنے صاحبزادون کی طرف دیکھکر ارشاد فرمایا اگر مندوبات اور مستحبات تُم سے ادا نہوسکیں تو فرائض کو ترک مت کرنا بلکہ تمکو لازم ہے کہ پیران عظام کی متابعت اور پیروی میں سرگرم اور حق تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہو۔ اور صاحبزادہ مولوی محمد دین صاحب کو فرمایا کہ تونسہ شریف میں صاحبزادہ صاحب خواجہ الہ بخش صاحب سجادہ نشین کیخدمت میں تمہارا جانا ضروری ہے مگر یاد رکھو کہ بہت جلدی چلے آنا دیر مت لگانا۔ پھر جناب مولوی حافظ فضل الدین صاحبزادہ صاحب کیطرف مُنھ کرکے ارشاد فرمایا کہ فضل الدین تونسہ شریف میں جانیکی تمہاری کیا مرضی ہے اونہوں نے عرض کی حضرت جو مرضی مُبارک حضور کی ہے وہ ہی میری مرضی ہے تب آپنے فرمایا کہ ہماری مرضی یہہ ہے کہ تُم ہمارے پاس رہو اور صاحبزادہ مولوی محمد دین تونسہ شریف کو جاوے آخر بایماۓ حضرت خواجہ کے مولوی محمد دین صاحبزادہ صاحب

تونسہ شریف کیطرف روانہ ہوئے ۱۸ ماہ صفر کو جب آپ نماز تہجد سے فارغ ہوئے عارضہ تپ آپکے
لاحق حال ہوا۔ حکمائے یونانی ہرچند معالجہ کرتے تھے مگر کچھہ فایدہ نہ ہوتا تھا۔ چون قضا آید طبیب ابلہ شود
تپ نے آپکو سخت بیتاب کردیا۔ اکیس ۲۱ ماہ صفر کو منگل کے دن صاجزادہ صاحب مولوی محمد دین جیو تونسہ
شریف سے واپس تشریف لائے اور حضرت کی خدمت شریف میں حاضر ہوکر حالات مزاج پرسی کی آپنے
قدرے گفتگو کرکے درویشان آستان تونسہ شریف کا حال دریافت فرمایا صاجزادہ صاحب مقام لیتہ سے
حوادویات طیار کراکے لائے تھے اوسکا استعمال شروع کیا گیا اور بعض اوقات ماءالحم اور روغن بلوام
دیا جاتا تھا چونکہ آپکی اخیر عمر میں ساعت کم ہوگئی تھی اس لئے جس شخص کو کوئی عرض کرنا منظور ہوتا
عرضی لکھکر خدمت بابرکت میں پیش کرتا۔ آپ اُسکا جواب باصواب ارشاد فرماتے۔ جناب صاجزادہ
صاحب مولوی فضل الدین صاحب نے اپنے حال کی عرضی لکھکر پیش کی اور وظایف کی اجازت
طلب کی آپنے اوس عرضی کو دیکھکر کچھہ جواب نہ فرمایا تھوڑی دیر کے بعد وہ عریضہ پھر پیش کیا گیا
تب آپنے صاجزادہ صاحب کے حال پر مہربانی فرماکر ارشاد فرمایا اے فضل الدین ہمارے تمام وظایف
کی تمکو اجازت ہے بائیس ۲۲ ماہ صفر کو حضرت خواجہ نے مولوی معظم الدین صاحب مرولوی کو فرمایا
تم بھی کچھہ لکھو۔ مولوی صاحب نے صاجزادوں کی طرف سے عرضی لکھکر پیش کی اوس عرضی کا خلاصہ
مضمون یہہ تھا کہ اس قدر مُریدان اور خادم خادمان حصول سعادت دارین اور مطالب کونین کیواسطے آجکل
آتے ہیں اونکو وظیفہ وغیرہ بتلانا اور نان و نمک اُن کے آگے حاضر کرنا امر ضروری ہے کسی صاجزادہ
صاحب پر مہربانی کی نظر فرماکر شفقت و کرم مبذول فرمادین تاکہ یہہ فیض خاندان چشت کا جاری رہے
آپنے عرضی مطالعہ فرماکر کچھہ جواب نہ فرمایا تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب نے پھر اوس عریضہ کو پیش کیا
آپنے ملاحظہ فرماکر ہاتھ اُٹھاکر دُعا فرمائی اور زبان مبارک سے بھی ارشاد فرمایا مگر اُسکا مضمون مفہوم نہ ہوا
پھر ضعف آپکی مزاج شریف پر غالب ہوا۔ وفات کی رات صاجزادہ فضلدین صاحب نے نہایت
بیقراری سے عرض کی کہ یا حضرت آپ دعا فرمادین خواجہ صاحب نے دُعا خیر فرماکر فرمایا کہ فضلدین

تونسہ شریف میں خواجہ الٰہ بخش صاحب مدظلہ کے پاس تمہارا جانا ضروری ہے پھر حاضرین سے
دریافت فرمایا کہ ابھی فجر طلوع ہوئی یا نہیں اور پھر دریافت کیا کہ آج کون دن ہے اور کیا تاریخ ہے
کسی نے حاضرین سے عرض کی یا حضرت آج جمعہ کا دن اور چوبیس ماہ صفر ہے تب آپنے ہاتھ مبارک
میں تسبیح لیکر چند بار درود شریف پڑھا اور پھر ذکر پاس انفاس میں مشغول ہوئے اور بعد طلوع فجر کی دو رکعت
فرض اشارہ سے ادا فرماکر پھر پاس انفاس شروع کیا اور حاضرین کی طرف محبت اور وداع کی نگاہ سے
دیکھکر متوجہ بیت الحرام شریف ہوئے اور علامات وصال آپ پر ظاہر ہوئے حاضرین سے نالہ وشور
برپا ہوا۔ ایک لحظہ کے بعد اس دار ناپائیدار سے دار القرار کیطرف رحلت فرما گئے۔ دن چڑھے
تکفین وتجہیز کی تیاری ہوئی اور بمشورہ صاحبزادگان اور دوستان اور درویشان کی قبر شریف آپکے
حجرہ شریف میں جس میں آپ مشغول عبادت رہا کرتے تھے بنائی گئی اور باغیچہ میں مغرب کیطرف تخت
چوبین بچھایا گیا اور غسل کی تیاری ہوئی عام لوگوں کو باہر کیا گیا۔ اور خاص لوگ مثل مولوی معظم الدین صاحب
مرولوی وغلام فرید پھروکہ اور حافظ محمد پھروکہ ومیاں برخوردار پھروکہ وغلام یٰسین علما سکنہ سیال شریف
و فتح محمد ککڑیلی وامام بخش نندر برادر وسید احمد درویش آپکے غسل کے لئے مقرر ہوئے بعد فراغت
غسل کے لاش مبارک سراٴمے میں رکھی گئی۔ مستورات کی زیارت سے کامیاب ہونیکے بعد مولوی معظم الدین
صاحب کو نماز جنازہ کی اجازت دی گئی۔ اور صفوف بیشمار کے ساتھ جنازہ پڑھا گیا اور صندوق چوبین
میں رکھکر بعد نماز جمعہ کے آپکو دفن کیا گیا۔ وفات آپکی ۷۰ برس کی عمر میں ۲۴ ماہ صفر المظفر روز جمعہ
سنہ ۱۳۰۰ ہجری کو ہوئی۔ بعد ختم رسالہ ہذا کے قطعات تاریخ وصال آپکی لکھی جائیگی اور بعد آپکے جناب
مولوی صاحب مولوی محمد الدین آپکے بڑے فرزند سجادہ نشین ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب خواجہ محمد الدین
سجادہ نشین صورت اور سیرت میں اپنے والد ماجد خواجہ سیالوی سے مشابہ ہیں ابتدا میں جناب خواجہ
صاحب کے حکم سے آپنے مقام سلیانہ میں پہونچکر مولوی فتح محمد صاحب اور دوسرے علماء عصر سے استفاضہ
علوم ظاہری حاصل کیا اور بعض کتب توحید مولوی جامی معظم الدین صاحب مرولوی سے پڑھیں اور

بعد وفات خواجہ صاحب کے آپ سجادہ نشین ہوئے لنگر شریف کے اخراجات اور دوسرے تصرفات کے مالک آپ ہی ہیں۔ حضرت خواجہ سیالوی کا روضہ شریف آپنے کئی ہزار روپیہ صرف کرکے تعمیر کرایا ہے علوم ظاہری اور باطنی میں بفضلہ تعالیٰ آپ ہر طرح لایق اور فایق ہیں اور حضرت کے تمام معمولی وظایف آپ ادا کیا کرتے ہیں اور خواجہ شیخ الہ بخش جیو تونسوی نے بھی آپکو خلعت اور دستار خلافت عنایت فرمائی ہے صاحبزادہ صاحب موصوف ہر سال عرس شریف پر تونسہ شریف میں تشریف لیجا کر فیوضات گوناگون سے مشرف ہوا کرتے ہیں، راتدن یاد الٰہی میں مصروف، اور ہدایت خلق خدا میں مشغول ہیں جسطرح حضرت خواجہ کی حیات میں فیضان جاری تھا اوسیطرح اب بھی دریائے فیض آپکی طفیل سے جاری ہے آپکی مہر کا سجع یہہ ہے ،، زنور شمس وسلیمان عیان محمد الدین ،، آپکے بڑے صاحبزادہ محمد امین تحصیل علوم میں مصروف ہیں اور دوسرے فرزند آپکے ابھی خورد سال ہیں مولف کو انکا اصلی حال معلوم نہیں ہے۔ غرض حضرت سجادہ نشین صاحب کا وجود باوجود اس زمانہ میں از بس غنیمت ہے اللہ تعالیٰ آپکو عمر خضری فرما کر رتبہ اعلیٰ پر پونچاوے اور رونق خاندان چشت کی روچنداں کرے۔ بمنہ وکرمہ تعالیٰ شانہٗ آمین ثم آمین *

بیان خلفاء حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ

خلفاء و اور ارادتمند حضرت خواجہ سیالوی رحمۃ کے بیشمار ہیں مگر چند حضرات کا نام اس رسالہ میں لکھا جاتا ہے حضرت خواجہ غلام حیدر شاہ جلالپوری جنکا ذکر خیر عنقریب لکھا جاویگا۔ حضرت محمد جلیل المشہور بہ شیخ صاحب جو ابتداء سے اخیر تک خواجہ بابرکت کی خدمت میں مقیم رہے اور فیوضات گوناگون سے مستفیض ہوکر ۲۵ جمادی الاخر ۱۲۹۳ھ ہجری کو سیال شریف میں فوت ہوکر سیال شریف سے مغرب کیطرف گورستان میں مدفون ہوئے۔ سید محمد شاہ غزنوی ساکن کٹھا وارہ متعلقہ لوہک خیل غزنی۔ حضرت مولانا مولوی فضل الدین رح صاحب چاچڑوی مرحوم۔ حضرت مولانا مولوی محمد معظم الدین مرولوی انکا آگے بیان ہوگا۔ مولانا حافظ محمد امین صاحب چکوڑوی انکا ذکر بھی عنقریب آویگا۔ پیر مہر شاہ صاحب ساکن گولڑہ متعلقہ راولپنڈی۔ سید اکرام شاہ صاحب ساکن سلہو کے رسول نگر۔ حضرت مولانا

خواجہ مولوی محمد الدین صاحب سجادہ نشین خواجہ سیالوی رضہ - جناب صاحبزادہ صاحب حافظ فضل الدین جناب صاحبزادہ مولوی شجاع الدین صاحب مدظلہ - سید صالح محمد شاہ سلطان پوری - پیر نور بہار شاہ سنجر والی - پیر حسن شاہ والد پیر نور بہار شاہ - میاں پیر بخش قریشی سکنہ نواحی میانوالی - جنڈ وڈا ساکن کچھی - ملا علی حیدر - مولوی سلطان محمود ناڑی والا - ملا خوشنود یوسف زئی - مولوی حفیظ ماہی ساکن سمرنگی - مولوی غلام کدلتھی والہ - سید رستم علی سکنہ پنجہہ - سید محمد سعید شاہ بھر بھوی جامع ملفوظات مسمی بہ مراۃ العاشقین - سید حیات شاہ سکنہ نارگ متعلقہ چکوال - سید فضل شاہ سید مبارک شاہ جہان آبادی - سید گلاب شاہ سکنہ رنگ آباد - ضامن شاہ صاحب ساکن بیڈرین - میر احمد شاہ صاحب ساکن نواحی شمس آباد - حافظ صاحب ساکن سمہو ومولوی شیخ عبداللہ صاحب ساکن چک عمر ضلع گجرات و مولوی فضل الدین صاحب گجراتی مصنف انوار نعمانی و امام بخش نذر بردار و میاں غلام فرید بھروکہ و مولوی غلام محمد تونسہ والا وغیر ذالک و مہر محمد بخش لنیہ والہ و چوہدری الہٰ بخش صاحب تحصیلدار و ملک سلطان محمود ٹوانہ وغیر ذالک*

حضرت خواجہ سیالوی رضہ کے چار خلیفے ایسے ہیں جن سے اس زمانہ میں ہزاران بندگان خدا کو ہدایت ہو رہی ہے اور انکا نام ہر محفل میں بڑی تعظیم کے ساتھ لیا جاتا ہے سیما اسبق الخلفاء ابلغ البلغاء ربی الفضلاء نکتہ فہم عشق حقیقی و مجازی حضرت سید غلام حیدر شاہ جلالپوری ادام اللہ برکاتہم الی یوم الدین آمین ثم آمین آپکا اسم شریف حیدر شاہ اور لقب غلام حیدر ہے اور انکے والد ماجد کا نام سید جمعہ شاہ بخاری ہے مولد اور مسکن آپکا قریہ جلالپور کیکنان متعلقہ جہلم پنجاب ہے اور آپ سید السادات نجیب الطرفین ہیں اور آپ جناب مخدوم جہانیاں جہان گشت چشتی و سہروردی یعنی حضرت جلال الدین بخاری کی اولاد سے ہیں اور خلیفہ راستین اور قایم مقام خواجہ شیخ شمس الحق والدین سیالوی کے ہیں ابتداء میں جناب شاہ صاحب بعد تحصیل علوم ضروری کے ہمراہ پیر غلام شاہ ساکن ہرن پور کے سیال شریف میں حاضر ہوکر خواجہ

سیالوی سے مُرید ہوئے جس دن آپ خواجہ بابرکت کیخدمت میں مشرف ہوئے ایک درویش نے
حضرت خواجہ کی خدمت شریف میں عرض کی کہ یا حضرت ایک سیّد زادہ خوش لباس علاقہ جہلم
سے آیا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ سیدزادہ خلافت اور خرقہ فقر اور کلاہ چار ترکی کے لائق ہے
اور لنگر خاندان چشت کا مالک ہے حضرت شاہصاحب بعد ریاضت اور مجاہدت بیشمار
کے خلافت اور اجازت حاصل کرکے جلال پور میں تشریف لاکر بندگان خدا کی ہدایت میں
مصروف ہیں آپکی ذات بابرکات میں تمام اوصاف تصوف موجود ہیں شریعت غرا پر آپ کی
ثابت قدمی ایسی ہے کہ سر مو اوسمیں مخالف نہیں پایا جاتا ہے اتباع مشائخ عظام اور یادالہی
میں شب و روز مصروف اور مشغول ہیں لنگر آپ کا ہوبہو مثل لنگر شریف خواجہ سیالوی کے ہے
صدہا طالبان خدا آپکی خدمت اقدس میں مقیم رہکر سعادت کونین حاصل کرکے فایز المرام ہوئے ہیں
اور ہزاران دنیادار آپکی توجہ باطنی سے تارک الدنیا ہوکر مورد فیوضات ہوئے ہیں آپکی خلافت
حضرت خواجہ سیالوی کی عین حیات میں درجہ کمال کو پہنچی ہے بارہا کئی آدمی حضرت خواجہ سیالوی
کی خدمت شریف میں بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئے جب آپنے دریافت فرمایا کہ تم کس ملک
کے رہنے والے ہو ۔ اونہوں نے جہلم کا علاقہ بتلایا تب حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ
جاکر حیدر شاہصاحب سے بیعت حاصل کرو شاہصاحب کی بیعت اور ہماری بیعت ایک ہی
حکم رکھتی ہے اور نیز حضرت خواجہ نے اسوقت فرمایا ۔ الخلیفۃ ما ہو ۔ متصف باوصاف ذوالخلیفۃ
یعنے خلیفہ وہ ہے کہ خلیفہ کرنیوالے کے تمام اوصاف کے ساتھ متصف ہووے اور فرمایا کہ
شاہصاحب ہمارے خاص خلیفے اور قایم مقام ہیں فقط غربا پروری میں جناب شاہصاحب اپنا
نظیر نہیں رکھتے کرامات آپکی بیشمار ہیں حاجت تحریر نہیں موئلف رسالہ ہذا کا کئی مرتبہ آپکی شرف
زیارت سے مشرف ہوا ہے خلق محمدی سے آپکو سرمایہ وافی عطا ہوا حضرت خواجہ سیالوی کے
مُریدوں کی آپ اس قدر تعظیم و تکریم فرماتے ہیں جیسا کوئی اپنے پیر کی تعظیم کرتا ہے یہہ بات بھی

آپ کے کرامت کی دلیل ہے آپکی صحبت کیمیا کی تاثیر رکھتی ہے اس زمانہ میں آپکا وجود باجود
غنیمت ہے تاریخ وار عرس حضرات خواجگان کی تقریب سے ہزاروں آدمی جلال پور شریف میں حاضر ہوکر
مستفیض ہوا کرتے ہیں سب کی خاطر تواضع برابر یکجاتی اور ماحضر اُنکے آگے پیش کیا جاتا ہے
جناب شاہصاحب قبلہ کے خلیفے اور مُرید جنکو فیضان ذات باریتعالیٰ کا حاصل ہے بیشمار ہیں
مگر سب سے زیادہ مشہور سیّد محمد شاہ صاحب ساکن لدھیانہ اور سید حسین شاہ ساکن مزنگ متعلقہ
لاہور اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ اِس امانت کے متحمل ہیں اور میاں عمر الدین سکنہ گلی وال اور مجتی
سیّد اکبر شاہ صاحب خلف اصدق جناب حکیم سیّد معصوم شاہ صاحب ساکن گجرات ہیں
اوام اللہ تعالیٰ برکاتم و متع المسلمین بطول حیاتم آمین یارب العلمین اولاد امجاد جناب حضرت
شاہصاحب کی تین صاجزادے اور تین صاجزادیاں ہیں صاجزادگان کا اجمالی حال یہ ہے
کہ اول صاجزادہ صاحب سیّد بدیع الزمان جو تمام اوصاف تصوف میں یکتائے دوران تھے
۷ شعبان المعظم ۱۲۹۵ سنہ ہجری اِس دار فانی سے طرف دار جاودانی کے پندرہ سال کی عمر رحلت
فرما گئے ہیں رحمتہ اللہ علیہ دویم فرزند حضرت شاہصاحب کے صاجزادہ سید محمد مظفر شاہ صاحب
جو زیور علم و عمل سے آراستہ و پیراستہ ہیں اور مطالعہ کتب تصوف سلوک اور تصوف میں معروف
ہیں اللہ تعالیٰ اونکی عمر میں برکت کرے اور درجہ عُلیا پر پونچاوے صاجزادہ صاحب کی عمر تخمیناً
تیس برس سے اوپر ہے سلمہ اللہ تعالیٰ تیسرے فرزند حضرت شاہصاحب کے سید محمد قایم الدین شاہ
ہیں ولادت باسعادت اونکی ۱۲۹۲ سنہ ہجری کو ہوئی ہے حضرت شاہصاحب اوام اللہ برکاتم کو
اِس ہونہار صاجزادہ کی تعلیم اور تربیت کا کمال خیال ہے اور بفضلہ تعالیٰ شانہ صاجزادہ صاحب
بھی علوم ظاہری کی تعلیم میں اپنا تمام وقت خرچ کرتے ہیں اور باوجود خورد سالی کے ذطائف خواجگان
چشت بھی ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ صاجزادہ صاحب کو عمر خضری عطا فرماوے آمین یارب العلمین
اور دو صاجزادیاں آپکی اِس وقت لقید حیات موجود ہیں بڑی صاجزادی صاحبہ جنکی

شادی سید گلاب شاہ صاحب کے ساتھ ہوئی تھی اونکا انتقال ہو گیا ہے

دوسرے خلیفے حضرت خواجہ سیالوی کے جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول حاجی الحرمین الشریفین زایر روضہ سید الثقلین حضرت مولینا و اولینا مولوی محمد معظم الدین مرولوی مدظلہ تعالی مولوی صاحب کا مولد اور مسکن قریہ مرولہ متعلقہ بہرہ ضلع شاہ پور ہے ابتداء میں مولویصاحب بعد حفظ قران شریف کے چند کتاب نظم درسیہ پڑھکر خواجہ بابرکت سیالوی کی خدمت الورمیں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے پھر بحکم پیر و مرشد تحصیل علوم کے لئے لاہور میں آکر مولوی غلام قادر صاحب بھروی سے چندے استفاضہ علوم کرکے رام پور ہندوستان میں تشریف لیجاکر تحصیل علوم مروجہ سے فارغ ہو کر کلکتہ میں رونق افروز ہوئے اور وہاں سے جہاز کر اسوار ہو کر جدہ شریف میں فروکش ہوئے اور وہاں سے بسواری اونٹ بیت اللہ شریف میں پونہچکر مناسک حج ادا کرکے مدینہ طیبہ میں خواجہ سرور کائنات صلعم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور پھر حضرت خاتم النبوت سے رخصت ہوکر باراں روز کے بعد مکہ معظمہ میں پونہچکر طواف رب البیت اور عمرہ بجالاکر جدہ شریف میں آکر جہاز پر اسوار ہوئے اٹھاراں دن کے عرصہ میں بمبئی میں کمبوسٹیہ مدرسہ میں فروکش ہوئے چونکہ آپ عالم جید ہیں اس لئے بمبئی بندر میں آپکا بڑا قدر ہوا اور اکثر طلاب آکر ایسے مستفید ہونے لگے وہاں کے رئیسوں نے آپکو ہزاروں روپے کی کتابیں اور نقد و جنس اسباب بے انتہا دیکر ریل پر اسوار کرایا پانچ روز میں آپ لاہور میں پہونچے اور لاہور سے مرولہ میں آئے اور کچھہ دن اپنے مکان میں رہکر سیال شریف میں آکر حضرت پیر و مرشد کی زیارت سے مشرف ہوئے حضرت خواجہ نے آپکو صاحبزادہ صاحب شجاع الدین کی تعلیم کے لئے بہت تاکید فرمائی پہلے پہل تو مولوی صاحب عالمانہ رعب و داب سے سیال شریف میں مقیم ہوئے مگر جب خواجہ بابرکت کی نگاہ کیمیا اثر نے تاثیر کی تو ترک لباس عالمانہ کرکے لباس صوفیانہ زیب بدن کرکے ریاضت اور مجاہدہ شروع کیا جب جلیل شیخصاحب جو حضرت خواجہ کے خلیفہ اور مشیر تدبیر تھے فوت ہو گئے تب مولوی صاحب آنکی

جگہہ قایم مقام مشیر تدبیر خاص حضرت خواجہ کے ہوکر علم توحید اور تصوف میں یگانہ آفاق ہوئے سالہا
سال حضرت پیر و مُرشد کیخدمت اور حضوری صحبت لازم کرکے منصب خلافت اور اجازت سے مشرف
ہوئے ہیں اور لبعد وفات خواجہ سیالوی کے باشارہ پیر و مُرشد اپنے وطن مالوف موضع مرولہ میں
تشریف لاکر خلقت کو شریعت اور طریقت کی راہ سکھانے میں مشغول ہیں اور طالبانِ خدا ہر طرف سے
جوق جوق آپکی خدمتمیں آکر مستفیذ ہو رہے ہیں جب تک حضرت خواجہ سیالوی حیات تھے مولویصاحب
نے شادی کتخدائی نہین کی تھی اور جب حضرت خواجہ کا انتقال ہوا تب مولوی صاحب نے باہمائی
حضرت پیر و مُرشد کے نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ آپکو اولاد صالح عطا فرمادے ـ مولوی صاحب کی
عمر پچاس برس سے متجاوز ہوئی ہے اللہ تعالیٰ آپکو بحرمت حضرات خواجگان چشت اہل بہشت
عمر خضری عطا فرماکر مرتبہ عُلیا پر پونچا بمنہ وکرمہ تعالیٰ -

تیسرے خلیفے حضرت خواجہ سیالوی کے زبدۃ المتورعین قدوۃ المتشرعین مولانا بالفضل والاحسان
اولینا حضرت حافظ محمد امین الدین ابن استاد الکل مولینا حافظ نور الدین نقشبندی چکوڑوی
ادام اللہ تعالیٰ برکاتہم آپکا نام نامی محمد امین اور لقب صاحبزادہ صاحب ہے مولد اور مسکن آپکا چکوڑی
بھیلووال المتعلقہ گجرات ہے ابتداء ہی میں آپکو عبادت اور ریاضت کا کمال اشتیاق تھا دن رات
عبادت اور یاد الٰہی میں آپ شاغل رہا کرتے اور فقراء کی تلاش میں ہر دم سرگرم رہتے تھے آخر
جاذب حقیقی نے آپکو کمال رہبری سے سیال شریف کا راہ بتلایا تب آپ اپنے والد ماجد حضرت
مولوی حافظ نور الدین نقشبندی کے ہمراہ سیال شریف پونچکر حضرت خواجہ سے بیعت حاصل کرکے
ریاضت شاقہ میں مصروف ہوئے اور علوم ظاہری اپنے والد ماجد سے تحصیل کیا اور ہر سال سیال شریف
میں حضرت خواجہ پیر و مُرشد کیخدمت میں حاضر ہوکر فایز المرام ہوتے رہے ہیں آخر سنہ ۱۲۹۰ ہجری
کو اجازت ارشاد و تلقین کی حضرت خواجہ سے حاصل کرکے بندگانِ خدا کی ہدایت و تعلیم میں
شب و روز مصروف ہیں اتباع شریعت غرا میں آپ ثابت قدم اور نہایت متقی اور پارسا ہیں

طہارت اور عبادت میں احتیاط کا یہنی آپکی ملحوظ نظر ہے اور اوراد و اشغال وغیرہ سے جب آپ
فارغ ہوتے ہیں تو اکثر طلباء علوم کتب دینیہ شرعیہ کا سبق آپ سے پڑھ کر مستفید ہوا کرتے ہیں فقراء
اور درویشوں اور مہمانوں کو دو وقتی طعام با حضر آپکے لنگر سے ملتا ہے اور طلباء علم وغیرہ کی خوراک
اور ضروریات کا اصراف آپنے اپنے ذمہ لیا ہے تجرید اور تفرید میں آپ اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں آپنے
دو نکاح کئے ہیں مگر اولاد نرینہ آپکے یہاں ابھی تک پیدا نہیں ہوئی۔ ہاں ایک صاحبزادی پیدا
ہوئی جنکا نکاح آپکے رشتہ دار مولوی فیض رسول سے ہوا ہے خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے آپکو
فرزند صالح عطا فرماوے بحرمت النبی و آلہ و اصحابہ اجمعین آپکے مُریدبھی اوراد اور اشغال میں زیرت
مشغول ہیں چنانچہ میاں محمد انور و شیخ محمد اکبر صاحب درود اور وظائف خواں ہیں عمر شریف صاحبزادہ
صاحب کی چالیس سال سے اوپر ہے میری دُعا ہے کہ خداوندا جناب صاحبزادہ صاحب کو دیر گاہ
تک سلامت باکرامت رکھ باسمک الرحمٰن و بہ محمد صاحب الفرقان و بہ خواجگان چشتیان
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت صاحبزادہ صاحب کی ہمشیرہ زاد مولوی محمد چراغ صاحب
ہونہار موحد متصوف عالم باعمل ہیں اللہ تعالیٰ اونکی عمر میں برکت کرے۔

چوتھے خلیفے حضرت خواجہ سیالوی کے عالم علوم دینی و یقینی حاج الحرمین الشریفین معارف
وحقائق دستگاہ پیر مہر شاہ گولڑوی مدظلہ

پیر مہر شاہ صاحب کا موطن و مولد مقام گولڑا متعلقہ راولپنڈی ہے بیعت اور ارادت آپکی حضرت
خواجہ سیالوی کے ساتھ ہے بعد ریاضت سالہاسال کے آپنے خرقہ خلافت کا حضرت خواجہ موصوف
سے حاصل کیا ہے اور بعد حصول خلافت کے آپ حرمین شریفین کی زیارت کے لئے تشریف لیجاکر
حج بیت اللہ شریف ادا کرکے مدینہ طیبہ میں حضرت سرور کائنات کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں
سفر حج میں صدہا آدمی بیت اللہ شریف اور مدینہ مبارک اور دوسرے مقاموں میں آپسے مُرید
ہوئے ہیں ہزاراں بندگانِ خدا کو آپکی بدولت ہدایت عطا ہوئی ہے آپکے مُرید اکثر اہل ذوق

ذکر پیر مہر شاہ گولڑوی

و شوق دیکھے جاتے ہیں آپکی نگاہ کی یہہ تاثیر ہے کہ جسکی طرف آپ نگاہ فیض سے دیکھتے ہیں
ست والست کر دیتے ہیں لاہور اور پشاور اور اضلاع ہندوستان میں اکثر جگہہ آپکے مرید و طالیف
خوان اہل ورد دیکھے گئے ہیں آپکے لنگر میں صدہا آدمی ہر روز دو وقتی کھانا کھاتے ہیں طالیفہ
علماء اور فقراء سے آپ محبت رکھتے ہیں اور ہر ایک سے کمال خلق اور الفت سے پیش آتے اور دنرات
اوراد اور وظائیف میں مشغول رہتے ہیں اور وظالیف باطنی مثل پاس انفاس اور وقوف قلبی اور ذکر
جہر شریف اور مراقبہ میں اکثر مستغرق رہتے ہیں نسب آپکا کسی واسطہ سے حضرت غوث الارض والسماء
ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی رضہ کے ساتھ اس طریق سے ملتا ہے کہ پیر مہر علیشاہ مدظلہ
ابن سید نظر الدین ابن سید غلام شاہ ابن سید روشن دین بن سید عبد الرحمٰن بن سید عنایت اللہ شاہ
بن سید غیاث علی بن فتح اللہ شاہ بن سید اسعد اللہ شاہ بن سید فخر الدین بن سید احسان اللہ شاہ
بن سید درگاہی شاہ بن سید جمال علی بن سید محمد جلال بن سید ابو محمد بن سید میران شاہ
محمد کلان بن میران شاہ قادر قمص بن سید شاہ ابی الحیات بن سید تاج الدین بن سید بہاؤ الدین
بن سید جلال بن سید داؤد بن سید علی بن سید ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق بن حضرت
محبوب سبحانی میران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی و گیلانی رضی اللہ تعالی عنہ اور آپکی والدہ ماجدہ
میران شاہ مقیم مجروی کی اولاد سے ہیں اور آپ جدہ فاسدہ یعنی نانی صاحبہ حضرت مخدوم جلال الدین
اوچی کی اولاد سے ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہکذا سمعت من لسانہ فقط۔

قطعات تاریخ وفات حضرت خواجہ سیالوی رضی اللہ تعالی عنہ

از مفتی غلام سرور لاہوری

دریغا صد دریغا صد دریغا ۔ کہ شمس الدین امام العارفین رفت
ہزار افسوس کین مہر جہانتاب ۔ با وج عرش از فرش زمین رفت
چو سرور جست تاریخش ز ہاتف ۔ بگفتا شمس اوج علم و دین رفت

۱۳۰۰

ایضاً از غلام فرید عباسی لاہوری منگوی

در گلستانِ خاندانِ چشت　　ہمچو گل بود خواجہ شمس الدین
گفت سالش فرید عباسی　　صلح کل بود خواجہ شمس الدین

ایضاً نظم تاریخ وصال

آن شمس الدین محمد کہ یکتائے عہد او　　کز قاف تا بکاف عیان شد جمال او
ذاتش سہیل بود کہ بر اوج ہند تافت　　مشکین عالمے ز شعاع کمال او
آن ذات بیمثال کہ در پردہ جائے داشت　　یکسر ظہور کرد برنگ و مثال او
شاہِ غریب پرور و عاجز نواز بود　　خُلقِ عظیم داشت چہ گویم خصال او

عمرش یگانہ بود تولد چہ اختر
شمسِ منیر کشورِ دینی وصال او

تاریخ وفات حضرت خواجہ سیالوی رض از مولوی شیخ عبدالصمد صاحب چاکم

منذ غابت شمسنا حتے توارت بالحجاب　　لیلنا لیل طویل یومنا یوم الحساب
من قدیم العہد غاب الشمس فی وقت الشفق　　شمسنا غابت بصبح انہ شیء عجاب
افرغی یا عین دمعاً فارغاً من عینہ　　من دم محض ولحم القلب کالشحم المذاب
قال شیخ عام وصل الشیخ فی روض الجنان　　افتحوا ابواب عدن وادخلوا ھا ای باب

ایضاً منہ

در گلستان خواندہ در زمستان شمس شد　　لا جرم محبوب تر محجوب تر اے مہربان
زین سبب شمس سیال اندر زمستان شد نہان　　آصفِ شاہ سلیمان نور حق فخر زمان

مصرعہ رنگین نویسد شیخ غمگین در وصال
روی عالم کن سیاہ چون شمس کردہ نہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم طالعت ہذہ الرسالۃ المسماۃ بمراۃ السالکین فی حالات الکاملین فجاءت کماشا
بطرز غریب ولیس نزید علی قولہ الاان ہذا الشی عجیب اللہم بجاہ الذین قلت فیہم ہم قوم لایشقی جلیسہم
ارزقنا حبک وحب حبیبک واعف عنا واغفرلنا وارحمنا یاارحم الراحمین ۱۲

الراقم۔ محب الفقراء مہر علیشاہ ساکن گولڑا متعلقہ راولپنڈی پنجاب

تقریظ و تاریخ بلاغت مضمون و فصاحت مشحون از جناب مولینا بالفضل والاحسان اولینا حضرت مولوی محمد امین صاحب ساکن چکوڑی ضلع گجرات پنجاب

خلیفہ مجاز حضرت خواجہ سیالوی رضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی النبی الامی الامین والہ واصحابہ اجمعین وبعد فیقول العبد المسکین
محمد امین بن مولینا و مولی العلمین المولوی الحافظ نور الدین بوّاہ اللہ فی اعلی علیین انی قد رأیت
ہذا الکتاب المتبین المشحون من حالات السالکین المشتمل علی اخبار اخیار الکاملین المسلوبین ابناء ابناء
العارفین کانہ سلک من الدر الثمین او مصباح من نور الیقین کیف لا وہو من تصانیف عمدۃ المحققین
وزبدۃ المدققین ممتاز قبلۃ العالمین حضرت مولینا و مرشدنا خواجہ شمس الملۃ والدین سیالوی رضہ
اخونا فی الطریقۃ والدین المولوی الصوفی محمد امام الدین حفظ من حوادث الزمان وحین فعلت فی
تاریخہ بلسان عربی مبین مراۃ ساحۃ السالکین ۱۳۱۲ اللہم اجعلہ مطبوعا للطالبین ومقبولا
للراغبین آمین یارب العلمین فقیر مسکین محمد امین من مقام چکوڑی ضلع گجرات پنجاب

نتیجہ زدہ کلک گہر سلک عالم باعمل جناب مولوی حافظ محمد چراغ صاحب

ہمشیرہ زادہ خواجہ محمد امین صاحب چکوڑوی

مولوی صاحب امام الدین با کرد تالیف این کتاب خوش بیان

از گلستان ثنا این خوششش   تازه میگردد مشام روح و جان

حرف حرفش مردم اعیانِ حور   سطر سطرش سُنبلِ زُلف بتان

کوثر و آب حیلوة و سلسبیل   از صفائی غبار آتش بخوان

مندرج وردی حکایات کرام   مندمج دروی ثنائی عارفان

غنچۂ خاطر کشود از سیر او   میوزد باد بهاری اندران

بهر نفع عام تالیفش نمود   شیر مادر بهر ابنائی زمان

چون تواریخ فحولان طریق   ساخت اوراق خواطر جمع زآن

مرهم دلهای مجروح لگار   دارو ی ورود محب دوستان

پس اگر گوئی طبیبش هم رواست   ور مسیحا گوئیش هم میتوان

از دل و جان خدمت اخوان نمود   حامی قومش همی گوئید زمان

ای خدا بهرِ حبیب لم یزل   وز طفیل چشتیای خاندان

ساز مطبوعش بطبع خاص و عام   ساز مقبول دل اهل جهان

میکند روشن چراغ از سال او   یاد کن حالات پاکِ چشتیان ۱۳۱۴

راقم فقیر محمد چراغ ساکن چکوڑی

تقریظ و تاریخ قلم بلاغت رقم جناب مولینا مولوی شیخ عبد اللہ صاحب چشتی ساکن چک عمر ضلع گجرات پنجاب

هزاران حمد رب العلمین است   درود حق به ختم المرسلین است

ز آن پس مژده باد صوفیان را   که زیشان نور افلاک و زمین است

که در وقت مبارک گشت تالیف   کتابِ کو پراز دُرّ ثمین است

کتاب شمع راه گمرهان است   دل آئینه بهرِ صالحین است

کتابِ حرف حرفش غنچۂ گل	کتابِ سطر سطرش یاسمین است
مبانی و معانیہاش زیبا	از و تسکین قلب عاشقین است
ز تالیف جنابِ فاضلِ دہر	کہ نامِ او امام الحق و دین است
ہمیشہ در دلش شوقِ تصانیف	بصبح و شام کار او ہمین است
درین اسعد زمان از ہمت خویش	دلش مشغوف حبِ صالحین است
بذکرِ چشتیان شد خامہ فرسا	کہ ذکرِ چشتیان بس دلنشین است
خدا برکت دہد تصنیف وی را	کہ از وی زندہ نامِ عارفین است
شود مطبوع دلہا ہر کتابش	کہ مقبولِ جہان نقش نگین است
اگر تاریخ تالیفش بخواہی	بگو مراتِ حالِ سالکین است
فقیر شیخ عبداللہ عاصی	غلامِ چشت از صدق و یقین است

عمرہ فقیر شیخ عبداللہ ساکن چک عمر ضلع گجرات پنجاب

ولہ ایضاً

بتاریخ و تصنیف بس دلنشین　　نوشتم فہذا کتاب مبین

قطعہ تقریظ و تاریخ طبعزاد مولوی محمد سلام اللہ صاحب خلف مولوی امان اللہ صاحب ساکن چک عمر

مصنف مبیّن کمالاتِ چشت	بیان خوب فرمودہ حالاتِ چشت
قلم پیشکہ کرد آن امامِ زمان	غرائب لطائف رموزاتِ چشت
چنین گفت فائق مجیش سال	جلے باد شیرین مقالاتِ چشت
ز تاریخ ہجری گنی گر سوال	بگو کین عجائب حکایاتِ چشت

نراقم محمد سلام اللہ ساکن چک عمر ضلع گجرات پنجاب

از نتائج طبع مولینا مولوی غلام حسین صاحب حکیم رئیس گوجرانوالہ

بفضل خدائی بزرگ و برتر و علام الغیوب و بعون عنایات بیغایات ساتر العیوب و بہ تصدق جناب حبیب رب العلمین و سر آمد انبیاء و خاتم المرسلین سید کائنات و خلاصہ موجودات بہترین عالم برگزیدہ نوع نبی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جسکی ہدایت کے آفتاب کی روشنی سے تیرہ بخت گم گشتگان کوچہ ضلالت راہ راست پر آئے بتوفیق رفیق کیا کیا رتبہ پائے بعد حمد و نعت کی راقم آثم حرف مدعا زبان پر لاتا ہے کتاب مراۃ السالکین کی توصیف مجملا صفحۂ قرطاس پر عیاں کرکے دکھاتا ہے اس کتاب کو ہمارے جادو بیان نکتہ دان فاضل اجل عالم باعمل حاج الحرمین الشریفین مولینا مولوی امام الدین حنفی چشتی دام برکاتہم نے تحریر فرمایا حق تو یہ ہے کہ کیا کیا زور قلم دکھایا ہے جو بیان ہی فصاحت نظام ہے شعر اللہ زہی فصاحت تقریر گل فشاں - دم بند ہے بلاغت اہل زبان کا - واقعہ میں یہ کتاب لاجواب ہی ہر مضمون اسکا ایک سے ایک انتخاب ہے یہ گلدستہ غیرت وہ گلشن شاداب ہے باغ ارم کے گل و ریاحین کی رنگت اوسکے سامنے بے آب ہے خدا تعالیٰ اس تالیف منیف کو قبول فرماکر مطبوع خاص و عام کرے و مصنف ممدوح کو باین فضل و کمال صحیح و سالم رکھ کے تا قیام قیامت نیک نام کرے آمین بحق سید المرسلین -

راقم حکیم غلام حسین گوجرانوالہ

پس حمد فراوان و نعت بی پایان این کتابی است مسمی بمراۃ السالکین کہ اولوا الالباب را واصل الی الحق میکرداند و طالب کامل را بمطلوبش میرساند تبصرۃ ایست برائی اہل بصیرت معنی بین حق آئین تذکرہ ایست جہت صاحب سریرت انصاف قرین حقیقت گزین الحق مولف محقق دام فیضہ برائی نفع عوام بزبان اردو سلیس کوئی بلاغت و فصاحت از ہمعصران ربودہ مستحق اجر جزیل و ثواب جمیل گردیدہ و بوجازت الفاظ و کثرت معانی بحر را در کوزہ جا دادہ شائقین با تمکین را بمطالعہ اش و من مراد پر از گوہر معانی میشود و طلباء راسخ الیقین را از ملاحظہ اش بہرہ محظوظ و بہر حین حصول درجات مقربین است لاریب بحکم حدیث شریف عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ ناظرین کتاب لاجواب مورد رحمۃ رب العلمین خواہند شد -

الراقم فقیر کریم بخش قادری عفی عنہ از مقام را اکی ضلع گجرات پنجاب

الحمد للہ والمنۃ کہ اِس کتاب مراۃ السالکین فی حالات الکاملین نے جسکا ستبہ اسم باسمی ہونیکا الفاظ سے بالاتر ہے ہمارے حضرت مولینا مولوی امام الدین صوفی چشتی ساکن لکھن وال ضلع گجرات پنجاب کی کوشش بلیغ شبانہ روز سے بزرگان چشتیہ نظامیہ سلیمانیہ کے کامل حالات میں تحریر ہوکر یہ نام پایا معتقدان خاندان موصوف پر اِس کتاب کا دستور العمل بنانا ضروری اور لابدی ہے آنپر حضرات کے حالات ایسے ہی جاننے ضروری ہیں جیسے آپنے آبا و اجداد بلکہ اُن سے بھی زیادہ صرف معتقدوں کے لئے ہے یہ کتاب ضروری نہیں ہے بلکہ ہر ایک شخص کے لئے بحکم حدیث عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ موجب ازدیاد برکت اور رحمت ہے حضرت مولینا نے جو بیان فرمایا ہے سب صحیح اور معتبر کتابوں سے انتخاب ہے اہل زبان کا ہم پلہ ہونا مولینا صاحب کا ہی کام ہے مطالعہ کتاب سے معلوم ہوگا عیان را چہ بیان۔ مشک آنست کہ از خود ببوید نہ آنکہ عطار گوید۔ کنگن کو آرسی کی حاجت نہین ہے اللہ تعالی سے دُعا ہے کہ اِس کتاب کو مطبوع و مرغوب دلہا کرے اور اپنی بارگاہ مین قبول فرماوے اور ہمارے حضرت مولف صاحب کو دیر گاہ تک قایم رکھے آمین یارب العلمین

مرشد

العبد	العبد	العبد	العبد
محمد شبیر علی خان ساکن سنتولی ضلع چھپرہ	میر محمد حسین	شیخ محمد حسین	غلام الدین
العبد ظہور علی	العبد شیخ کریم بخش	العبد میدان عفی عنہ	العبد تفضل حسین

(مہر: سیدان میاں ۱۳۰۹)

العبد	العبد	العبد	العبد	العبد	العبد
محمد دین	محمد ضیاء الحق ساکن کلکتہ	حیات علی	خدا دین	علی جان	پہاگو

(مہر: حیات علی ۱۳۰۹) (مہر: خدا دین ۱۳۰۹) (مہر: علی جان ۱۳۰۹) (مہر: پہاگو میاں ۱۳۰۹)

وغیر ذلک ساکنان ضلع چھپرہ متعلقہ ہندوستان صوبہ بہار

نحمد اللہ العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ الفخیم اما بعد میگوید العبد الضعیف احقر سالکین ... الفقراء

عطا محمد عفا اللہ عنہ السہو و العمد انی قد رایت ہذہ الرسالۃ العجیبۃ المملوۃ بذکر الخلفاء الچشتیہ النظامیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فوجدتہا کالدرۃ الثمینۃ بروایات صحیحۃ معتبرۃ لا خلاف لاحد فی صحتہا اللہم ببرکتہ من فیہا اجعل مقبولۃ و اجعل سعی الجامع مشکورۃ انک واسع الرحمۃ والمغفرۃ آمین۔ مصرع ویرحم اللہ عبدا قال آمینا۔ حررہ الفقیر عطا محمد شاہ دیوالی من علاقہ گجرات عفا اللہ عنہ

للہ الحمد۔ لکھا نسخہ پسندیدہ ہے مرغوب ۔۔۔ بہت اچھا اعجب عمدہ ہے کیا خوب

خاکپائے بادشاہے شمس الدین ۔۔۔ سرمہ ادا ہر دو چشم احمد الدین

ساکن سندو وال ضلع گجرات متصل بھمبر فیہ التاریخ ۱۲/۱۳ ۔۔۔ راقم قاضی فقیر بخش ساکن وزیرآباد

علم تواریخ باعث ترویج و تہذیب و تذکرہ سلف ہدایت خلف علی الخصوص اخبار اخیار موجب مزید اعتبار و استبشار اشرار و ابرار ہے۔ مشائخ کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی سوانح عمری جو نقلاً قولاً و فعلاً اعتقاداً و عملاً نزد بان اسلام و ایمان ہے مسلمہ مورخین صادقین ہے کہ اشاعت اسلام کا کام حضرات متصوفین کاملین متوحدین صالحین کے ذریعہ بہ نسبت عابدین ظاہرین کے زیادہ اور وسیع ہوا ہے۔ پس اس زمانہ پر شور و فتن میں بزرگان ماضیہ اور مشائخ حالیہ کے حالات کرامت آیات کا شیوع و شیوع ہی اسلام کو پیدا کر سکتا ہے پس اس ضرورت لابدی کے لئے محض بحب رسول اور بزرگان مقبول کے ہمارے مکرم و معظم زبدۃ المورخین والمحققین غواص بحر علم الیقین مولانا حاجی امام الدین حنفی چشتی نظامی زاد اللہ تعالیٰ فیضہم ساکن لکھن وال ضلع گجرات نے (جو حضرت بابا پیر بخش صاحب رح کے پرپوتے اور خواجہ سیالوی کے خاص الخدمت اور ممتاز ہیں) الہام ربانی اور فیض یزدانی سے کمر ہمت کو چست کیا اور بہت سی تحقیق و تدقیق و مطالعہ کتب متداولہ کے تنقید و تطبیق کے بعد ایک جامع کتاب تاریخ الموسوم بہ مراۃ السالکین فی حالات الکاملین تصنیف کی اس ہیچمدان نے اکثر مقامات سے بنظر غور دیکھا اور اپنے معلومات تاریخی کے رو سے موازنہ بھی کیا۔ ہر طرح اسکو درست پایا۔ میرے خیال میں آجتک ایسی کتاب صحیحہ حالات حضرات چشتیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کوئی نہیں چھپی اور جس طرز اور انداز کو ہمارے مولانا نے اختیار کیا ہے

اور باحسن وجوہ پورا کیا وہ صرف اونہین کی لیاقت خداداد اور محنت اور ذکاوت کا حصہ ہے یقین ہے
کہ یہہ کتاب آئیندہ مورخین کے لئے ایک عمدہ رہنما اور طالبان سلوک کے لئے اعلیٰ درجہ کا مدرس ہوگی۔

فقیر کرم الٰہی صوفی قادری سابق مدرس اول کنجاہ و پشاور ساکن ڈونگہ ضلع گجرات پنجاب

از نتائج طبع مقبول بارگاہ سبحان جناب حافظ محمد رمضان سلمہ الرحمان قاضی سنبھریال حال مقیم وردہ ضلع گجرات

حمد بیحد خدای بیمثال ونعت سید الابرار مع اصحاب و آل وبعدہ برر اۓ نصفہای نکتہ پرور
دعا لمان دین گستر و صوفیان پاک نظر مخفی مباد کہ درین اوان فرخندہ اختران گنجینہ مضامین المسمیٰ
بمراۃ السالکین من تصنیف لطیف و تالیف منیف جناب مقتدی امام دین مولوی حاجی محمد امام الدین
صوفی چشتی ساکن لکھن وال در بیان حالات حضرات چشت پاک سرشت بنیاد کن و یر و گشت
آباد کن کاخ بہشت کہ عبارتش یاد از ذہانت و متانت عقل مصنف مید ہد زیور طبع پوشیدہ مراد خاطر شائقان گردید
طالبان معین و قطب فرید از برائے شما چہ تحفہ رسید یعنی این نسخہ عجیب و غریب گنج احوال چشت در دست کلید
مراۃ السالکین شدہ نامش آفرین گفت ہر کہ او را دید حضرت مولوی امام الدین کرد تالیف این کتاب مجید
عمدہ تصنیف خوب طبع شدہ یافت گنج سعادت آنکہ خرید آثم از سال طبع فکر نمود چار تاریخ رو نما گردید
اولینش بخوان بعدوئی طرب گلشن چشتیان عجیب حمید شجرۂ زاہدان چشتی پاک خطبۂ خواجگان چو ماہ شنید
چہ عجائب غرائب ای دانا چار تاریخ کردہ شد تسوید اہل تصنیف و طبع را مژدہ کہ ببرکات این کتاب مجید
ہمچو مرغان بہ باب تعطلات غلغل افگندہ یا فرید فرید

ایضاً ولہ

امام الدین کہ ہین یکتائی عالم جہان مین جسکا شہرہ جابجا ہے کیا تالیف اُس نے ایک نسخہ گل حضرات چشت اسمین کھلا ہے
چھپا ہے نسخہ فرمایش سے اُسکے بیان سرگذشت اولیا وہے عجب نسخہ ہے در علم تواریخ پسند اُسکو ہے جو حق آشنا ہے
ہزاران آفرین اوس زندہ دل پر کہ جس تصنیف یہ نامہ کیا ہے مجھے فرمایا ای آثم تو لکھہ سال میرا تحفہ تمام اب چھپ چکا ہے
بحکم واثق اوسال طبعش کہ ہے باغ فرید آثم لکھا ہے دوئیم تاریخ لکھہ دہ ذکر فقرا دگر بارہ یہ آثم نے لکھا ہے
جزاک اللہ فی الدارین خیرا کرو آمین یہ آثم سے دعا ہے

الراقم حافظ محمد رمضان قادری سکنہ مال درہ ضلع گجرات

از نتائج طبع قاضی محمد ابراہیم خلف رشید حافظ محمد رمضان

حضرتِ مولوی **امام الدین** بہر تفریح خاطر احباب جانفشانی سے اُنہی کی تصنیف اک تواریخ کی عجیب کتاب
جسمیں ہے ذکر چشت اہل بہشت ایسا نسخہ جہان میں ہے کمیاب مجھکو فرمایا اُسنے ای قاضی اسکے چھپنے کا سال کر تو حساب
سال چھپنے کا لکھدیا ہے کہ واہ مراۃ السالکین چھپی ہے کتاب انکا مطلب ہے اسکے لکھنے سے فاتقوا اللہ یا اولی الالباب
ذالک الکتاب حق

بقلم خواجہ پیر خادم حضرات چشت ساکن وزیر آباد

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد یہہ کتاب طالعین آئی بہت خوب اور نہایت مرغوب ہے اور ہمارے مولوی صاحب
یعنی مولوی **امام الدین** صاحب چشتی نے نہایت کوشش اور جانفشانی سے جمع کی ہے اللہ تعالیٰ اسکو قبول
فرماوے اور خلق اللہ کو اِس سے فائدہ عظیم حاصل ہو۔

العبد - حافظ سید عاشق علیشاہ نبیرہ زادہ حضرت بابا صاحب فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ العزیز و پیرزادہ
آستانہ ملایک آشیانہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی و وکیل حضرت صاحب تونسوی مدظلہ تعالیٰ



نقشہ اعراس خواجگان چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

	محرم الحرام	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱	۲۴	۶۳	مدینہ طیبہ
۲	شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱	۶۳۳	۹۳	بغداد شریف
۳	حضرت خواجہ حسن بصری رض	۴	۱۱۱	۹۰	بصرہ
۴	خواجہ معروف کرخی رض	۲	۲۰۰		بغداد شریف
۵	خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر رض	۵	۶۷۰	۹۵	پاکپٹن شریف
۶	حضرت سید الشہداء امام حسین رض	۱۰	۶۰	۵۶	کربلا معلی
۷	خواجہ ممشاد علو دینوری رح	۱۴	۲۹۸		مرقد معلی آپکی معلوم نہیں
۸	امام زین العابدین رض	۱۴	۹۴	۶۶	مدینہ منورہ

نمبر شمار	شہر صفر المظفر ختم اللہ بالخیر والظفر	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ	۷	۱۲۶۷	۸۴	تونسہ شریف
۲	خواجہ محمود عرف شیخ راجن رحمۃ	۲۲	۹۰۰		پیران پٹن
۳	خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمۃ	۲۴	۱۳۰۰	۸۷	سیال شریف
۴	خواجہ عبد الواحد ابن زید رحمۃ	۲۷	۱۷۷		بصرہ
۵	خواجہ یحییٰ مدنی رحمۃ	۲۸	۱۱۲۲	۹۵	مدینہ طیبہ
۶	خواجہ علم الدین رحمۃ	۲۹	۸۰۹		پیران پٹن گجرات احمد آباد

نمبر شمار	شہر ربیع الاول	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	۲ / ۱۲	۱۱	۶۳	مدینہ منورہ
۲	خواجہ فضیل ابن عیاض رحمۃ	۳	۱۸۷		مکہ معظمہ جنت المعلیٰ
۳	حضرت امام حسن عسکری رحمۃ	۹	۲۶۰	۲۹	سر من رائی
۴	خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی رحمۃ	۱۴	۶۳۴	۵۲	دہلی شریف
۵	حضرت امام حسن علیہ السلام	۱۱	۵۰	۴۵ سال ۸ ماہ	مدینہ طیبہ جنت البقیع
۶	خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ	۲۲	۱۱۴۲	۸۸	دہلی قریب مسجد جامع
۷	حضرت خواجہ شیخ محمد رحمۃ	۲۹	۱۰۴۰	۸۵	احمد آباد گجرات

نمبر شمار	شہر ربیع الآخر	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی رحمۃ	۱۴	۳۲۹		عکہ شام
۲	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ	۱۷	۵۶۲	۹۱	بغداد شریف
۳	خواجہ نظام الدین زری زر بخش محبوب الٰہی	۱۸	۷۲۵	۹۴	غیاث پورہ دہلی
۴	خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ	۲۸	۴۵۹	۸۴	چشت شریف

نمبر شمار	جمادی الاولے	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	خواجہ شیخ سراج الدین رحمۃ	۲۱	۸۱۷		قلعہ پیران پٹن نہر والہ
۲	خواجہ سلطان ابراہیم ابن ادہم بلخی رحمۃ	۲۶	۲۸۱		مقبرہ لوط علیہ السلام

خواجہ محمد محمود تونسوی
۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۸
تونسہ شریف

نمبر شمار		تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۲	حضرت امام نقی علیہ السلام	۳۰	۲۵۴	۴۱	سامرہ نواحی بغداد

نمبر شمار	جمادی الاخری	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	حضرت خواجہ ابی محمد ابن احمد چشتی رضؓ	۱ یا ۴	۴۱۱	۷۰	چشت شریف
۲	خواجہ ابی احمد ابن فرسانہ چشتی رضؓ	۱	۳۵۵	۹۵	چشت شریف
۳	حضرت جناب ابوبکر صدیق رضؓ	۲۲	۱۳	۶۳	مدینہ منورہ در روضہ حضرت [illegible]
۴	حضرت شیخ جلیل خلیفہ خواجہ سیالوی رحؒ	۲۵	۱۲۹۳		سیال شریف
۵	حضرت خواجہ محمد فخر الدین محب النبی رحؒ	۲۷	۱۱۹۹	۷۳	دہلی شریف

نمبر شمار	رجب المرجب	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	حضرت خواجہ مودود چشتی رضؓ	۱۰	۵۲۷	۱۳۰	چشت شاقلان
۲	حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری	۶	۶۳۳	۹۷ یا ۱۰۴	اجمیر شریف
۳	حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام	۶	۱۸۶	۵۸	بغداد شریف
۴	حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحؒ	۱۳	۶۱۲	۱۲۰	بخارا محلہ زندانیاں
۵	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	۱۵	۱۴۸	۶۹	مدینہ طیبہ
۶	حضرت امام المسلمین ابوحنیفہ کوفی رضؓ	۱۵	۱۵۰	۷۰	بغداد شریف
۷	حضرت شیخ احمد معروف بہ میانجی رحؒ	۲۶			
۸	حضرت شیخ نصیر الدین بن شیخ مجد الدین رحؒ	۲۷			

نمبر شمار	شعبان المعظم	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	حضرت ابو الفتح	۱۶			

نمبر شمار	رمضان المبارک	تاریخ	سنہ ہجری	سنین عمر	مدفن پاک
۱	خواجہ سری سقطی رضؓ	۲	۲۵۰	معلوم نہیں ہوئی	بغداد شریف
۲	خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رضؓ	۱۸	۷۵۷	۸۳	پرانی دہلی
۳	حضرت امیر علی علیہ السلام	۲۱	۴۰	۶۳	نجف اشرف

Scanned with CamScanner

السلام و علیکم
امید کرتا ہوں آپ خیریت سے ہوں گے
اس کتاب کو پی ڈی ایف کرنے کا مقصد
فی سبیل اللہ فراہم کرنا ہے لہذا اس سے
تجارتی مقصد نہیں ہے اس کو پڑھ کر
آگے سنڈ کریں اور اس بندہ ناچیز کو
اپنی دعاوں میں یاد رکھیں

pdf by
خلیفہ مدنی تونسوی
تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی
خان پاکستان
+923321717717